ناموسِ رسالت ﷺ کا قانون اور اظہارِ رائے کی آزادی

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد شفیق خان پسروری
رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ناموس رسالت کا قانون اور اظہار رائے کی آزادی

رانا محمد شفیق خاں پسروری
(رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

262.6
رارن-ن

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب: ناموس رسالت کا قانون اور اظہارِ رائے کی آزادی

مؤلف: رانا محمد شفیق خاں پسروری

صفحات:

طبع: اول

کمپوزنگ: عتیق الرحمن (03026211176)

مطبع: فکس ڈاٹ پرنٹرز (شہباز عالم) رائل پارک لاہور
0300-4240426

ملنے کے پتے:

1 مرکزی دفاتر اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور 042-37729933

2 مکتبہ اہل حدیث پسرور' ضلع سیالکوٹ 0300-4655411

3 مکتبہ اسلامیہ' اردو بازار' لاہور 042-37244973

4 مکتبہ اسلامیہ' کوتوالی روڈ فیصل آباد 041-2631204

5 مکتبہ ایوبیہ' محمدی مسجد برنس روڈ کراچی

6 فیض اللہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن-لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

انتساب	9
اظہارِ تشکر	11
ابتدائیہ	13
مقدمہ	25
باب اول: ناموس رسالت، تعارف و جائزہ	35
فصل اول: قرآن مجید سے دلائل و تفسیری مباحث	37
گستاخی رسول ﷺ کے احتمال کا سدباب	48
گفتگو میں ادب و احترام کا لحاظ	48
اہانت رسول ﷺ کی سزا	50
فصل دوم: حرمت رسول ﷺ احادیث مبارکہ کی روشنی میں	53
ایمان کی حلاوت اور محبت رسول ﷺ	59
حقوق رسول ﷺ	61
پیغمبر اسلام کی توہین، کفار و مشرکین کا قدیم حربہ	62
فصل سوم: ناموس رسالت، پس منظر اور پیش منظر	65
امت مسلمہ کا کردار	74
فصل چہارم: آئمہ و فقہا کی طرف سے کلمات گستاخی کی تصریح اور	79
گستاخ رسول ﷺ کے کفر اور قتل کے فیصلے	81
عیب و نقص کا انتساب کفر اور سزائے قتل کا باعث ہے	82
اشارہ و کنایۃً بھی زبان طعن دراز کرنا کفر ہے	87
شعر کی تصغیر کر کے شعیرۃ کہنا	92

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجود مصطفی ﷺ کو نعمت عظمیٰ تسلیم کرنے سے انکار	88
گستاخ رسول کے قتل پر امت مسلمہ کا اجماع	92
قیاسی دلائل سے استنباط	99
باب دوم: توہین رسالت و قانون توہین ناموس رسالت اور بین الاقوامی قوانین ...	105
(آزادی اظہار رائے کے تناظر میں)	105
فصل اول: نبوت ورسالت، ایک تعارف؛ الہامی مذاہب کا تصور رسالت ..	111
نبوت کا لغوی معنی	113
نبوت کا اصطلاحی مفہوم	116
رسالت کا لغوی معنی	117
نبوت ور سالت میں فرق	123
الہامی مذاہب کا تصور رسالت	127
عیسائیت کا تصور رسالت	141
فصل دوم: پاکستان میں قانون توہین رسالت	147
پاکستان میں قانون توہین رسالت کا پس منظر	149
تحریک شتم رسول کے سد باب کے لیے کوششیں	154
قانون توہین رسالت کی منظوری کے لیے عدالتی و پارلیمانی کاوشیں ...	156
پارلیمانی کاوشیں	162
295-C کا اصل متن	164
دفعہ 295 سی میں متبادل سزا کی منسوخی کے لیے درخواست ..	165
حکومت کی سپریم کورٹ میں اپیل	167
قانون توہین رسالت کے خاتمے کے لیے مغربی دباؤ	171
ترمیم کے بعد مقدمہ کا طریقہ کار	174
عوامی رد عمل	176
ترمیم کے خلاف پنجاب اسمبلی میں قرارداد کی منظوری	177
فصل سوم: مسلم ممالک میں قانون توہین رسالت، ایک جائزہ	195

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب اور قانون توہینِ رسالت	199
ایران اور قانونِ توہینِ رسالت	202
انڈونیشیا	209
ترکی	217
پاکستان میں قانون توہینِ رسالت	219
حرمتِ انبیاء کانفرنس منعقدہ مدینہ منورہ 2013ء کا اعلامیہ ...	225
تحفظ ناموسِ رسالتؐ اور مسلم ممالک کے سفراء کا عزم ..	226
فصل چہارم: قانون ناموسِ رسالت اور بین الاقوامی قوانین، تجزیہ ...	231
(آزادی اظہار رائے کے تناظر میں	233
بابِ سوم: آزادئ اظہار رائے حدود وضوابط	243
فصل اول: اظہار رائے کی تعریف	245
آزادی اظہار رائے کی تعریف	247
فصل دوم: آزادی اظہار رائے کا غلط استعمال	255
فصل سوم: اقوام عالم میں اظہار رائے کی حدود وضوابط	261
بابِ چہارم: آزادئ اظہار رائے کے نام پر گستاخی	273
فصل اول: جدید طریقہ گستاخی	275
ترک ایمان بالرسول	278
احادیثِ صحیحہ کا انکار	280
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے بے رغبتی	282
انسانی حقوق کے بارے میں دوغلی پالیسی	286
مسلمانوں کے مذہبی شعائر کی بے حرمتی	288
مذہبی تعلیمات وشعائر کا احترام	290
آزادی اظہار کا دائرہ کار	291

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم: گستاخی کے ذرائع (انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ٹی وی مکالمے، سوشل و تعلیمی لیکچرز)	293
پلاٹ کی وضاحت	297
نشر ہونا اور انٹرنیٹ پر اَپ لوڈ	300
اسلامی ویب سائٹس	310
علمی مجالس فورم	311
علمی مواد کے لیے مخصوص ویب سائٹس	315
بابِ پنجم: آزادیِ اظہار کے نام پر توہین کا تدارک (عملی اقدامات)	321
فصل اول: قانونی ذرائع کا استعمال	323
قاعدہ، دستور، آئین، ضابطہ وغیرہ	326
اصطلاحِ قانون اور مختلف تعریفات	327
قانون کی اقسام	333
قانون توہینِ رسالت میں تجویز کردہ ترامیم	345
قانون توہینِ رسالت: اصلاح کے پہلو اور اہم عملی اقدامات کا جائزہ؟	347
پاکستان کے غیر مسلم، شرعی ذمّی کا مصداق نہیں	354
فصل دوم: عوامی شعور و ادراک کی بیداری	361
فصل سوم: الیکٹرانک و سماجی وسائل کا استعمال	367
مغربی میڈیا کا دائرہ کار اور اس کے اہداف	369
مسلم میڈیا پر مغربی میڈیا کے زہریلے اثرات	376
پاکستانی میڈیا اور ایک قومی ایجنڈے کی ضرورت	378
ہماری ذمہ داریاں	386
خلاصہ و نتائج	393
اشاریات........................ مصادر و مراجع	401

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

غیرتِ قدسیاں، نازشِ روحانیاں، فخر پیغمبراں، رحمتِ جہاناں،
پیارے **رسول** (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت و حرمت کے نام
کہ جس پر مرمٹنا، کسی بھی مسلمان کی دلی آرزو اور اس کے لیے
عظیم سعادت ہے۔

پیارے والدین کے نام!
والد گرامی، مناظر اسلام، حضرت مولانا محمد رفیق خان پسروری (رحمۃ اللہ علیہ)
جنہوں نے بچپن کی بنیاد "محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
استوار کی...

والدہ مرحومہ!

کہ جو ہماری یتیمی کو سیدھی راہ سے سنوارتی رہیں۔

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ.. آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار تشکر

اللہ وحدہٗ لا شریک ہمارے معبودِ برحق ہیں، آپ کی ذات ستودہ صفات نے قلم پیدا کیا اور ہر مقالہ نگار کو اس کا قدرے اداشناس بنایا ہے۔ جن کی حمد و ثنا کے کلمات، سات سمندروں کا پانی اور تمام درختوں کے قلم بھی احاطۂ تحریر میں لانے سے قاصر ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا﴾

میں تمام تر جذبہ امتنان وتشکر کے ساتھ اُس وحدہ لاشریک کی بارگاہ عالیہ ومعالیہ میں شکر وسپاس کا سجدہ ادا کرتا ہوں، اس ذات کبریا کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہماری بزرگ ترین ہستی ہیں۔ آپ کا وجود سعید بلاشبہ، ابنائے آدم پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا﴾

ہم آپ کے احسان مند ہیں کہ آپ کی جگر پاش مساعی کے نتیجہ میں آج ہم مسلمان ہیں۔ میں تمام تر احساس تشکر کے ساتھ رسول گرامی قدر کے حضور درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتا ہوں! [اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ]

اس کتاب کے ہر ہر مرحلہ، تحریر وتدوین، تحقیق وتدقیق میں راہ نمائی اور تعاون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر اپنے استاذ مکرم صدارتی سیرت ایوارڈ یافتہ، حضرت ڈاکٹر حافظ عبدالغفار ایسوسی ایٹ پروفیسر (UET) کا نہایت شکر گذار ہوں۔ نیز استاذِ المکرم جناب ڈاکٹر رانا خالد مدنی حفظہ اللہ، ڈائریکٹر سیرت چیئر (UET) (ایسوسی ایٹ پروفیسر) کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں، اسی طرح جناب ڈاکٹر بابر فاروق رحیمی ایڈووکیٹ، جناب ڈاکٹر پروفیسر میاں محمد عبداللہ ایڈووکیٹ، جناب ڈاکٹر محمد عمران مجاہد، جناب ڈاکٹر انتظار احمد اور کمپوزر برادرم عتیق الرحمن کا بھی شکر گذار ہوں کہ جن کے بہترین پیشہ ورانہ توجہ اور مخلصانہ تعاون سے زیر نظر کتاب کو موجودہ شکل تک پہنچانے میں کامیاب ہوا ہوں! فللّٰہ الحمد!

رانا محمد شفیق خان پسروری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

۲۰۰۵ء میں جب ڈنمارک، ناروے وغیرہ میں بعض بدباطنوں نے اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا تو ہم نے روزنامہ پاکستان میں ایک تفصیلی مضمون لکھا، بعد ازاں یورپ کے دیگر اور خبیث متحرک ہوئے تو ہم مسلسل لکھتے چلے گئے، چند سال قبل "آزادیٔ اظہار رائے وتقریر" کے بہانے گستاخی کے سنگین جرم پر قلم برداشتہ ایک تحریر لکھی تھی کہگستاخانِ یورپ گاہے گاہے کائنات کی سب سے عظیم و افضل ہستی کی شانِ اقدس میں گستاخی کی جسارت کر کے دنیا میں سب سے زیادہ بسنے والے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں اور پھر اس کو "آزادیٔ اظہار رائے" کے نام سے جاری رکھنے پر اصرار بھی کرتے ہیں حالانکہ رائے کی آزادی اور کسی کی دل آزاری میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ دنیا کے کسی معاشرے میں رائے کے اظہار کی ایسی آزادی نہیں کہ جس کی چاہا عزت خاک میں ملا دی اور جس کے چاہا دل کے پرخچے اڑا دیئے۔ ہر معاشرے نے اپنے اپنے حالات کے مطابق اظہار رائے کی حدود مقرر کی ہیں۔ حقائق تک کو بیان کرنے کے لئے بھی حدود و قیود پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یورپ و امریکہ میں بھی جہاں فحاشی و عریانی عروج پر ہے، بچوں میں جنسی ہیجان پیدا کرنے والی فحش نگاری، مذہبی ونسلی منافرت پھیلانے والی تحاریر و تقاریر پر پابندی ہے۔ آسٹریا، بیلجیئم، چیک ری پبلکن، فرانس، جرمنی، اسرائیل، ایتھوپیا، پولینڈ، رومانیہ، چیکوسلواکیہ، سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالمی جنگوں کی تباہی کے انکار کو فوجداری جرم قرار دیا گیا ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک میں "ہولوکاسٹ" کے انکار بلکہ اس کے بارے میں یہ تک کہنے کی اجازت نہیں کہ "اس میں ہلاک شدہ یہودیوں کی تعداد مبالغہ آمیز ہے۔"

۱۹۸۴ء میں ایک سکول ٹیچر "جیمز کنگ" نے ہولوکاسٹ کے بارے میں چند الفاظ کہے تھے، اس کو نوکری سے برخاست کر کے سزا دی گئی۔ کینیڈا کے "ارنسٹ رنڈل" کو ہولوکاسٹ کے بارے میں تضحیکی انداز اپنانے پر ۱۵ ماہ قید کی سزا ہوئی۔ کینیڈا ہی کے "کن میک وے" کو انٹرنیٹ پر اس حوالے سے مضمون لکھنے پر جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ آسٹریا کے ایک لکھاری "ڈیوڈ ڈارونگ" نے لکھ دیا کہ ۶۰ لاکھ یہودیوں کی ہلاکت کی بات مبالغہ آمیز ہے۔" اس کو ۱۷ سال بعد (فروری ۲۰۰۶ء میں) گرفتار کر کے تین سال کی سزا دی گئی۔ ایران کے صدر احمدی نژاد نے "ہولوکاسٹ" کے بارے میں تقریر کی تو پورے یورپ نے شدید احتجاج کیا تھا۔ یورپ کے بعض ممالک میں "ہولوکاسٹ" کے انکار پر ۲۰ سال تک کی سزا مقرر ہے۔ ایرانی صدر احمدی نژاد کی تقریر پر یہودی تنظیم کے صدر کا بیان شائع ہوا تھا کہ "ہولوکاسٹ" کے انکار کا مطلب ۶۰ لاکھ یہودیوں کو دوبارہ قتل کرنے کے مترادف ہے۔"

اظہار رائے کی آزادی کی بات کرنے والے یورپ و امریکہ کی اپنی حالت یہ ہے کہ "وہاں بھی کوئی کھل کر ان کے دستور، اقتدار اعلیٰ یا پالیسیوں پر بات نہیں کر سکتا۔ صرف یورپ و امریکہ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہتک عزت اور توہین عدالت کے قوانین موجود ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں وہاں کے دستور یا اقتدار اعلیٰ سے بغاوت یا باغیانہ اظہار رائے کو سنگین جرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا گیا ہے اور مجرموں کے لئے موت تک کی سزا موجود ہے۔اسی طرح مقدس ہستیوں، مقدس مقامات اور مقدس اشیاء کی توہین پر سزا کا قانون بھی اکثر (بلکہ تمام) ممالک میں موجود ہے۔انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کے مطابق اکثر ممالک میں بلاس فیمی لاء Blas phemy Law ایک لفظ موجود ہے۔ خصوصاً آسمانی صحائف اور آسمانی ادیان سے تعلق رکھنے والی اقوام میں انبیاء و رسلؑ کی توہین قابل سزا جرم ہے۔قدیم ایران میں تین قسم کے جرم تھے:

① خدا کے خلاف، ② بادشاہ کے خلاف،

③ انسانوں کے ایک دوسرے کے خلاف۔

ہندو مت میں ستیارتھ پرکاش (چھوتی ۱۷-۷۱) صفحہ ۲۹۷ کے مطابق ''ناستک (مذہب بیزار) کے لئے خشک لکڑی کی طرح جلا کر اس کی جڑ ختم کر دینے کا حکم ہے۔''

چین جہاں آج کل کوئی دینی و مذہبی حکومت نہیں، وہاں بھی مہاتما بدھ کے مجسمے کی توہین، فوجداری جرم ہے۔۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو چین کے صوبے سی چوان میں وانگ ہونگ نامی شخص کو جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مہاتما بدھ کے مجسمے کا سر کاٹا تھا، سزائے موت سنائی گئی تھی۔افغانستان میں طالبان نے بدھ کے مجسمے کو گرایا تو یورپ و امریکہ نے کتنا شور مچایا تھا؟

یہودیوں کے ہاں خدا، رسولؑ، یوم سبت اور ہیکل کی توہین جرم تھی اور ہے۔سیدنا عیسیٰؑ پر سردار کاہن نے اسی طرح کا الزام لگا کر پھانسی کی سزا کا مطالبہ کیا تھا۔تفصیل (کتاب مقدس احبار باب ۲۴ فقرہ ۱۶ اور متی کی انجیل باب ۲۶ فقرہ ۲۵-۶۳) میں دیکھی جا سکتی ہے۔''رسولوںؑ کے اعمال'' کے مطابق مسیحی مبلغ مقدس اور سیدنا عیسیٰؑ کے حواری پولس پر یلغار انہی الزامات کے بہانے کی گئی تھی۔رومن ایمپائر میں جب شہنشاہ جیسٹن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(قسطنطین) عیسائی ہوا تو قانون میں انبیاءؑ بنی اسرائیل کی جگہ سیدنا عیسیٰu کی توہین جرم قرار پایا۔ روس میں بھی یہ قانون جاری رہا۔ انقلاب کے بعد مقدس انبیاءؑ کی جگہ سٹالن نے لے لی۔ لینن کے ساتھ ٹرانسکی کا المناک انجام اس کی مثال ہے جو بھاگ کر امریکہ چلا گیا مگر وہاں بھی جان نہ بچ پائی۔ برطانیہ کا کامن لاء توہین مسیح، بائبل کی اہانت وغیرہ کو "بلاس فیمی لاء" کے زمرے میں قابل سزا جرم قرار دیتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجیئن جلد ۲ صفحہ ۲۴۲، بائبل آف میتھیو (Mathew) یعنی متی کی انجیل (۲۸-۱۲) کے حوالے سے اور بائبل، کتاب استثناء باب ۱۷ کے مطابق "انبیاءؑ اور ان کے ساتھیوں کی توہین کرنے والے کی سزا موت ہے۔" چنانچہ مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو جان سے مارا جاتا رہا ہے۔ مثلاً ۱۵۵۳ء میں برطانیہ (الزبتھ دور) میں پانچ افراد کو، ۱۵۵۳ء میں ہنگری میں ڈیوڈ نامی پادری کو، ۱۶۰۰ میں روم کے برونو نامی شخص کو سیدنا عیسیٰu کی توہین کے جرم میں سزائے موت دی گئی۔ برطانیہ میں ۱۸۲۱ء سے ۱۸۳۴ء تک ۷۳ افراد کو مار دیا گیا۔ یہ سزا امریکہ میں بھی دی جاتی رہی۔ ۱۹۶۸ء کے بعد امریکہ میں کوئی مقدمہ دائر نہیں ہوا کہ مذہبی اور عدالتی امور الگ الگ کر دیئے گئے تھے۔ پھر بھی چند سال قبل ڈیوڈ نامی شخص کو اس کے ۳۰۰ ساتھیوں سمیت اس لئے جلا دیا گیا کہ اس نے دعویٰ کیا تھا: "سیدنا عیسیٰu کی روح اس میں حلول کر گئی ہے۔"

برطانیہ کے ڈینس لی مون نے (جو کہ گے نیوز کا ایڈیٹر تھا) ایک مزاحیہ نظم لکھی، پھر معافی بھی مانگی اور وضاحت کی کہ محض تفریح طبع کی خاطر ایسا کیا۔ پھر بھی جیوری نے اس کو سزا سنا دی۔ وہ اپیل لے کر ہاؤس آف لارڈز میں گیا مگر سزا بحال رہی۔

۲۷ جنوری ۲۰۰۳ء مین ٹیلی گراف میں اسرائیلی وزیراعظم کا کارٹون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع ہوا کہ وہ فلسطینی بچوں کی کھوپڑیاں کھا رہا ہے۔ یہودیوں کے احتجاج پر معذرت کی گئی۔ اٹلی کے وزیر اعظم نے سیدنا عیسیٰؑ کی مشابہہ حکومت کی بات کی، پھر اس پر معذرت کی۔ محمد علی (کلے) نے ویت نام جنگ کے متعلق امریکی پالیسی پر بیان دیا، اس کا عالمی چیمپئن کا ٹائٹل چھین لیا گیا۔ الجزیرہ ٹی وی نے ۶ امریکی فوجیوں کی لاشیں دکھائیں، احتجاج کیا گیا بلکہ اس کے آفس پر بمباری کر کے تباہ کر دیا گیا اور عملے کے لوگوں کو شہید کر دیا گیا۔ اسرائیل کے لبنان پر حملے کے بعد کونڈا لیزا رائس نے "گریٹر اسرائیل" کی بات کی، اس پر ایک فلسطینی اخبار نے کارٹون بنا کر کونڈا کا مذاق اڑایا تو امریکی محکمہ خارجہ نے شدید احتجاج کیا، مثالیں بے شمار ہیں۔

۱۵ اپریل ۲۰۰۸ء کو فرانس کی پارلیمنٹ نے خواتین کو وزن کم کرنے پر بہکانے والے اشتہارات شائع کرنے کو جرم قرار دیا اور اس کی خلاف ورزی پر ۲ سال قید اور ۳۰ ہزار یورو جرمانے کی سزا قرار دی اور اگر کوئی خاتون مر گئی تو اشتہاری کمپنی یا میگزین و اخبار کے ایڈیٹر کو ۳ سال قید اور ۴۵ ہزار یورو کی سزا کا اعلان کیا۔ فرانس کے وزیر صحت نے اس موقع پر کہا کہ "نوجوان لڑکیوں کو وزن گھٹانے کے لئے کم خوراکی پر مائل کرنا، اظہار رائے کی آزادی نہیں بلکہ ایسے پیغامات، موت کے پیغامات ہیں۔"

ہر ملک میں اظہار رائے کے لئے حدود متعین ہیں، اس لئے گستاخان یورپ کی خباثتوں اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اقدامات پر اس بہانے کو استعمال کرنا ایک طرح کی واضح دہشت گردی ہے۔ خود ڈنمارک کے اسی اخبار (سلنڈر پوسٹن) کہ جس نے خاکے اڑانے کی جسارت و سازش کی تھی، ۲۰۰۴ء میں اس کے کارٹونسٹ "کرسٹوفر زیلر" نے حضرت عیسیٰؑ کے خاکے بنانے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ "اس سے عیسائیوں کے جذبات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجروح ہوں گے" یعنی یورپ و امریکہ کے گستاخ جان بوجھ کر مسلمانوں کو آزار پہنچاتے ہیں۔

مذہبی عقیدتیں نازک اور حساس ہوتی ہیں، ان کا تعلق دماغ سے زیادہ دل کے ساتھ ہوتا ہے۔

صبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبریل نے
جو عقل کا غلام ہو وہ دل نہ کر قبول

دل کے ہاتھوں مجبور عقیدت مند کبھی اپنی مقتدا اور مقدس ہستیوں پر حرف زنی و حرف گیری قبول نہیں کر سکتے۔یہی وجہ ہے کہ سورہ انعام میں ہے "معبودانِ باطلہ کو بھی گالی نہ دو کہ کہیں ان کے ماننے والے سچے اللہ کو بے علمی میں گالی نہ دے دیں۔"

دنیا میں جہاں بھی مذہب اپنے زندہ شعور کے ساتھ موجود ہے، وہاں اس مذہب کے بانیان و مقتدا کی توہین پر کڑی سے کڑی سزائیں رکھی گئی ہیں۔ البتہ اگر کسی جگہ عیاشی ہی کو بطور مذہب اپنا لیا جائے تو سوچ کے دھارے بدل جائیں گے اور وہاں کے مردہ ضمیر "آزادئ رائے" کے نام پر سب کچھ سہہ جاتے اور قبول کر لیتے ہیں۔ قرآن پاک ہمیں بتاتا ہے کہ "نمرود کے دور میں حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ آذر سے بتوں کے بارے میں جب کہا: "اے میرے باپ! ان کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی آپ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں؟ تو اس نے کہا تھا: "اگر تو باز نہ آیا تو تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا۔" (مریم)

پھر جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان بتوں کو توڑ ڈالا تو بت پرستوں نے مشورہ کیا کہ کیا سزا دی جائے تو وہ لوگ پکار اٹھے: "کہنے لگے اسے جلا دو۔" (انبیاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا اگر مذہبی عقیدتیں باقی ہوں تو جھوٹے مذہب بھی اپنی مقتدا ہستیوں کی توہین پر سنگسار کرنے اور جلانے پر تلے نظر آتے ہیں۔ تیسری صدی عیسوی میں ایران میں بہرام اول کے دور میں مانی کو مذہبی عقائد کی توہین کرنے کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔ اس کی کھال اتار کر اور اس میں بھس بھر کر جندلی شاہ پور کے دروازے پر لٹکا دیا گیا بلکہ مانی کے بارہ ہزار پیروکار بھی قتل کر دیئے گئے۔ سقراط کو زہر کا پیالہ پینے پر کیوں مجبور کیا گیا تھا؟ انہی مذہبی عقائد کی خلاف ورزی پر' عیسائی ادوار میں گلیلیو کو سزائے موت کا حکم کیوں ہوا؟ جادوگرنیوں کے نام پر ہزاروں عورتوں کو کیوں جلایا گیا؟ محض اسی باعث ہندوئوں کے ہاں ''ویدوں کی نندنا یعنی بے قدری کرنے والا ناستک ہے'' اور ''جو ناستک ویدوں کے علم کا مخالف ہو، اس بدذات کو جڑ بنیاد کے ساتھ ناس (تباہ) کر دیا جائے۔'' بائبل کتاب ''خروج'' میں ہے ''تم سب کو ماننا وہ تمہارے لئے مقدس ہے جو کوئی اس کی بے حرمتی کرے گا وہ ضرور مار ڈالا جائے گا۔'' (اعمال باب ۲۱، فقرہ ۲۷-۳۶) بائبل کی کتاب ''استثناء'' میں ہے، ''اگر کوئی گستاخی سے پیش آئے اور کاہن کی بات اور قاضی کا کہنا نہ مانے، وہ شخص مار ڈالا جائے۔''

اٹھارویں صدی تک برطانیہ وغیرہ میں توہین مسیح کی سزا موت ہی رہی ہے۔ چند مثالیں جو ہمارے سامنے آئی ہیں ۱۵۵۳ء (الزبتھ دور) میں ۷ افراد کو موت کی سزا دی گئی۔ ۱۵۵۹ء میں ہنگری میں ڈیوڈ نامی پادری کو سزائے موت ملی۔ ۱۶۰۰ میں روم میں بروٹو نام کے شخص کو مار ڈالا گیا۔ ۱۸۳۳ء تک تھوڑے عرصے میں برطانیہ میں ۲۷ افراد اس جرم کی سزا میں مارے گئے۔ اب اگرچہ برطانیہ میں کامن لا Common Law ہے پھر بھی اس کی رو سے جو توہین مسیح یا کتاب مقدس کی سچائی کا انکار کرے وہ بلاس فیمی Blas

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

phemy کا مرتکب ہو گا اور اس کی سزا تخت و تاج برطانیہ یا حکومت کے خلاف بغاوت کے جرم کے مطابق عمر قید تک ہو سکتی ہے۔

لندن کے اخبار The Times کے مطابق برطانوی عدالت نے 27 اگست 1988ء کو Gay News کے ایڈیٹر "ڈینز لیمور" (جس نے ۱۹۸۷ء کو ایک نظم میں سیدنا عیسیٰu کے بارے میں تضحیکی الفاظ لکھے تھے) کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے کہا: "خلوص اور احترام کا ماحول ہی بلاس فیمی کے منافی نہیں، دیکھنا پڑتا ہے کہ اس طرح کے الفاظ و اقدامات سے عیسائی مذہب کے ماننے والوں کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں؟ اس بارے میں واضح قانون موجود ہے، ہر وہ پبلی کیشن، بلاس فیمی متصور ہو گی جو خدا، یسوع مسیح یا بائبل کے بارے میں دشنام طرازی، توہین آمیز اور مضحکہ خیز مواد پر مشتمل ہو۔ قانون آپ کو یہ اجازت دے سکتا ہے کہ عیسائی ملک پر حملہ کریں، تختہ الٹ دیں یا عیسائی مذہب کا انکار کر دیں لیکن مذہب کے بارے میں "نازیبا" اور "غیر معتدل" الفاظ و اقدام کی اجازت ہرگز نہیں۔"

گستاخانہ کلمات اور بے ادبی کی سزا اور حوصلہ شکنی کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں قوانین موجود ہیں، مثلاً

1 آسٹریا (آرٹیکل ۱۸۸-۱۸۹ کریمنل کوڈ)
2 فن لینڈ (سیکشن ۱۰ چیپٹر ۱۷ پینل کوڈ)
3 جرمنی (آرٹیکل ۱۱۶ کریمنل کوڈ)
4 ہالینڈ (آرٹیکل ۱۴۷ کریمنل کوڈ)
5 سپین (آرٹیکل ۵۲۵ کریمنل کوڈ)
6 آئرلینڈ (آئرلینڈ کے دستور کے آرٹیکل i,40,6,1 کے مطابق کفریہ مواد کی اشاعت ایک جرم ہے۔ منافرت ایکٹ ۱۹۸۹ء کے امتناع میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک گروہ یا جماعت کے لئے مذہب کے خلاف نفرت بھڑکانا بھی شامل ہے۔

7 کینیڈا (سیکشن ۲۹۶ کینیڈین کریمنل کوڈ) کہ عیسائی مذہب کی تنقیص و تضحیک ایک جرم ہے۔

8 نیوزی لینڈ (سیکشن ۱۲۳ نیوزی لینڈ کرائمز ایکٹ ۱۹۶۱) مثال کے طور پر عیسائی دنیا میں گرجوں کی تقدیس کو قانون کا درجہ حاصل ہے، بعض یورپی ممالک کے دساتیر میں ان کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ڈنمارک کے دستور کی سیکشن ۴ (سٹیٹ چرچ) کی مثال موجود ہے جس میں کہا گیا ہے: اوینجیلیکل لوتھرن (پروٹسٹنٹ) چرچ ڈنمارک کا ریاستی قائم کردہ چرچ ہو گا اور اس کی مدد و اعانت ریاست کے ذمہ ہوگی۔"

آزادی تقریر و تحریر ایک بنیادی حق تو ہے مگر مطلق حق نہیں۔ اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے ڈنمارک اور ناروے کے گستاخوں کی طرف سے خاکوں کی اشاعت پر کہا تھا: "میں بھی آزادی تقریر و تحریر کا احترام کرتا ہوں مگر یہ آزادی مطلق نہیں ہوتی۔" سابق برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹرا نے کہا تھا: "آزادیٔ رائے کا ہم سب احترام کرتے ہیں لیکن بے عزتی اور اشتعال انگیزی کی کوئی چھوٹ نہیں دی جا سکتی، میرے خیال میں ان خاکوں کی اشاعت زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔

امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بیان جاری ہوا تھا: "یہ خاکے واقعی توہین آمیز اور مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب ہیں۔"

ان تمام کے باوجود گستاخان یورپ و امریکہ مسلمانوں کے دل خون کر رہے ہیں اور مسلسل دل آزاری کرتے چلے جا رہے ہیں، کیوں؟

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق "اپنے خیالات، معلومات اور آراء کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ کی پابندیوں سے آزاد ہو کر اظہار کرنا، آزادئ اظہار رائے کہلائے گا۔" کینیڈین سپریم کورٹ نے آزادی رائے کے بارے میں اہم مقاصد بیان کیے کہ ① جمہوریت کے فروغ کے لیے، ② ریاستی یا گروہی زیادتیوں کی روک تھام کے لئے، ③ حقیقت کی تلاش کے لئے، ہر فرد آواز اٹھا سکتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا، آزادئ رائے کی تعریف کے ساتھ ساتھ ہر اس گفتگو یا رائے پر پابندی کی بات کرتا ہے جو واضح حقیقی خطرے کی موجب ہو، یعنی 1 کسی پر بہتان لگایا گیا ہو، 2 فحاشی کی موجب ہو، 3 کسی پر دباؤ ڈال کر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔" اس طرح اقوام متحدہ کے "اعلامیہ برائے سیاسی و سماجی حقوق" جو جنرل اسمبلی نے ۱۹۶۶ء میں منظور کیا تھا کا آرٹیکل ۲۰ تشدد کے فروغ، نسلی تعصب، مذہبی منافرت اور کسی بھی قسم کے امتیازی رویے پر مبنی تقریر و تحریر پر پابندی کی بات کرتا ہے۔

اظہار رائے کی بے مہار اور کھلی آزادی، نسلی، گروہی، لسانی و علاقائی عصبیتوں کے فروغ اور باہمی فساد و جدال کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے ذریعے کسی کے عقائد اور مذہب کی تضحیک کے ذریعے قتل و غارت گری کی راہ بھی کھل سکتی ہے۔ اسی لئے تقریباً ہر جمہوری ملک میں اسے قانونی طور پر روکا گیا ہے اور قابل تعزیر جرم گردانا گیا ہے۔ خود ڈنمارک (جہاں سب سے پہلے خاکوں کی بدطینتی سامنے آئی تھی) کا قانون بھی خاموش نہیں۔ وہاں بھی ناموس مذہب کا قانون "بلاس فیمی لا" عرصے سے موجود ہے اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۰ کے مطابق "جو لوگ کسی مذہبی برادری کی عبادات اور مسلمہ عقائد کا کھلا مذاق اڑائیں یا ان کی توہین کریں، ان کو جرمانے اور قید کی سزا دی جائے گی۔

یورپ و امریکہ کو اپنی تہذیب و تمدن پر بہت ناز ہے۔ ایک طرف تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ پرندوں اور جانوروں کے تحفظ اور آرام کا خیال کرتے نظر آتے ہیں لیکن جب اسلام اور مسلمانوں کا معاملہ آ جائے تو ان کے بعض شہریوں کی سوئی ہوئی حیوانیت کیوں جاگ اٹھتی ہے؟ پیارے رسولﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کے ذریعے صرف مسلمانوں کے کلیجے کو ہاتھ ڈالنا، مضطرب کرنا اور زندگی تلخ تر بنانا ہی ان کا مقصد کیوں بن جاتا ہے؟

موضوع کی مناسبت سے کئی ایک مضامین تحریر کیے، جن میں سے چند ہماری کتاب "حرمت رسول ﷺ" اور "آزادیٔ اظہار رائے" میں شامل کر لیے گئے۔ ایم فل کے لیے مقالہ لکھنے کا وقت آیا تو موضوع ملا "آزادیٔ اظہار رائے کے نام پر توہین رسالت کا جدید فتنہ اور اس کا تدارک"۔

موضوع بظاہر ہمارے لیے آسان تھا مگر حقیقت میں مختصر مضمون لکھنا اور بات ہے اور باقاعدہ مقالہ لکھنا اور بات۔ بہر حال اس پر حتی الامکان (اور شرائط وقیود کو مدِ نظر رکھتے ہوئے) کام کیا۔ مقالہ پاس بھی ہو گیا اور پسند بھی کیا گیا۔ اس کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ اس موضوع پر بہت مواد اور کرنے کا بہت کام ابھی باقی ہے۔

زیر نظر کتاب ایک اچھے جذبے اور "ناموس رسالت" سے تعلق خاطر کے باعث کارگر مواد کے ساتھ قارئین کی دسترس میں کر دی گئی ہے۔ اللہ کریم ہمارے جذبے اور محنت کو قبول فرمائے اور ہمارے دلوں کو پیارے رسول ﷺ کی محبت وعقیدت کی کرنوں سے منور رکھے۔ آمین ثم آمین!

رانا محمد شفیق خاں پسروری

09 June 2019

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رحمت وعافیت کا وہ میٹھا اور ٹھنڈا جھرنا ہیں جو جنم جنم کے پیاسوں کی پیاس بجھاتا اور ان کی نسلوں کو سیراب کرتا چلا جاتا ہے۔ ان کی پاک تعلیمات نے تو دنیا کے سنوارنے اور نکھارنے میں ایسا اعلیٰ کردار ادا کیا کہ یگانے اور بیگانے یکساں جھوم جھوم اٹھے۔

دنیا کی تمام اقوام کے انصاف پسند اور غیر متعصب مفکرین نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اپنے انداز میں (اور بعض نے مسلمانوں سے بھی بڑھ کر) نذرانۂ عقیدت پیش کیا لیکن چند ازلی بدبخت وسیاہ باطن ہیں جو انسانیت کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دنیا پر مجسم رحمت کے حضور گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں کا کوڑھ ہے جو وہ زندگی کے اندھیارے دور کرنے اور تابناکیاں بکھیرنے والے چاند پر تھوکنے کی جسارت کرتے ہیں' ان کا تھوکا چاند تک کہاں پہنچے گا' خود ان کے اپنے چہرے پر آن گرتا اور گرتا چلا جاتا ہے۔ آمنہ کا لعل' مکہ کا دُرِّ یتیم تو کائنات کا وہ عظیم ہے کہ تمام تر عظمتیں اور رفعتیں جس کے قدموں کی خاک پر قربان ہو جائیں بلکہ جو اس کے ذکر رفیع کے ساتھ اپنے کو خاص کر لے قدرت اس پر بھی عظمتوں اور فضیلتوں کے دروازے کھول دیتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اس کو سارے عالم اور تمام دنیا میں رفعت واعلیت اور بلندی وبالائی عطا کی اور سب سے اونچی شان بخشی ہے۔ اس کی ناموس کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تو مالک کائنات خود محافظ ہے۔ یہ تو درحقیقت ہم مسلمانوں کی غیرت اور غیرتوں کی تپیدگی کا امتحان ہوتا ہے کہ ہم کس قدر مضطرب و بے قرار ہوتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا آخرت میں دردناک اور سخت عذاب کا سامنا کرنے کے علاوہ اس دنیا میں بھی قابل گردن زدنی ہے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے اور اسلام کے بے شمار دشمنوں کو (خصوصاً فتح مکہ کے موقع پر) معاف فرمادیا لیکن چند بدبختوں (جو نظم ونثر میں آپ کی ہجو کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا: ''اگر وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹے ہوئے بھی ملیں تو بھی انہیں واصل جہنم کردیا جائے۔'' یہ حکم (نعوذ باللہ) آپ کی ذاتی انتقام پسندی کی وجہ سے نہ تھا کہ آپ کے بارے میں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گواہی موجود ہے کہ آپ نے کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔ یہ حکم اس لیے تھا کہ ناموس رسالت میں گستاخی کی جسارت کرنے والا' دوسروں کے دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتوقیر گھٹانے کی کوشش اور ان میں کفر ونفاق کے بیج بونے کی سازش کرتا ہے۔ اس لیے کسی گستاخی کو ''تہذیب و مصلحت'' کے نام پر برداشت کرلینا' اپنے ایمان سے ہاتھ دھونا اور دوسروں کے ایمان چھن جانے کا راستہ ہموار کرنے کے مترادف ہے۔ ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ ہر زمانے کے مسلم معاشرے کا مرکز ومحور ہے اس لیے جو زبان آپ پر طعن کے لیے کھلتی ہے اگر اسے کاٹا نہ جائے اور جو قلم آپ کی گستاخی کے لیے اُٹھتا ہے اگر اسے توڑا نہ جائے تو اسلامی معاشرہ اعتقادی و عملی فساد کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا (امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں) ساری امت کو گالی دینے اور ہمارے ایمان کی جڑ کاٹنے کی کوشش کرتا ہے اور ہمیں ذہنی و قلبی تکلیف میں مبتلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیتا ہے۔ مسلمانوں کے ایمان اور غیرت کو بچانے کے لیے ایسے گستاخوں کی سزا صرف ان کا خاتمہ ہی ہے۔

ازلی گستاخان گاہے گاہے کائنات کی سب سے عظیم وافضل ہستی کی شان اقدس میں گستاخی کی جسارت کر کے دنیا میں سب سے زیادہ بسنے والے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں اور پھر اس کو ''آزادیٔ اظہار رائے'' کے نام سے جاری رکھنے پر اصرار بھی کرتے ہیں، حالانکہ رائے کی آزادی اور کسی کی دل آزاری میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ دنیا کے کسی معاشرے میں رائے کے اظہار کی ایسی آزادی نہیں کہ جس کی چاہا عزت خاک میں ملا دی اور جس کے چاہا دل کے پرخچے اڑا دیئے۔ ہر معاشرے نے اپنے اپنے حالات کے مطابق اظہار رائے کی حدود مقرر کی ہیں۔ حقائق تک کو بیان کرنے کے لیے بھی حدود وقیود پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یورپ وامریکہ میں بھی جہاں فحاشی وعریانی عروج پر ہے' بچوں میں جنسی ہیجان پیدا کرنے والی فحش نگاری' مذہبی ونسلی منافرت پھیلانے والی تحاریر وتقاریر پر پابندی ہے۔ آسٹریا' بیلجیئم' چیک ری پبلکن' فرانس' جرمنی' اسرائیل' ایتھوپیا' پولینڈ' رومانیہ' چیکوسلواکیہ' سوئٹزر لینڈ وغیرہ میں عالمی جنگوں کی تباہی کے انکار کو فوجداری جرم قرار دیا گیا ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک میں ''ہولوکاسٹ'' کے انکار بلکہ اس کے بارے میں یہ تک کہنے کی اجازت نہیں کہ ''اس میں ہلاک شدہ یہودیوں کی تعداد مبالغہ آمیز ہے۔'' حالانکہ ہولوکاسٹ محض ایک پروپیگنڈا ہے جس کا بہانہ بنا کر فلسطین میں اسرائیل نامی ملک بنایا گیا تھا۔ اگر ہولوکاسٹ پر بحث کا دروازہ کھل گیا اور جھوٹ ثابت ہو گیا تو اسرائیل کا وجود ناجائز قرار پائے گا۔

اظہار رائے کی آزادی کی بات کرنے والے یورپ وامریکہ کی اپنی حالت یہ ہے کہ ''وہاں بھی کوئی کھل کر ان کے دستور' اقتدار اعلیٰ یا پالیسیوں پر بات نہیں کر سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف یورپ و امریکہ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہتک عزت اور توہین عدالت کے قوانین موجود ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں وہاں کے دستور یا اقتدار اعلیٰ سے بغاوت یا باغیانہ اظہار رائے کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے اور مجرموں کے لیے موت تک کی سزا موجود ہے۔ اسی طرح مقدس ہستیوں' مقدس مقامات اور مقدس اشیاء کی توہین پر سزا کا قانون بھی اکثر (بلکہ تمام) ممالک میں موجود ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے مطابق اکثر ممالک میں بلاس فیمی لاء (Blas Phemy Law) ایک لفظ موجود ہے۔ خصوصاً آسمانی صحائف اور آسمانی ادیان سے تعلق رکھنے والی اقوام میں انبیاء و رسل کی توہین قابل سزا جرم ہے۔

ہر ملک میں اظہار رائے کے لیے حدود متعین ہیں' اس لیے گستاخان کی خباثتوں اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اقدامات پر اس بہانے کو استعمال کرنا ایک طرح کی واضح دہشت گردی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق "اپنے خیالات' معلومات اور آراء کا گورنمنٹ کی پابندیوں سے آزاد ہو کر اظہار کرنا' آزادی اظہار رائے کہلائے گا۔" کینیڈین سپریم کورٹ نے آزادی رائے کے بارے میں اہم مقاصد بیان کیے کہ جمہوریت کے فروغ کے لیے' ریاستی یا گروہی زیادتیوں کی روک تھام کے لیے' حقیقت کی تلاش کے لیے ہر فرد آواز اٹھا سکتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا' آزادی رائے کی تعریف کے ساتھ ساتھ ہر اس گفتگو یا رائے پر پابندی کی بات کرتا ہے جو واضح حقیقی خطرے کی موجب ہو' یعنی ① کسی پر بہتان لگایا گیا ہو' ② فحاشی کی موجب ہو' ③ کسی پر دباؤ ڈال کر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔" اس طرح اقوام متحدہ کے "اعلامیہ برائے سیاسی و سماجی حقوق" جو جنرل اسمبلی نے ۱۹۶۶ء میں منظور کیا تھا کا آرٹیکل ۲۰ تشدد کے فروغ' نسلی تعصب' مذہبی منافرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کسی بھی قسم کے امتیازی رویے پر مبنی تقریر و تحریر پر پابندی کی بات کرتا ہے۔

اظہار رائے کی بے مہار اور کھلی آزادی' نسلی' گروہی' لسانی و علاقائی عصبیتوں کے فروغ اور باہمی فساد و جدال کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے ذریعے کسی کے عقائد اور مذہب کی تضحیک کے ذریعے قتل و غارت گری کی راہ بھی کھل سکتی ہے۔ اسی لیے تقریباً ہر جمہوری ملک میں اسے قانونی طور پر روکا گیا اور قابل تعزیر جرم گردانا گیا ہے۔ خود ڈنمارک (جہاں سب سے پہلے خاکوں کی بد طینتی سامنے آئی تھی) کا قانون بھی خاموش نہیں۔ وہاں بھی ناموس مذہب کا قانون "بلاس فیمی لاء" عرصے سے موجود ہے اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۰ کے مطابق "جو لوگ کسی مذہبی برادری کی عبادات اور مسلمہ عقائد کا کھلا مذاق اڑائیں یا ان کی توہین کریں' ان کو جرمانے اور قید کی سزا دی جائے گی۔

ضرورت و اہمیت:

پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ و مبارکہ فضیلت و شوکت کے اعلیٰ ترین مقام و مرتبہ پر ہے۔ ساری عزتیں اور فضیلتیں ان کی عزت و توقیر کے سائے میں رکھ دی گئی ہیں۔ اللہ رب العزت نے ان کی شان و مقام کو بلند ترین' ان کے ذکر کو رفعت و اشرفیت کی انتہاؤں سے نوازا ہے اور حد ادراک سے وسیع وسعتوں سے ہمکنار کیا ہے۔

اس شان و رفعت کے باوصف بھی بعض عاقبت نااندیش محض اپنی بد خصلتی اور اسلام دشمنی کے باعث یا حسد و کینہ کی آگ میں جلتے ہوئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اطہر کے بارے میں بدزبانی و بد تحریری اور بدباطنی کے مرتکب ہونے کی ناپاک جسارت کرتے رہتے ہیں۔ ان کی تمام تر ناپاک سازشوں کے باوجود' جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و توقیر میں کوئی فرق نہیں پڑے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کی عزت و توقیر بلند ہی اتنی ہے کہ کسی سازش و بدباطنی کا وہاں تک گزر ممکن ہی نہیں۔ دوسرے، اللہ رب العزت نے ﴿اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ﴾[1] اور ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾[2] کے اعلان جلی کے ساتھ آپ کی عزت وناموس کی حفاظت اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ اس لیے بحیثیت مسلم ہمارا یقین ہے کہ "چاند کی طرف تھوکنے والوں کا تھوکا ہوا' چاند تک نہیں پہنچتا' خود تھوکنے والے کے اپنے منہ پر آگرتا ہے۔"

تاریخ میں بارہا گستاخیاں کی گئیں' ان سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مطہرہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا' البتہ ایسی تمام سازشیں خود تاریخ کے کوڑے دان کا حصہ بن گئیں۔

معاملہ ناموسِ رسالت کے تحفظ سے بڑھ کر ہمارے ایمانی امتحان کا ہے۔ ہم مسلمانوں نے ثابت کرنا ہے کہ ہمارے تعلق خاطر میں کتنی سچائی ہے۔ چونکہ آپ کی ذاتِ مقدسہ ومطہرہ سے محبت اور تعلق خاطر' ہمارے ایمان کا حصہ بلکہ اصل ایمان ہے۔ آپ کی ذات مرکز ایمان و محور عقیدت کی حیثیت رکھتی ہے کہ آپ کی ذاتِ والا صفات کو شک وشبہ کے دائرے میں لانے سے اسلامی معاشرہ فساد اعتقادی و عملی کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔ آپ کے بارے کوئی "بدزبانی" برداشت کر لینا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو لینے اور دوسروں کے ایمان چھن جانے کا سامان کرنے کے مترادف ہے۔ اس لیے جو قلم آپ کی گستاخی کے لیے اُٹھے اور جو زبان آپ پر طعن کے لیے کھلے' اس کا قلع قمع' ایمانی حدت اور ایمانی شناخت کی دلیل ہے۔

---

(1) سورۃ الحجر: 95۔

(2) سورۃ المائدۃ: 67۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے لوگ اسلام اور ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی اور مخالفت کے باعث' بدباطنی کا مظاہرہ کرتے تھے' ان کے پاس دینی وعلاقائی مخالفت کے بہانے ہوتے تھے۔ وہ بے علمی یا تاریخی جہالت کے باعث محض مخالفانہ روش پر قائم رہتے تھے مگر کچھ عرصہ سے آزادئ اظہار رائے (Freedom of Speech and Freedom of Expression) کے نام پر ناموس رسالت پر حرف گیری کے مرتکب ہورہے ہیں اور اس جرم عظیم کو عین انسانی حقوق میں سے جانتے اور اپنا جمہوری حق سمجھتے ہیں۔ ایسے میں بعض ذمہ دار حلقے ان کو فتنہ وفساد کا مجرم اعظم جاننے اور آزادئ اظہار رائے کے نام پر ان کو عبرت ناک سزا دینے کی بجائے ، نظر انداز کر دیتے ہیں بلکہ بعض نام نہاد دانشور بھی ان کی وکالت شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ جذباتی مسلمان بعض اوقات ایسا راستہ اختیار کر جاتے ہیں جس سے خود مسلمانوں کا بہت زیادہ مالی وجانی نقصان ہو جاتا ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ ناموس رسالت کے ساتھ ساتھ' اظہار رائے کی آزادی کی تعریف واضح کی جائے اور بتایا جائے کہ آزادئ اظہار رائے ہے کیا؟ اس کا دائرہ کار کہاں تک ہے؟ دنیا کے تمام ممالک وطبقات کے ہاں اس کی حدود متعین ہیں اور انہوں نے کئی کئی مواقع پر "شتر بے مہار" اظہار رائے کو نہ صرف ناپسند' خلاف قانون اور فتنہ انگیزی کا باعث قرار دیا ہے' بلکہ سزائیں تک مقرر کر رکھی ہیں۔ اسی طرح جدید وسائل ابلاغ کو جس طرح توہین رسالت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور آزادئ اظہار رائے کے بہانے کو جس طرح غلط استعمال کیا جاتا ہے' جیسے غلط عمل کے تدارک اور سدباب کے لیے کن ذرائع ووسائل اور طریقوں کو اختیار کیا جا سکتا ہے ان سے مقتدر ومؤثر حلقوں اور عام مسلمانوں کو آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناموس رسالت اور توہین رسالت کی سزا کے حوالے سے نیز پاکستان میں توہین رسالت کے قانون وترامیم کے حوالے سے (شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" سے لے کر جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کی معروف کتاب "ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت" تک) بے شمار کتابیں اور مضامین لکھے جا چکے ہیں۔ اسی طرح مستشرقین کے اعتراضات کے جواب میں بھی بے شمار معرکہ آرا کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت کے موضوع پر خوب کام ہوا ہے۔ لیکن ابھی تک آزادی اظہار رائے کے بہانے' توہین رسالت کی ناپاک جسارت پر تفصیلی کام منظر عام پر نہیں آیا' خصوصاً ایم فل (پی ایچ ڈی) کی سطح پر کوئی تفصیلی مقالہ یا بذاتہ کوئی کتاب کہ جس میں آزادی اظہار رائے کی وضاحت' اس کی حدود کا تعین' مختلف ممالک میں اس کی تعریف اور غلط استعمال پر سزائیں' نیز آزادی اظہار رائے کے بہانے' گستاخی کی مختلف صورتوں اور ان کے تدارک کے قانونی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر کام نہیں ہوا۔ اس لیے اس مقالے پر کام کے روشن اور متحرک امکانات بھی موجود ہیں اور اس کام کی امت مسلمہ کے موجودہ جذباتی ماحول میں انتہائی ضرورت بھی ہے کہ بجائے جذباتیت کے باعث قانون ہاتھ میں لینے کے موثر ترین اور مسکت ترین قانونی راستے استعمال کر کے گستاخوں کا ناطقہ بند بھی کیا جا سکتا ہے اور ان کو قرار واقعی سزا بھی دلائی جا سکتی ہے۔

یعنی ہمارا مقصد تحقیق' ایمان کی کاملیت' محبت رسول کے اظہار کے ساتھ ساتھ آزادی اظہار رائے (Freedom of Speech and Freedom of Expression) کے بہانے گستاخی کرنے والوں کے جال اور سازشوں کے تدارک وسد باب کے لیے ایک موثر علمی و تحقیقی کام کرنا ہے کہ جو ناموس رسالت کے باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں موثر بھی ہو اور گستاخوں کے ہتھیار کو انہی کے خلاف استعمال کرنے کا باعث بھی بن جائے تاکہ کسی کو جمہوری حقوق اور آزادیٔ اظہار کے نام پر کسی گستاخی یا گستاخ کی وکالت کرنے کی جرأت بھی نہ ہو۔

تحقیق کا طریقہ کار:

زیر نظر کتاب میں درج ذیل اسالیب تحقیق کو اپنایا گیا ہے:

① کتاب بیانیہ (ارتقائی و تقابلی)، تحلیلی و استنباطی تحقیق پر مشتمل ہے۔

② کتاب کو مستند بنانے کے لیے تمام بنیادی مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

③ حسب ضرورت بنیادی مآخذ سے اقتباسات کا اندراج کیا گیا ہے۔

④ تحقیقی کام میں انٹرنیٹ اور مختلف سافٹ ویئرز کا استعمال کیا گیا ہے۔

⑤ مقالہ کی تکمیل کے دوران اساتذہ کرام و دیگر اہل علم حضرات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

⑥ حوالے صفحہ کے آخر میں دیئے گئے ہیں' حوالہ دیتے وقت پہلے مصنف کا نام' پھر کتاب کا نام بعد ازاں جلد کا نمبر (اگر کوئی ہو تو) پھر صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔ آخر میں مقام و سن اشاعت کا ذکر کیا گیا ہے۔

⑦ کسی کتاب کا پہلی بار ذکر آنے پر مکمل حوالہ دیا جائے گا بعد میں صرف مصنف اور کتاب کے نام پر اکتفا کیا گیا ہے۔

⑧ تحقیقی کام کے لیے مختلف لائبریریوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مقالہ ہذا کے ابواب اور فصول کی فہرست درج ذیل ہے۔

باب اول: ناموس رسالت، تعارف و جائزہ،

فصل اول: قرآن مجید سے دلائل و تفسیری مباحث، فصل دوم: حرمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احادیث مبارکہ کی روشنی میں اور فصل سوم: ناموس رسالت، پس منظر اور پیش منظر اور فصل چہارم: آئمہ وفقہا کی طرف سے کلمات گستاخی کی تصریح اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر اور قتل کے فیصلے۔

باب دوم: توہین رسالت و قانون توہین ناموس رسالت اور بین الاقوامی قوانین (آزادی اظہار رائے کے تناظر میں)

اس میں فصل اول: نبوت و رسالت، ایک تعارف؛ الہامی مذاہب کا تصور رسالت، فصل دوم: پاکستان میں قانون توہین رسالت، فصل سوم: مسلم ممالک میں قانون توہین رسالت، ایک جائزہ اور فصل چہارم: قانون ناموس رسالت اور بین الاقوامی قوانین، تجزیہ (آزادی اظہار رائے کے تناظر میں)

بابِ سوم: آزادیٔ اظہار رائے حدود و ضوابط۔

فصل اول: اظہار رائے کی تعریف، فصل دوم: آزادی اظہار رائے کا غلط استعمال، فصل سوم: اقوام عالم میں اظہار رائے کی حدود و ضوابط

بابِ چہارم: آزادیٔ اظہار رائے کے نام پر گستاخی۔

فصل اول: جدید طریقہ گستاخی، فصل دوم: گستاخی کے ذرائع (انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ٹی وی مکالمے، سوشل و تعلیمی لیکچرز)

بابِ پنجم: آزادی اظہار کے نام پر توہین کا تدارک (عملی اقدامات)۔

فصل اول: قانونی ذرائع کا استعمال، فصل دوم: عوامی شعور وادراک کی بیداری اور فصل سوم میں الیکٹرانک وسماجی وسائل کے استعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔

آخر میں خلاصہ ونتائج اور مصادر ومراجع ذکر کے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابِ اوّل

باب اوّل: ناموس رسالت، تعارف و جائزہ

فصل اول: قرآن مجید سے دلائل و تفسیری مباحث

فصل دوم: حرمت رسول ﷺ احادیث مبارکہ کی روشنی میں

فصل سوم: ناموس رسالت، پس منظر اور پیش منظر

فصل چہارم: آئمہ وفقہا کی طرف سے کلمات گستاخی کی تصریح اور گستاخ رسول (ﷺ) کے کفر اور قتل کے فیصلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ اوّل

قرآن مجید سے دلائل و تفسیری مباحث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید سے دلائل و تفسیری مباحث

تمہید:

انسان نے جو معاشرتی قوانین بنائے ہیں ان میں صاحبِ منصب اور بڑے لوگوں کے لیے ادب واحترام کا بھی قانون بنایا جو ان کے حسب مراتب انہیں تحفظ فراہم کرتا ہے اور ہر موقع پر اس کا خصوصی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ جتنی بڑی شخصیت ہو گی اتنا ہی بڑا احترام دیا جائے گا۔ مراعات اور سہولتوں کی فراوانی ہو گی۔ خصوصی انتظامات سے نوازا جائے گا۔ یہ سب کچھ اس کے منصب کا تقاضا ہے کہ اسے دوسروں پر فوقیت اور اہمیت دی جائے۔ دنیا کے سبھی نظاموں میں اس کا تذکرہ موجود ہے جس کی بنیاد پر برسر اقتدار مراعات سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگر انسان اپنی عارضی حاکمیت کے دوران یہ سوچ سکتا ہے اور اس کی عملی تنفیذ کے لیے نہ صرف قانون سازی کر سکتا ہے بلکہ اس پر سختی سے عمل درآمد بھی کرا سکتا ہے۔ تو قابل فکر بات یہ ہے کہ وہ رب العالمین جو کائنات کا خالق اور مالک ہے، اس کے قبضہ وقدرت میں سب نظام کائنات ہے، وہی بادشاہی عطا کرنے والا ہے، وہی جسے چاہے منصب نبوت سے سرفراز کرے اور جسے چاہے رسالت کی خلعت عطا فرمائے۔ وہ کیوں کر ان کے ادب واحترام کا قانون نہ بنائے گا۔ اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین مخلوق انبیائے کرام ہیں، چنانچہ اس نے ان کے وقار اور عظمت کو تسلیم کرایا اور ان کی عزت وعصمت کو سب انسانوں پر فوقیت دی۔ یہاں تک کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اپنے ذمہ لیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَاللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾[1] ۔("اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے")۔

قرآن مجید سے دلائل و تفسیری مباحث:

ویسے تو قرآن مجید کی ایک ایک آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کی گواہ ہے، کہیں اللہ تعالیٰ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات کو اپنی بات قرار دے رہا ہے تو کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمومی نبوت اور رسالت کا اعلان کیا جارہا ہے۔ اگر ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و کردار کا تذکرہ ہے تو دوسرے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ بیان ہو رہے ہیں۔

قرآن مجید میں آپ کے مقام و مرتبہ کے بیان سے پہلے یہ ضروری محسوس ہوتا ہے کہ اس بات کا جائزہ لے لیا جائے کہ انبیاء کرام کی توہین کرنے والی قوموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا سلوک رہا ہے۔ قرآن مجید اقوام کے احوال و واقعات معلوم کرنے کا صحیح ترین ماخذ ہے۔ قرآن مجید یہ بتاتا ہے کہ ماضی میں جن قوموں نے بھی اپنے انبیاء کی توہین کی اور ان کا مذاق اڑایا وہ عذاب الٰہی سے دوچار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کرام کا یہ طریقہ رہا ہے کہ انہوں نے لوگوں پر اس امر میں کسی قسم کے جبر سے کام نہیں لیا کہ لوگ ان پر ضرور ایمان لائیں۔ حق کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار انسان کو حاصل ہے۔ اگر کوئی فرد یا قوم اللہ تعالیٰ کے نبی کی تعلیمات نہ

(1) سورۃ المائدۃ:67۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانے، اپنے مذہب پر قائم رہے، وہ محض کفر پر ہے۔ لیکن جو نبی پر ایمان بھی نہ لائے اور نبی کی توہین بھی کرے، اس کے ساتھ تصادم کی پالیسی اپنائے تو ایسا شخص یا قوم دوہرے جرم کا ارتکاب کرتی ہے۔ ماضی میں جب کسی قوم کی طرف سے کسی نبی کے ساتھ توہین اور تصادم کی انتہا ہو گئی تو اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا۔

سیدنا نوح علیہ السلام:

قوم نوح پر پانی کا عذاب آیا۔ آسمان سے بارش برسی اور زمین نے اپنے چشمے ابل دیے۔ قوم پانی کے سیلاب میں غرق ہو گئی۔ اس قوم نے سیدنا نوح کو جھوٹا کہا، ر ان کا مذاق اڑایا اور ان کی دعوت کا انکار کیا۔ قرآن مجید بیان کرتا ہے:

﴿فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾﴾ (1)

”ان کی قوم کے سردار جنہوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا بولے: ہماری نظر میں تو تم اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ بس ایک انسان ہو ہم جیسے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری قوم میں بس ان لوگوں نے جو ہمارے ہاں رذیل تھے بے سوچے سمجھے تمہاری پیروی اختیار کر لی ہے اور ہم کوئی چیز بھی ایسی نہیں پاتے جس میں تم لوگ ہم سے بڑھے ہوئے۔ بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں“۔

سیدنا ہود علیہ السلام:

سیدنا ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یہ قوم جسمانی

---

(1) سورۃ ہود: 27۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قوت، اپنی عمارتوں کی بلندی، مضبوط ستونوں اور زبردست مملکت کی وجہ سے فخریہ طور پر یہ کہتی تھی کہ

﴿مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً﴾ ①

"کون ہے ہم سے زیادہ زور آور؟"

اس قوم نے اللہ تعالی کے رسول سیدنا ہود علیہ السلام کو بے عقل اور جھوٹا کہا، نعوذ باللہ! ان پر خدا کے نام پر جھوٹ گھڑنے کا الزام لگایا۔ سیدنا ہود علیہ السلام کو اپنے دیوتاؤں کے غضب میں مبتلا قرار دیا۔

پیغمبر کی توہین کی، یہ قوم اللہ کے جس عذاب سے دوچار ہوئی اس کی روداد قرآن مجید میں یوں بیان ہوئی ہے:

﴿قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ ②

"آخر کار ٹھیک حق کے مطابق ایک ہنگامہ عظیم نے ان کو آلیا اور ہم نے ان کو کچرا بنا کر پھینک دیا"۔

وَفِي الذَّارِيَاتِ ﴿وَ فِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ۝ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ۝﴾ ③

"اور تمہارے لیے نشانی ہے عاد میں جب کہ ہم نے ان پر ایک ایسی بے خیر ہوا بھیجی کہ جس چیز سے بھی وہ گزر گئی اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح کر کے

(1) سورۃ فصلت:15۔

(2) سورۃ المومنون: 39-41۔

(3) سورۃ الذاریات:67۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیا"۔

سیدنا صالح علیہ السلام:

یہ برگزیدہ پیغمبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوم ثمود میں مبعوث ہوئے تھے۔اس قوم کا مسکن حجاز اور شام کے درمیان وادی قُرٰی کا پہاڑی علاقہ (موجودہ مداءن صالح) تھا۔ان لوگوں نے بلند پہاڑوں اور ٹھوس پتھروں کو تراش کر اپنے لیے عالی شان عمارات تعمیر کی تھیں۔ان کے محلات فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ تھے۔جب اللہ کے پیغمبر کی ان لوگوں نے تکذیب کی تو انہیں ہلاک کر دیا گیا۔

﴿وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ﴾ (1)

"وہ پہاڑ تراش کر مکان بناتے تھے اور اپنی جگہ بلکل بے خوف اور مطمئن تھے"۔

سیدنا لوط علیہ السلام:

قوم لوط کا وطن سدّوم کا علاقہ تھا۔اس قوم نے سیدنا لوط علیہ السلام کی نہ صرف بات ماننے سے انکار کیا بلکہ ان کی اور ان کے خاندان کی پاکبازی پر بھی حرف گیری کی اور مذاق اڑایا۔قوم لوط کو ان کے جرائم کی سزا یہ ملی کہ آسمان سے پتھروں کی بارش ان پر برسی اور وہ ہلاک کر دیے گئے۔

﴿وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ﴾ (2)

"اور ان کی قوم کا جواب اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا کہ وہ کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔بیشک یہ ایسے لوگ ہیں جو

(1) سورۃ الحجر: 82۔

(2) سورۃ اعراف: 82۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکباز بنتے ہیں۔"

﴿فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝﴾ (1)

"سو جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے زمین کے اوپر کے تختے کو نیچے کر دیا اور ہم نے اس زمین پر کنکر کے پتھر برسا دیے جو لگاتار گر رہے تھے۔ جن پر آپ کے رب کے پاس سے نشان لگائے ہوئے تھے اور یہ بستیاں ان ظالموں سے دور نہیں۔"

سیدنا شعیب علیہ السلام:

سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم مدین میں آباد تھی۔ اس قوم نے اللہ تعالی کے پیغمبر کو طنز و مذاح کا نشانہ بنایا۔ ان کی راست بازی کا تمسخر اڑایا۔ وہ کہتے تھے:

﴿اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝﴾ (2)

"بس تو ہی تو ہے ایک عالی ظرف اور راست باز آدمی رہ گیا ہے"؟

ان کو معاشرے کا کمزور فرد قرار دیا اور انہیں سنگسار کرنے کی دھمکی دی۔

﴿قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝﴾ (3)

"وہ لوگ کہنے لگے کہ اے شعیب! تم جو کچھ کہتے ہو اس میں سے بہت سی باتیں ہم نہیں سمجھتے۔ بلاشبہ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم

---

(1) سورۃ اعراف: 83۔

(2) سورۃ ھود: 87۔

(3) سورۃ ھود: 91۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے درمیان کمزور ہو اور اگر تمہارا خاندان نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور ہمارے نزدیک تم کچھ عزت والے نہیں ہو“۔

پھر ان پر ایسا عذاب خداوندی آیا کہ یہ لوگ اپنے گھروں میں پڑے رہ گئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ﴾ (1)

”اور جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے بچا لیا شعیب کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے آپ کے ساتھ، اپنی خاص رحمت سے۔ اور پکڑ لیا ظالموں کو خوفناک کڑک نے، تو انہوں نے صبح کی اپنے گھروں میں اس حال میں کہ وہ اوندھے منہ گرے ہوئے تھے“۔

﴿فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ﴾ (2)

”پس جب وہ لوگ (شعیب کی) تکذیب ہی کرتے گئے تو آخرکار آپکڑا ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے، بیشک وہ عذاب تھا ایک بڑے ہی ہولناک دن کا۔“

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

مصر کے بادشاہ فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا

---

(1) سورۃ ھود:94۔

(2) سورۃ الشعراء:189۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مذاق اڑایا۔ انہیں سحر زدہ آدمی کہا۔ جیل میں ڈال دینے کی دھمکیاں دیں، ان کی زبان میں لکنت پر پھبتیاں کسیں اور ذلیل و حقیر کہا۔ آخر کار فرعون اپنے لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ﴾ (1)

"پھر ہم نے بعد میں آنے والوں کو غرق کر دیا"۔

اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام:

اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بلند اور بالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نہ صرف وحی الٰہی کی شارع بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ بھی منشائے الٰہی ہیں۔ پیغمبر کی شخصیت ہر قسم کے گناہ اور لغزش سے معصوم ہوتی ہے۔ گناہ اور لغزش سے عصمت صرف اور صرف پیغمبر کو حاصل ہے کسی اور انسان کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرنے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل اطاعت اور پیروی ضروری ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (2)

"(اے نبی!) لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا"۔

---

(1) سورة الشعراء:66۔

(2) سورة آل عمران:31۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر لحاظ سے غیر مشروط ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی حکم یا فیصلہ میں کسی شخص کی ذاتی پسند یا ناپسند نہیں چلے گی۔

قرآن مجید اس بات کو واضح طور پر بیان کرتا ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝۶۵﴾ (1)

"اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمہارے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں"۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو اپنی ذات، والدین اور اپنی اولاد ہی نہیں بلکہ تمام انسانوں سے مقدم جانے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ (2)

"بلاشبہ! نبی تو اہل ایمان کے لیے جانوں پر مقدم ہیں"۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب واحترام کے ضمن میں متعدد مقامات پر واضح احکامات نازل فرمائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ تعلیم دی کہ وہ اس کا لحاظ کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ذرہ برابر فرق نہ آنے پائے۔

---

(1) سورۃ النساء:65۔

(2) سورۃ الاحزاب:6۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احتمال کا سد باب:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ۭ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (1)

"اے ایمان والو! تم راعنا مت کہا کرو بلکہ "انظرنا" کہا کرو اور خوب غور سے سنا کرو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

یہاں اس کی پوری وضاحت اور تفصیل ممکن نہیں، بقول علامہ آلوسی رحمہ اللہ صرف اتنا عرض کرنا ہی کافی ہے "کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ایمان والوں کے لیے اتاری تاکہ مومنین کی طرف سے اہانت رسول کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے اور زبانیں ایسے الفاظ کو بالکل چھوڑ دیں اور بے ادبوں اور گستاخوں سے مشابہت بھی ختم ہو جائے"۔

تفسیر المنار میں ہے: "اہانت رسول کے الفاظ اگرچہ غیر ارادی ہی کیوں نہ ہوں لیکن ان کے ذریعے اس کا دروازہ کھل جائے گا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے الفاظ کو بھی منع کر دیا اور اس سلسلے کو بالکل بند کر دیا"۔

گفتگو میں ادب واحترام کا لحاظ:

سورۃ الحجرات کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب واحترام اور تعظیم و تکریم کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ

(1) سورۃ البقرۃ:104۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝﴾ (1)

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ جس طرح تم آپس میں اونچا بولتے ہو اس طرح ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے اونچا نہ بولا کرو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

یہ وہ پروٹوکول ہیں: جن کا تذکرہ رب العالمین نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت نازل فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو اس کا پابند کردیا۔

حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ مسلمانوں کی ذمہ داری:

﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (2)

"پس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا، ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں"۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

﴿لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝﴾ (3)

"تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اسکے رسول پر اور ان کی مدد کرو اور ان کا

(1) سورۃ الحجرات،2۔

(2) سورۃ الاعراف،157۔

(3) سورۃ الفتح:9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادب کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح و شام"۔

رسول اللہ کو عام لوگوں کی طرح پکارنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

ارشار ربانی ہے:

﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (1)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو"۔

اس آیت میں آپ کے ادب و احترام اور مسلمانوں کو آپ کے مقام کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ کے بلانے پر حاضر ہونا فرض ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلانا اوروں کی طرح نہیں کہ چاہے اس پر لبیک کہے یا نہ کہے۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حاضر نہ ہو تو آپ کی بد دعا سے ڈرنا چاہیے۔ کیوں کہ آپ کی بد دعا معمولی انسانوں جیسی نہیں۔ نیز مخاطبات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و عظمت کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔

اہانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سزا:

ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ (2)

(1) سورۃ النور:63۔

(2) سورۃ الاحزاب:57۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں. اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے۔ اور اس نے ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

گستاخِ رسول پر دنیاوی لعنت یہی ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ اس لیے کہ وہ ناقابل معافی جرم کا مرتکب ہوا ہے اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہو گا۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ دوم

حرمتِ رسول ﷺ احادیث مبارکہ کی روشنی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حُرمتِ رسول ﷺ احادیث مبارکہ کی روشنی میں

تحفظ ناموس رسالت کے لیے جس طرح قرآن کریم کی متعدد آیات اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے آدمی کو قتل کرنا ضروری ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی وگستاخی کرنے، آپ کا مذاق اڑانے اور آپ سے استہزا کرنے والوں کے واجب القتل ہونے اور ان کے خون کے رائیگاں جانے کا پتہ بکثرت احادیثِ رسول سے بھی ملتا ہے۔

پہلی حدیث تو سنن ابوداؤد میں اس نابینا شخص والی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والی ایک یہودی عورت کو گلا دبا کر قتل کر دیا تھا اور صبح جب معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا تو آپ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔[1]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ حدیث ذکر کر کے لکھا ہے کہ یہ اس عورت کے قتل میں نص ہے کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ یہ حدیث کسی ایسے مسلمان مرد وزن یا ذمی کے واجب القتل ہونے کی بھی بالاولی دلیل ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب وشتم کرے، کیونکہ وہ یہودی عورت اہل ذمہ ومعاہدین میں سے تھی۔[2]

---

(1) ابوداود، سلیمان بن اشعث، السنن ابو داود، باب في خبر الجتاسية، ناشر دار السلام والنشر والتوزیع ریاض، السعودیہ، طبع الثالثہ، 2000ء:4326؛ ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، مکتبہ قدوسیہ لاہور، 2007ء:61۔

(2) ابن تیمیہ، الصارم المسلول:62۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشنام طرازی کرنے والے گستاخ کے واجب القتل ہونے کی دوسری دلیل سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ابو داؤد اور نسائی کی وہ حدیث ہے جس میں ایک صحابی نے اپنے دو لعل و جواہر جیسے خوبصورت بچوں کی ماں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے کی وجہ سے قتل کر دیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:

[اَلَا اشْهَدُوا اَنَّ دَمَها هَدْرٌ][1]

”خبر دار ہو جاؤ کہ اس کا خون ضائع ورائیگاں گیا ہے“۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بھی طرح اذیت پہنچانے والے کے لیے سزائے موت و قتل کی تیسری دلیل بخاری و مسلم میں وارد کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا مشہور واقعہ ہے۔[2]

یہ مدینہ منورہ میں رہتا تھا اور ذمی و معاہد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو اور مسلمان عورتوں سے بد تمیزی کے جرم کی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قتل کا باقاعدہ حکم فرمایا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے، آپ کو سب و شتم کرنے اور غیظ و غضب دلانے والے شخص کے واجب القتل ہونے کی چوتھی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن ابی داؤد میں صحیح سند کے ساتھ اور اس کے علاوہ سنن نسائی وغیرہ میں بھی ہے۔ جس میں سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابو بکر

---

(1) السنن ابوداود، باب غزوۃ سیف البحر، وھم یتلقون عیر القریش، وأمیرھم أبو عبیدۃ بن الجراح رضي اللہ عنہ، رقم: 4361؛ نسائی، احمد بن شعیب، السنن نسائی، ناشر دار السلام والنشر والتوزیع ریاض، السعودیہ، طبع الثالثہ، 2000ء؛ حدیث 4075۔

(2) البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ، ناشر دار السلام والنشر والتوزیع ریاض: حدیث 3533 السعودیہ، طبع الثالثہ، 2000ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور بہت ہی غضبناک کر دیا تو میں نے عرض کیا:

[ئْذَن لِي يَا خَلِيفَةِ رَسُول الله اضْرب عُنُقَہ]

"اے خلیفہ رسول مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن ماردوں"۔

میری یہ بات سن کر ان کا غصہ کافور ہو گیا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اندر چلے گئے پھر ایک آدمی بھیج کر مجھے بلایا اور فرمایا: ابھی ابھی تم نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن ماروں انہوں نے پوچھا، اگر میں حکم دے دیتا تو کیا تم ایسا کر گزرتے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تب انہوں نے فرمایا:

[لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَت لِبَشَرٍ بَعد رَسُول اللّٰه]①

"نہیں، اللہ کی قسم! نبی کے بعد یہ مقام دوسرے کے لیے نہیں ہے"۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ امام ابوداود، اسماعیل القاضی اور قاضی ابویعلیٰ وغیرہ علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والے مسلم و کافر ہر شخص کے قتل کے جواز کی دلیل اخذ کی ہے جو کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے الفاظ سے واضح طور پر سمجھ آ رہی ہے اور لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والے کے قتل کا حکم آپ کی وفات کے بعد بھی باقی ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ تاکید ہے، کیونکہ آپ کی ناموس و حرمت وفات کے بعد تو زندگی سے بھی بڑھ کر ہے۔②

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی اور توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے کی سزا قتل ہونے کی ایک دلیل عبداللہ بن خطل کا واقعہ بھی ہے جو کہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ کے حوالے سے ذکر ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ

(1) السنن ابوداود، کتاب الحج، باب حج أبي بكر بالنّاس في سنة تسع، حدیث:4363۔

(2) ابن تیمیہ، الصارم المسلول:94۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے جبکہ آپ نے سر اقدس پر لوہے کا خود پہنا ہوا تھا۔ اس وقت آپ نے عام معافی کا اعلان فرمایا، البتہ چند لوگوں کے نام لے لے کر فرمایا:

[اقتلوهم وان وجدتموهم تحت استار الكعبة][1]

"انہیں قتل کر دو چاہے تم انہیں غلاف کعبہ سے چمٹے ہوئے ہی کیوں نہ پاؤ"۔

انہی میں سے ایک یہ ابن خطل بھی تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے آپ کی خدمت میں یہ خبر پہنچائی کہ ابن خطل غلاف کعبہ سے چمٹا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے وہیں قتل کر دو۔ چنانچہ سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ گئے اور انہوں نے اس کا پیٹ چاک کر دیا۔ اس ابن خطل کے کئی جرائم تھے۔

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے صدقہ کے مال کا انچارج بنایا اور خدمت کے لیے ایک ساتھی بھی مہیا کیا۔ یہ اپنے اس خادم ساتھی پر ناراض ہوا اور اسے قتل کر دیا۔
- اب اسے اپنے اس جرم قتل کی پاداش میں پکڑے اور قتل کیے جانے کا خوف لاحق ہوا لہٰذا مرتد ہو گیا۔
- جاتے ہوئے صدقے کے اونٹ ہانک کر لے گیا۔
- یہ شاعر تھا اور اپنے اشعار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو اور توہین رسالت کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔
- یہ اپنی کنیزوں سے کہا کرتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو پر مبنی میرے ان اشعار کو لوگوں کے سامنے گا کر سنایا کرو۔
- اس کے ان جرائم میں سے قتل، ارتداد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

(1) سنن نسائی، باب تعظیم الدم، رقم 3999۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توہین و ہجو تینوں ہی اسے واجب القتل بناتے تھے، لیکن اسے خصوصاً صرف توہین رسالت کی وجہ سے قتل کر دیا گیا تھا۔

- جن لوگوں کو توہین رسالت کے جرم میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کروایا تھا، انہی میں سے ایک ابن الزبعری بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی مرسل روایت میں آیا ہے اور ان کی مراسیل کے انتہائی جید ہونے پر اہل علم کو کوئی کلام نہیں۔

اسی طرح امام سیرت و مغازی ابن اسحاق رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کے تمام توہین و ہجو کرنے والوں اور ناموس رسالت کے درپے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچانے والوں کو قتل کروا دیا تھا۔ تاہم یہ ابن الزبعری اور ہبیرہ بن ابی وہب نجران کی طرف بھاگ نکلے تھے اور بالآخر یہ توبہ و تائب ہوا اور مسلمان ہو کر لوٹا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جرم توہین رسالت کی وجہ سے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا اور ابن ہبیرہ نجران میں حالت کفر و شرک میں ہی مر گیا۔ ①

ایمان کی حلاوت اور محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں۔ ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اس کو تمام لوگوں سے زیادہ ہو۔ دوسرا یہ کہ جس آدمی سے اس کو محبت ہو صرف اللہ کے لیے ہو اور تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف لوٹ کر جانے سے اتنی نفرت

(1) ابن تیمیہ، الصارم المسلول:137۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جیسے آگ میں جانے سے ہوتی ہے۔

محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

[لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ][1]

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اور اولاد اور تمام لوگوں پر عزیز نہ ہو جاؤں"۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں آپ کو سوائے اپنی جان کے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

[لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ» فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الآنَ، وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الآنَ يَا عُمَرُ][2]

"قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ

---

(1) صحیح البخاري: کتاب الایمان، باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: حدیث 15۔

(2) صحیح البخاري: کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبي صلی اللہ علیہ وسلم: حدیث 6632۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزیز نہ ہو جاؤں۔"

اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!قسم ہے! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز و محبوب ہیں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"اب ٹھیک ہے اے عمر"۔

حقوقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی ایمان والا ایسا نہیں جس کے لیے میں دنیا و آخرت میں سارے انسانوں سے زیادہ اولیٰ اور اقرب نہ ہوں اگر تمہارا دل چاہے تو اس کی تصدیق کے لیے قرآن کی یہ آیت پڑھ لو"۔

﴿ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ﴾[1]

"نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مومنین کو ان کی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہیں"۔

مسلمانوں کی کامیابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مشروط:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے

(1) سورۃ الاحزاب:6۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت سی نمازیں، روزے اور صدقات تو اکٹھے کیے نہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔"

حقیقت تو یہ ہے کہ ہر پیغمبر کو اپنی امت کے ساتھ بلکہ ہر مقتدا کو اپنے پیروکاروں کے ساتھ ایک خاص قسم کی شفقت کا تعلق ہوتا ہے جس طرح کہ ہر شخص کو اپنی اولاد کے ساتھ ایک خاص تعلق ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اس تعلق کی وجہ سے ان کی قدرتی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے عذاب سے چھٹکارا پائے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پیغمبروں سے اعلیٰ وارفع ہیں، اس لیے قدرتی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بڑی خواہش تھی جو مختلف مواقع پر بار بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت دوزخ میں نہ جائے اور جن کی بدعملی اس درجہ کی ہو کہ ان کا دوزخ میں ڈالا جانا اور کچھ عذاب پانا ناگزیر ہو ان کو کچھ سزا پانے کے بعد نکال لیا جائے۔ چنانچہ مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہو چکا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کو پورا فرمائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بہت لوگ جہنم سے بچ جائیں گے اور بہت سارے سے ڈالے جانے کے بعد نکال لیے جائیں گے۔

پیغمبر اسلام کی توہین، کفار و مشرکین کا قدیم حربہ:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق، بلند پایہ تعلیمات اور حسن تعامل سے متاثر ہو کر لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اور مسلمانوں کی تعداد روز بروز بڑھنے لگی تو قریش مکہ کو پریشانی لاحق ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمی و تحقیقی میدان اور دلائل کی دنیا میں تو وہ مقابلہ نہ کر سکے اور ناکام ہو گئے تو انہوں نے بھی وہی حربہ اختیار کیا تھا، جسکا سہارا آج کے دشمنان اسلام نے لیا ہے۔
مشرکین مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی، ہر طرح کی تکلیفیں دیں۔ اہل ایمان کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا گیا۔ مگر اسلام پھیلتا ہی چلا جا رہا تھا اور جمال رسالت کی روشنی ہر سو اپنا حلقہ بنا رہی تھی۔

بالآخر نور نبوت کا راستہ روکنے کے لیے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ ایک کمیٹی صرف اس مقصد کے لیے بنائی گئی کہ دور دراز سے جو لوگ آکر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں، انہیں کسی طریقے سے روکا جائے۔ ابو لہب اس کمیٹی کا سربراہ تھا اور دیگر چوبیس افراد اس کے ممبر تھے۔ ان کے پہلے اجلاس میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ ہم لوگوں کو کیا کہہ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بد ظن اور دور کریں۔

ایک نے مشورہ دیا کہ ہم انہیں بتائیں گے کہ یہ شخص کاہن ہے۔ ولید بن مغیرہ نے جو اس مجلس کا صدر تھا اس سے اتفاق نہ کیا اور کہا کہ لوگ جانتے ہیں کہ کاہنوں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا نسبت! اس کا کلام تو بہت اعلیٰ اور بالا ہے۔

دوسری تجویز یہ آئی کہ اسے دیوانہ مشہور کیا جائے۔ ولید نے اس سے بھی اختلاف کیا کہ اسے لوگ تسلیم نہیں کریں گے۔

تیسری تجویز آئی کہ اسے شاعر کہا جائے۔ ولید نے کہا کہ ہم عرب لوگ شعر و شاعری اور اصناف سخن کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ لوگ ہماری اس رائے سے بھی اتفاق نہیں کریں گے۔

چوتھا خیال تھا کہ اسے جادوگر کہہ کر تعارف کرایا جائے۔ ولید نے یہ کہہ کر اسے مسترد کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نفاست و نظافت اور سلیقے سے رہتے ہیں، کیا لوگ اسے جادوگر مانیں گے؟ جادوگروں کی منحوس صورتوں اور عادتوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ واقف ہیں، یہ بات بھی نہیں بن سکے گی۔

بالآخر ولید بن مغیرہ کی رائے پر ہی اتفاق ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ہر بات پر دق کیا جائے۔ ہنسی اڑائی جائے۔ تمسخر واستہزاء سے ان کی توہین کی جائے۔ اس کے ماننے والوں کا مذاق اڑایا جائے اور ہر طرح سے ایذا پہنچائی جائے۔ ان کی نقلیں اتاری جائیں، آوازیں کسی جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعظ کے دوران شور وشغب کیا جائے اور منہ چڑایا جائے۔ ①

اس صورت حال میں بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝﴾ ②

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جو حکم تجھے دیا گیا ہے اسے صاف صاف بیان کرتے رہو، ان مشرکین سے صرف نظر کرو ہم خود تمہاری طرف سے تمسخر اڑانے والوں سے نمٹ لیں گے"۔

(1) مبارک پوری، صفی الرحمن، مولانا، الرحیق المختوم، مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ، لاہور، 1999ء، 271:
(2) سورۃ الحجر: 95۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

ناموسِ رسالت، پس منظر اور پیش منظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناموسِ رسالت، پس منظر اور پیش منظر

ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک کے اخبارات نے محسن انسانیت، پیکرِ اخلاق و شرافت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق جو توہین آمیز اور شر انگیز خاکے شائع کیے ہیں ان پر عالم اسلام سراپا احتجاج ہے اور احتجاج کا یہ سلسلہ آئے روز بڑھتا ہی جارہا ہے۔اس وقت یہ معاملہ پورے زور و شور سے عالمی میڈیا پر چھایا ہوا ہے۔سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ سب کچھ محض اتفاق ہے یا اس کے پس پردہ کوئی طویل اور منظم منصوبہ بندی کار فرما ہے۔تاہم حالات وواقعات کے تناظر میں اس بات کا جائزہ لیتے ہیں۔

چند صدیوں سے مسلمانوں کی مذہبی دل آزاری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کے نقطہ نظر سے لکھی اور شائع کی جانے والی کتب، نازیبا خاکوں اور اسی نوعیت کے مسلسل واقعات کے جائزے سے یہ حقیقت واشگاف ہوتی ہے کہ بعض مسیحی مؤرخین، ہنود اور یہود کی طرف سے اہل اسلام کے مذہبی جذبات اور ان کے مقدس تاریخی ورثے کا مذاق اڑانا ایک مستقل روایت بن چکی ہے۔وقفہ وقفہ سے کوئی گستاخ اور تنگ نظر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مشاہیر امت کی شان میں دریدہ دہنی اور تاریخی حقائق و واقعات میں تحریف کی جسارت کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔ جس سے عالم اسلام میں غم واضطراب کی لہر دوڑ جاتی ہے اور مسلمانوں کی عقیدت ومحبت کے نازک آبگینوں کو سخت ٹھیس پہنچتی ہے۔

پیغمبر رحمت دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے مذاہب کے ساتھ انسان دوستی اور غایت درجہ مذہبی رواداری کے تاریخی اور ناقابل تردید حقائق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے باوجود عصر حاضر کی نام نہاد سیکولر، انسان دوست مذہبی آزادی اور رواداری کی علمبردار مغربی دنیا کی اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عناد، تنگ نظری، مذہبی تعصب اور عدم رواداری کی ایک جھلک ڈنمارک کے 30 ستمبر 2005 دریدہ دہن اخبار (جیلنڈ پوسٹن) میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

جس میں گستاخی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارتکاب کرتے ہوئے 12 تضحیک آمیز خاکے شائع کیے گئے، ناروے کے ایک کٹر عیسائی اخبار (میگز ینیت) نے اس گستاخی کو دہرایا۔[1]

مسلمانوں کے احتجاج پر معافی مانگنے اور معذرت کی بجائے ڈٹے رہے۔ امریکی صدر بش نے خصوصی طور پر ڈنمارک کے وزیر اعظم کو نہ جھکنے کی تلقین کی اور امریکہ کی طرف سے مکمل حمایت کی یقین دہانی کرائی۔ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہوئے پے در پے ایک سے زائد مغربی ممالک کے درجن بھر سے زائد اخبارات جان بوجھ کر مذکورہ خاکے شائع کر چکے ہیں۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مغرب کی عیسائی دنیا کی بحث و تحقیق کے علاوہ غیر مذہبی افراد بھی برابر حصہ لیتے رہے ہیں اور یہ سیلاب بلاخیز آج تک رواں دواں ہے۔ چنانچہ اسی تاریخی حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے مغربی دانشور جے جے ساونڈرز لکھتا ہے کہ:

> "اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو عیسائیوں نے کبھی بھی ہمدردی اور توجہ کی نظر سے نہیں دیکھا جن کے لیے حضرت عیسی کی شفیق ستی ہی آئیڈیل رہی ہے۔ صلیبی جنگوں سے آج تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو متنازعہ لٹریچر میں پیش کیا گیا ہے"۔

---

(1) دریدہ دہن اخبار، ڈنمارک، 30 ستمبر 2005ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے متعلق بے ہودہ کہانیاں پھیلائی گئیں اور طویل عرصہ تک ان پر یقین کیا جاتا رہا۔ اس قسم کی تصویر کشی میں دنیا عیسائیت کے جن لوگوں نے حصہ لیا ان میں سے نمایاں درج ذیل ہیں:

ڈاکٹر ہٹی، اپنی کتاب اسلام اور مغرب کے چوتھے باب میں قدیم کتابوں اور اسلامی صحیفوں کے بارے میں 29 اقتباسات نقل کرتے ہیں۔ ان میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق چند اقتباس یہ ہیں۔ (نقل کفر کفر نباشد)

① قرون وسطیٰ کے مغربی لٹریچر میں پیغمبر اسلام کو عام طور جعل ساز اور جھوٹے رسول کی حیثیت سے متعارف کرایا جاتا تھا۔ قرآن ان کی بناوٹی کتاب اور اسلام ایک نفس پرستانہ طریق حیات تھا۔

② سینٹ جان آف دمشق (749ء) شام کا مشہور عیسائی عالم اور بازنطینی روایات کا بانی ہے۔ جس نے اپنی کتاب میں اسلام کا تعارف ایک بت پرستانہ مذہب کی حیثیت سے کیا ہے۔ جس میں ایک جھوٹے رسول کی پرستش ہوتی ہے۔ اس کے بیان کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آرین راہب کی سرپرستی میں بائبل کی مدد سے اپنے اصول وضع کیے۔[1]

یہ اسلام کے متعلق عیسائیت کے قدیم اور عام تصور کی ایک مثال تھی۔

③ ڈانٹے (1321ء) نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علی کو نویں جہنم کے سپرد کر دیا۔ جو تفرقہ پردازوں اور رسوا کن اعمال کرنے والوں کے لیے مخصوص ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

④ مؤرخ تھیو فین (818ء) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرقی باشندوں کا حکمران اور

(1) ہفت روزہ ہیگز ینیت نارو ے: 26 ستمبر 2006ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بناوٹی رسول لکھتا ہے۔

⑤ اسحاق قرطبی عیسائی ماں باپ کا بیٹا تھا۔ عربی خوب جانتا تھا اور نوجوانی میں ہی امیر عبدالرحمن کے دربار میں بطور کاتب کی جگہ ملی۔ اس نے برملا رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب وشتم کیا۔ امیر عبدالرحمن نے اس گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بابت حکم جاری کیا کہ اس کو پھانسی دی جائے چنانچہ جون 851ء میں اس حکم کی تعمیل ہوئی۔

جب قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہوا تو اس کا نام Mahoment کا قرآن رکھا۔ لفظ Mahoment محمد کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ ترجمہ کی اشاعت کا مقصد مترجم کے الفاظ میں "ان تمام لوگوں کو مطمئن کرنا تھا جو ترکی کے کھوکھلے مذہب کو جاننے کے خواہشمند تھے"۔

لفظ Mahomet کی آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں اٹھارہ شکلیں بتائی گئی ہیں۔ Mahomet کی سترہ شکلیں اور Muhammad کی پانچ شکلیں۔ اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام کی اکتالیس شکلیں بنائی گئی ہیں۔

یہ چند مثالیں تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام کے ساتھ بھی وہی سب کچھ بدترین شکل میں کیا گیا جو دوسرے پیغمبروں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو بگاڑنے کے لیے وہ سب کچھ کیا، جو وہ کر سکتے تھے۔

مگر سابقہ انبیاء ورسل اور ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک بہت بڑا فرق ہے۔ سابقہ انبیاء کے مخالفین بظاہر کامیاب ہو گئے۔ لیکن پیغمبر اسلام کے مخالفین کی ساری کاروائیاں بالکل ناکام ہو کر رہ گئیں۔ آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کا متن اس طرح کامل صورت میں محفوظ ہے کہ اس سے زیادہ محفوظ اور مستند صورت موجودہ دور میں ممکن نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف نفرت، دشمنی اور سب وشتم کا سلسلہ عیسائیت میں سب سے پہلے جان آف دمشق (700-754ء) نے شروع کیا تھا۔ڈاکٹر حافظ محمد ثانی لکھتے ہیں کہ یہی وہ پہلا عیسائی مشنری تھا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے خانگی حالات کو موضوع بحث بنا کر بے جا اعتراضات کیے۔

جان آف دمشق کے بعد قرون وسطی کے تمام مصنفین نے بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے تصویرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوب بگاڑنے کی کوشش کی۔ اس تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ ظہور اسلام کے بعد کئی صدیوں تک مسیحی دنیا کی نفرت وعداوت کی آگ ٹھنڈی نہ ہوئی اور اہل مغرب، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انتہائی توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے تھے۔اتنے میں صلیبی جنگوں کے طویل سلسلے نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ مغرب نے بھی تلوار استعمال کی مگر اسے ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ صلیبی جنگوں میں بھی صلیب سرنگوں ہوگئی۔جب دانائے مغرب نے محسوس کیا کہ میدان جنگ میں مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تو انہوں نے کمال عیّاری سے اسباب ووسائل اور حکمت عملی کو یکسر تبدیل کر دیا۔ گویا یہ فیصلہ کر لیا کہ جنگ جیتنے کے لیے نیا ترکش اور نئے تیر استعمال کیے جائیں۔انہوں نے سوچا کہ اب ذہنی اور فکری محاذ پر اسلام اور اہل اسلام کو زک پہنچائی جائے اور گرم جنگ میں نہ سہی سرد جنگ میں مسلمانوں کو زیر کیا جائے، چنانچہ انہوں نے پیغمبر اسلام کو ہدف تنقید بنایا اور علم و تحقیق کے نام پر اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مہمل خیالات، بے سروپا قصے، بے ہودہ الزامات اور گستاخانہ خاکوں کے بیج بو کر خرافات کا ایک ایسا جنگل اُگا دیا جسے کاٹنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ انگریز مؤرخ ڈاکٹر منٹگمری واٹ لکھتا ہے:

> "تاریخ کی عظیم ترین شخصیات میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سب سے کم پذیرائی حاصل ہوئی۔ مغربی مصنفین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسلم کے بارے میں بدترین چیز پر بھی یقین کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے بارے میں قابل اعتراض توضیح ملتی ہے تو اسے ایک حقیقت کے طور پر قبول کر لیتے ہیں"۔

یورپ اسلام کے ان احسانات کو فراموش کر بیٹھا ہے جن کی بدولت آج اسے فلسفہ، طب، سائنس، ریاضی، ادب، تعلیم، معاشرت اور تہذیب و تمدن کے شعبوں میں امتیاز اور عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ عہد حاضر کے بڑے بڑے اشاعتی ادارے اور پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا بدقسمتی سے یہودی سرمایہ داروں کے قبضہ میں ہیں۔ چنانچہ وہ دنیا کے مختلف مذاہب خصوصاً اسلام کی تحقیر اور مختلف العقیدہ فرقوں کے درمیان شدید منافرت اور بے زاری پیدا کرنے کی نمایاں اور پوشیدہ کوششوں میں مصروف رہتے ہیں اور عام طور پر تحریر و تقریر کی آزادی کے نام پر نازک مقاصد نہایت خوش اسلوبی سے پورے کر لیے جاتے ہیں۔ مغربی دانشور جے جے سانڈرس نے ان الفاظ میں یہ حقیقت بیان کی ہے "امریکا اور یورپ کے بڑے بڑے صنعتی اداروں پر بیشتر اجارہ داری یہودیوں کی ہے اور اخبارات، خبر رساں ایجنسیوں، کتابیں شائع کرنے والے اداروں، کمپنیوں اور بڑے تجارتی اداروں کے خاص طور پر مالک ہیں"۔ ①

ڈنمارک اور دیگر یورپین ممالک کے اخبارات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شائع ہونے والے خاکے اتنے اشتعال انگیز اور اخلاق سوز ہیں کہ مسلمانوں کی غیرت ایمانی ان کا ذکر بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ عام پڑھا لکھا اور سنجیدہ انسان خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب و ملت سے ہی کیوں نہ ہو وہ اس گھٹیا انداز فکر اور مخرب اخلاق تصویر کشی کو شائستہ طرز اظہار اور رواداری کے مطابق قرار نہیں دے سکتا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اسلام کے ہمہ جہتی نظام حیات پر نکتہ

(1) مسیحی ممالک میں مسیحیوں کی حالت زار: 71۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چینی کی گنجائش نہ پا کر معاندین اسلام اپنے حسد کی آگ ناموس رسالت پر حملے کر کے ٹھنڈی کرنا چاہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے خلاف تازہ ترین تمسخر کا حربہ بھی بالکل اسی نوعیت کا ہے۔ یہ بھی کوئی اتفاقی حادثہ یا ایک آدمی کی احمقانہ حرکت نہیں، بلکہ یہودی سازشوں کا شکار صلیبی احمقوں، آلہ کاروں اور سازشیوں کی سوچی سمجھی مکارانہ چال ہے۔ جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مقدس دین سے دور کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی ہوس ملک گیری کی راہ ہموار ہو سکے۔ مسلمانوں کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دین سے رشتہ و تعلق کمزور ہو گا تو انہیں زیر کرنے کی راہ ہموار ہو گی۔

مبینہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ بالا نوعیت کا ایک اجلاس اسی مقصد کے لیے 5 مئی 2005ء کو جرمنی کی ریاست باور میں ٹیگرنسی جھیل کے کنارے واقع ہوٹل ڈورنٹ سوفتیل میں منعقد ہوا تھا، جس میں بحر اوقیانوس کے متعدد امراء شریک ہوئے تھے۔

ان توہین آمیز خاکوں کے چھاپنے کا فیصلہ اسی اجلاس میں کیا گیا تھا، جسے عملی جامہ ڈنمارک کے اخبار روزنامہ "جیلنڈ پوسٹن"، کے بدبخت ایڈیٹر فلمنگ روز نے پہنایا۔ یہ شخص انتہائی متعصب گوروں کی حاکمیت کا علمبردار اور مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے۔

جیسے کل اور آج کے کفار کے افکار و خیالات ایک جیسے اور سازشیں ایک جیسی ہیں اور اسلام کے خلاف حربے ایک جیسے ہیں، مسلمان بھی خاطر جمع رکھیں، اللہ کے وعدے بھی پختہ اور اس کا طریقہ کار بھی وہی ہے۔ جیسے مشرکین مکہ کو اس نے عبرت کا نشان بنایا، عصر حاضر کے دشمن اس سے بھی بدتر انجام سے دوچار ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتِ مسلمہ کا کردار:

مسلم امت نے احتجاج اور مظاہروں کے ذریعے مغرب پر یہ واضح کر دیا کہ ابھی مسلمانوں کی راکھ میں ایمان کی چنگاریاں گل نہیں ہوئیں اور اب بھی عالم اسلام کی راکھ کا ڈھیر کسی آتش فشاں کی مانند تمہیں بھسم کر سکتا ہے۔

ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دبی ہے مگر بجھی تو نہیں

مسلمانوں کی رگِ حمیت خوابِ غفلت کا شکار ضرور ہے لیکن ابھی مردہ نہیں ہوئی۔ مسلمانوں کے ایمان میں کمزوری ضرور آئی ہے اور اعمال صالحہ میں نقصان بھی ضرور واقع ہوا ہے لیکن محبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھیتیاں دلوں میں ہمیشہ کی طرح لہلہا رہی ہیں اور تروتازہ ہیں۔ مادیت کے زہر ہلاہل نے امت مسلمہ کے جسم کو کہیں کا نہیں چھوڑا لیکن ان کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور ناموس کا قانوس ہمیشہ کی طرح روشن اور تاباں ہے۔ ہزارہا باد مخالف اور منہ زور آندھیاں چلیں لیکن محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع مسلم امہ کسی بھی حالت میں بجھنے نہیں دے گی۔

بے مصرفہ ہے تعزیر جرم عشق اے محتسب
بڑھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد

اس صورت حال کے پیش نظر امت مسلمہ کا جذبہ عشق رسول بھی قابل ستائش ہے۔ جلسے، جلوس، سیمینارز اور کانفرنسز کی شکل میں مسلم امت نے اس ناپاک جسارت پر بھرپور احتجاج کیا۔ ایسی ایک کانفرنس کے مشترکہ اعلامیہ کا خلاصہ ہمارے لیے ایک لائحہ عمل کی نشاندہی کرتا ہے۔ کانفرنس میں یہ طے کیا گیا کہ اس صورت حال کے پیش نظر ہم درج ذیل اقدامات کی توثیق کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ہم شانہ بشانہ اس امت کے ساتھ ہیں جو نصرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحفظ ناموس رسالت کے لیے کھڑی ہوئی ہے۔ اس رد عمل سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ ہم ایک زندہ قوم ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ امت کے اس اقدام میں پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ضابطہ اخلاق کی عکاسی ہونی چاہیے جس کا پرتو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے افعال وکردار میں جھلکتا نظر آتا تھا۔

② ہم ڈنمارک کی حکومت اور متعلقہ مجاز افسران سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ نہ صرف دنیا بھر سے بلکہ اپنے معاشرے سے بھی اٹھنے والی اس غیر جانبدار، سچی اور کھری پکار کے سامنے سر تسلیم کرتے ہوئے اپنے قبیح جرم کی مذمت کریں، معافی مانگیں اور اس بحران کو ختم کریں۔ ایسا اس لیے کرنا ضروری ہے تاکہ ڈنمارک عالمی برادری سے الگ نہ ہو جائے۔

③ یہ بات مسلمہ اور طے شدہ ہے کہ ہمارا مذہب آزادی اظہار کی ضمانت دیتا ہے، بشرطیکہ اس کا مقصد وضاحت طلب کرنا یا اپنے مقصد کے لیے تبادلہ خیال کرنا ہو نہ کہ توہین وتضحیک۔

④ ہم تمام اہل اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ضبط نفس کا مظاہرہ کریں اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ ہم کسی جارحانہ اقدام اور کسی ایسے رد عمل کو تسلیم نہیں کرتے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ مثال کے طور پر ان معاہدات کی خلاف ورزی جو ہماری شریعت کی نظر میں بھی محترم ہیں یا سفارت خانوں پر حملے اور بے گناہ عوام یا دیگر مقامات کو نشانہ بنانے کے اقدامات۔

⑤ جن مذہبی اکابرین اور عالمی رہنماؤں نے غیر جانبدارانہ موقف اختیار کرتے ہوئے اہانت رسول کے اس قبیح جرم کی مذمت کی ہے ان کا بے حد احترام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ ہم یہ تاکید بھی کرتے ہیں کہ غیر مسلم لوگ جو مسلم یا غیر مسلم ممالک میں رہ رہے ہیں انہیں اس جرم کا ذمہ دار نہ ٹھہرایا جاسکے۔ اس اصول کی بنیادیں بھی قرآنی تعلیمات پر رکھی گئی ہیں۔

﴿وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا﴾ (1)

"اور کوئی انسان کسی دوسرے کے عمل کا ذمہ دار نہیں۔"

⑥ ہم اس موقع پر مسلمانوں کو یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور ہدایات پر عمل کر کے ان سے اپنا ربط و تعلق استوار کریں اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو لہر اس وقت مسلمانوں کے دلوں کو گرما رہی ہے وہ محض ہوا کا جھونکا ثابت نہ ہو جسے گزر جانے پر بھلا دیا جائے بلکہ ایسی رغبت اور میلان مسلمانوں کے اندر ہمیشہ ہی زندہ رہنا چاہیے۔

⑦ ہم بارِ دیگر تاکید کرتے ہیں کہ ہمارا یہ فرض بنتا ہے اور اس کے لیے ہم ذمہ دار ہیں کہ ہمیں اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائل و فضائل اور اخلاق حسنہ کی روشنی میں دوسروں کے ساتھ حسنِ عمل سے پیش آنا ہے۔ یہاں یہ بھی امر لازمی ہے کہ متعلقہ ادارے اور مخیر حضرات آگے آئیں اور اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اس جدوجہد کی بھرپور تائید اور حمایت کریں۔

اگر کوئی شخص اس کی طاقت نہیں پاتا تو اظہار محبت و غیرت تو ضرور ہے اور اس کے لیے سلیقہ چاہیے۔ یہود و نصاریٰ دنیا کو اسلام اور مسلمانوں کا منفی اور غیر واقعی

(1) سورۃ الانعام:164۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعارف کرانے میں مدتوں سے مشغول ہیں۔وہ دنیا کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ یہ ایک غیر مہذب اور غیر شائستہ قوم ہے۔وہ ہمیشہ ایسی سازشیں کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں مسلمان ایسے ہی نظر آئیں جیسے وہ ان کی بگڑی ہوئی تصویر دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔کوئی شک نہیں کہ توہین رسالت سے ہر مسلمان کا دل زخمی اور جگر پارہ پارہ ہے۔حواس شل اور جوش بے قابو ہونے کو ہے۔ مگر کسی حالت میں بھی اسلام اور پیغمبر ہمیں صبر واستقامت اور فہم وفراست کا دامن چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتے ،کسی ایک کے جرم میں کسی دوسرے کو سزا نہیں دی جاسکتی۔

لہٰذا جیسے اظہار محبت وغیرت ضروری ہے ویسے ہی اس کے لیے سلیقہ بھی چاہیے۔ ایسا سلیقہ کہ دنیا جان لے کہ مسلمان سے بڑھ کر غیرت مند اور سلیقہ شعار کوئی قوم نہیں۔ اس طرح اللہ کے فضل سے بالآخر خیر کا پہلو ہی نمایاں ہو گا۔اور دنیا جان لے گی کہ یہ تہذیبوں کی نہیں بلکہ تہذیب اور بد تہذیبی کی جنگ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

ائمہ وفقہاء کی طرف سے کلماتِ گستاخی کی تصریح اور گستاخ رسول ﷺ کے کفر اور قتل کے فیصلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئمہ وفقہاء کی طرف سے کلمات گستاخی کی تصریح اور گستاخ رسول ﷺ کے کفر اور قتل کے فیصلے

اب ہم آئمہ وفقہاء اسلام کے ان عظیم اور تاریخی فیصلوں کا ذکر کریں گے جو انہوں نے اپنے اپنے ادوار میں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا محافظ بن کر اور اپنا دینی وملی فریضہ سمجھ کر صادر فرمائے تاکہ امت مسلمہ لاشعوری، غیر ارادی اور نادانستہ طور پر بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو امت پر واجب ہیں، کی ادائیگی میں غفلت وکوتاہی سے محفوظ رہے۔ فقہاء کرام نے ان چھوٹی جزئیات کو بھی بیان کیا ہے جن کے بارے میں انسان کے حاشیہ خیال میں ان کے مبنی بر بے ادبی وگستاخی ہونے کا تصور بھی نہیں آسکتا حتی کہ معمولی سی چیز جسے انسان زیادہ اہمیت کے قابل بھی نہیں سمجھتا وہ بھی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہت بڑی بے ادبی ہے، اس لیے قرآن مجید نے سورۃ الحجرات میں بیان کیا۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝﴾ (1)

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ جس طرح آپس میں اونچا بولتے ہو اس

(1) سورۃ الحجرات:2۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے اونچا نہ بولا کرو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو"۔

فقہاء کرام نے اس آیہ کریمہ کی روشنی میں ایسی جملہ چھوٹی سے لیکر بڑی چیزوں کو بیان کیا ہے جو کہ بے ادبی وگستاخی اور شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وحرمت، عظمت وتکریم کے خلاف صادق آتی ہیں۔ غرضیکہ ہر وہ چیز جسکا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ربط وتعلق ہے اس کے متعلق ادنیٰ سی گستاخی بھی خرمن ایمان کو خاکستر کر سکتی ہے۔ اس لیے کمال تقویٰ وادب یہی ہے کہ ہر لحہ اور ہر لحظہ ایسے قول وفعل سے بچا جائے جو بارگاہ نبوت کے ادب اور تقدس کے خلاف ہو۔ اس لیے کہ

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

"انہی وجوہات کی بنا پر امت مسلمہ کے ایمان کی بقاء وسلامتی کی خاطر فقہاء کرام نے ایسی تمام چیزوں کی نشاندہی کر دی ہے جو بے ادبی وگستاخی کی راہ پر گامزن کرتی ہیں۔

عیب ونقص کا انتساب کفر اور سزائے قتل کا باعث ہے:

ہر وہ شخص جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس میں عیب کا متلاشی ہو، آپ کے اخلاق وکردار، عظمت وسیرت، خصائل واوصاف حمیدہ، نسب پاک کی طہارت وپاکیزگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کی عظمت وحرمت کی طرف کمی وخامی اور عیب منسوب کرنے کے لیے نہ صرف سرگرداں ہو بلکہ عملاً ایسا کر بھی رہا ہو، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کا چرچا عام کرنے کی بجائے اسے کم کرنے اور گھٹانے کی فکر اور مرض میں مبتلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو تو ایسا شخص واجب القتل ہے۔

اس چیز کو قاضی عیاض رحمہ اللہ تفصیلا بیان کرتے ہیں کہ:

"ہر وہ شخص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف عیب منسوب کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق اور نسب وحسب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات کریمہ میں سے کسی عادت کریمہ کی طرف کوئی نقص و کمی منسوب کی یا اشارۃً وکنایۃً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نامناسب وناموزوں بات کہی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی شئے سے گالی دینے کے طریق پر تشبیہ دی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی عظمت وتقدس اور رفعت کی تنقیص وکمی چاہی، یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ومرتبے کی کمی کا خواہش مند ہوا یا عیب جوئی کی تو فرماتے ہیں کہ

[فَهُوَ سَاب وَالحُكْم فِيْهِ حُكْم السَاب بِقَتل][1]

"یہ شخص سب وشتم کرنے والا ہے، اس میں گالی دینے والا حکم جاری ہو گا اور وہ یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے"۔

آگے فرماتے ہیں کہ یہ گستاخی صراحتا کرے یا اشارۃ کرے اس میں دونوں صورتیں برابر ہیں۔ اسی طرح وہ شخص جو (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لعنت بھیجے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں بددعا کرے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقصان کا خواہش مند ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بطریق مذمت ایسی چیز منسوب کرے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان نہ ہو یا

(1) قاضی عیاض، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن:932/2۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ کے متعلق جہالت وحماقت سے فحش وقبیح قسم کا کلام کرے یا حدیث کا انکار کرنے والا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹی بات کا انتساب کرے، یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف میں ڈالنے والی ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عوارض بشریہ کے بارے میں زبان طعن دراز کرے جو فطرتاً اور عادتاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب انبیاء کے مابین پائے جاتے ہیں، اس پر آخر میں فرماتے ہیں:

[وَهٰذَا كلّه اِجْمَاع مِن الْعُلَمَاء وَائمّه الفَتْوي مِن لُدن الصَحَابه رِضْوان الله آلٰي هلم جرا][1]

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور سے لیکر آج تک علماء اور ائمہ فتاوی کے مابین اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستحق قتل ہے۔

آئمہ وفقہاء نے یہ بھی فرمایا کہ جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی واہانت کا ارتکاب کرے اس کے اس طرز عمل کی بنا پر اس کی بیوی اس کے عقد سے آزاد جائے گی۔

امام یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[اَيّمَارَجُل مُسْلِم سَبّ رَسُول اللهِ اَو كَذّبه اَو عَابد تَنْقصهُ كُفْرا][2]

"کوئی بھی مسلمان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرے یا عیب جوئی کرے یا آپ صلی اللہ

(1) الشفاء: 932/2۔

(2) ابو یوسف، امام، کتاب الخراج، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1981ء: 46۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کمی کرے اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔"

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[كُلُّ مَن شَتَم النَّبِيَّ اَوَ تَنقصه مُسْلمًا كَانَ اَوكَافِر فَعَليه القَتل][1]

"ہر وہ شخص جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب و شتم کرے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص کرے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اس پر سزائے قتل لازم ہے۔"

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[مَن سَبَّ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وآله وَسَلَّمَ اَو شَتَمَه اَوعَابد اَو تنقصهُ قَتَل مُسْلمًا كَان اَو كَافِر وَلاَ يُسْتَتَاب][2]

"جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عیب منسوب کیا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں تنقیص و تحقیر کا ارتکاب کیا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی"۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مختلف آئمہ کرام کے اقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

[قَد إتَّفَقَت نُصُوص العُلَماء مِن جَمِيع الطَّوافِ عَلي انَ التَنْقص لَه كُفر سَبّه لِلدم وَلَا فَرق فِي ذٰالك بَينَ اَن لاَ يَقْصد عَبْيه بَل المَقْصُود شَي آخَر حَصَل السَب تَبعًا لَه

(1) الصارم المسلول:525۔

(2) ایضا:526۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَو لَا يَقْصد شَيا مِن ذَكب بَل يَهزل وَسَمزح أَو بِفِعل غَيْر ذٰلِكَ[1]

"تمام مکاتب فکر کے علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عیب و نقص منسوب کرنے والا کافر اور مباح الدم ہے۔ اس میں یہ فرق نہیں کیا جائے گا کہ اس نے عیب کا ارادہ نہیں کیا تھا، بلکہ مقصد کوئی اور بات تھی اور گستاخی تبعاً ہو گی یا اس نے عیب جوئی کا ارادہ ہی نہیں کیا بلکہ طنز و مزاح کیا ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی "الشہاب الثاقب" میں لطافت رشیدیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "لفظ بت یا صنم یا آشوب ترک یافتہ عرب" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یہ الفاظِ قبیحہ بولنے والا اگرچہ حقیقی معنی مراد نہ بھی لے اور نہ ہی مجازی معنی کا قصد کرے تاہم پھر بھی یہ طریقہ ایہام گستاخی واہانت اور اذیت حق تعالی اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہیں۔

جن الفاظ میں ایہام گستاخی و بے ادبی کا پہلو نکلتا تھا ان کو بھی باعث ایذاء جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر کیا اور آخر میں فرمایا پس ان کلمات کفر کے لکھنے والے کو جہاں تک ہو سکے شدت سے منع کرنا چاہیے اگر باز نہ آئے تو قتل کر دینا چاہیے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ و موذی ہے۔

مزید اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ص 57 پر فرماتے ہیں:

جو الفاظ موہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اگرچہ انکے کہنے والے نے نیت حقارت بھی نہ کی ہو پھر بھی ان کے کہنے سے کافر ہو جائے

(1) الصارم المسلول: 527۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔[1]

اشارۃً و کنایۃً بھی زبان طعن دراز کرنا کفر ہے:

بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں معمولی وادنیٰ سی بے ادبی و گستاخی بھی دولت ایمان کو جلا کر ہمیشہ کے لیے خاکستر کر دیتی ہے۔ پھر ضلالت و گمراہی، تاریکی وظلمت کی وادی میں بھٹکنا انسان کا مقدر بن جاتا ہے۔ اس لیے علماء و مفکرین ہر دور میں امت مسلمہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم کی تعلیم دیتے رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی متضاد صفت بے ادبی و گستاخی کے دروازوں کی قفل بندی کر کے انہیں ہمیشہ کے لیے مسدود بھی کرتے رہے ہیں اور گستاخانہ طرز عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والے نتائج و عواقب سے آگاہ بھی کرتے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں رقمطراز ہیں:

[مَن أذٰی رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بطَعْن فِی شَخْصه اَو دِیْنُهُ اَو نَسْبهُ اَو صِفَة مِن صِفَاتَه اَو بِوجْه مِن وَجُوه الشَین فِیهِ صَراحَة اَو كَنَايَة اَو تَعرِيضًا اَو اَشَارَة كَفْر وَلَعَنه اللہ فِی الدُّنْیا وَالاخِرَة وَاعَدّ لَه عَذَاب جَهَنَّم][2]

" جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشارہ وکنایہ صریح وغیر صریح طریق سے عیب کی جملہ وجوہ میں سے کسی ایک وجہ سے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے کسی ایک صفت میں آپ صلی اللہ علیہ

---

(1) مدنی، مولانا حسین احمد، الشہاب الثاقب، دار الفکر، نیو دھلی، انڈیا، 1989ء: 103۔

(2) پانی پتی، ثناء اللہ قاضی، تفسیر مظہری، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 1997ء: 381/7؛ پانی پتی، ثناء اللہ قاضی، السیف المسلول، مکتبہ جدیدہ اعظم گڑھ، انڈیا، 1970ء: 87۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وآلہ وسلم کے نسب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ کے متعلق کسی قسم کی زبان طعن دراز کی تو وہ کافر ہوا، اللہ نے دنیا وآخرت میں اس پر لعنت کی اور اس کے لیے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

شعر کی تصغیر کرکے شعیرۃ کہنا:

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو حقارت وتضحیک، استخفاف واہانت کے انداز میں بطور تصغیر شعیرۃ کہہ دیا تو اس گستاخی کے سبب وہ شخص کافر ہو جائے گا۔①

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کے لیے علم کا اثبات:

علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں اگر کسی شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کسی کی علمی فضیلت وبرتری ثابت کرتے ہوئے یوں کہا "فلان اعلم منہ" کہ فلاں شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی زیادہ صاحب علم ہے۔ اس طرح کہنے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف عیب ونقص منسوب کرنے کا مرتکب ٹھہرے گا۔ یہ طرز عمل گستاخی بارگاہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ دار ہے اس لیے وہ کافر ہو جائے گا۔②

بوجہ اہانت، فقیر ومسکین کہنا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت

---

(1) الشفاء:386/2۔

(2) خفاجی، احمد بن نسیم، نسیم الریاض، دار الکتب العلمیہ بیروت:236/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى ۝﴾ ①

"اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاجت مند پایا، پھر سب سے بے پروا کر دیا"۔

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس آیہ کریمہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں حالتوں کا ذکر موجود ہے مگر باوجود اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقیر یا مسکین کہنا جائز نہیں۔" ②

وجودِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعمت عظمیٰ تسلیم کرنے سے انکار:

اُمتِ مسلمہ کو ساری امم پر جس قدر فضیلت و برتری اور فوقیت حاصل ہے یہ سب کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ اللہ رب العزت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کی خلعت پہنا کر اس امت میں مبعوث فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ ③

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا اور انہیں پاک وصاف

(1) سورۃ الضحیٰ:8۔

(2) نسیم الریاض:336/4۔

(3) سورۃ آل عمران:164۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا، اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے"۔

پروردگار عالم نے امت مسلمہ کو ان گنت ولا تعداد نعمتوں سے نوازا ہے لیکن کسی بھی نعمت پر احسان نہیں جتلایا جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کی صورت میں انہیں سب سے بڑی نعمت عطا کر کے جتلایا ہے۔ اب اگر کوئی فرد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی نعمتِ عظمیٰ تسلیم نہیں کرتا وہ در حقیقت آیات قرآنی کا انکار کر کے کفر وضلالت کی راہ اختیار کر رہا ہے۔

علامہ زین العابدین ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[یکْفُر یُقُوله مَاکَان عَلَینَا نِعْمَته مِن النَّبي ﷺ لِاَنَّ البَعثَه مِن اَعْظَمُ النّعمَ][1]

"جس شخص نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود اقدس ہم پر نعمت کی حیثیت نہیں رکھتا اسے کافر قرار دیا جائے گا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے"۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کو نعمت عظمیٰ تسلیم کرنے سے انکار در حقیقت نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہے جو صریح کفر ہے۔ اس لیے کہ ایمان کی تکمیل توحید کے ساتھ ساتھ دہلیز نبوت پر جھکے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔

گستاخ رسول کی سزا حداً قتل ہے:

قرآن کریم کے حکم صریح کے مطابق ہر وہ شخص جو بارگاہِ نبوت کی بے ادبی و گستاخی کا ارتکاب کرے وہ "قتلوا تقتیلا" کے حکم کے مطابق حد میں قتل کیا

---

(1) بن نجیم، زین الدین البحر الرائق شرح کنز الدقائق، بیروت، دار المعرفہ، 1997ء: 121/5۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ فقہاء امت نے ہر دور میں تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے ہی فتاوی صادر کیے۔ جونہی کسی نے اہانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسارت کی تو ایسے شخص کی سزا قتل تجویز فرمائی تاکہ بے ادبی کا یہ مرض فوراً اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔

① تنویر الابصار اور در مختار فقہ حنفی کے بڑی معتبر و مستند کتابیں ہیں ان میں یہ عبارت درج ہے:

[وَكُلّ مُسْلِم ارْتَدّ فَتَوبَتُه مَقْبُولَة إِلاّ] جَمَاعَة: مَن تَكَررت رِدْتهُ عَلَى مَا مَر، و الكَافِر بِسَبّ نَبي مِنَ الأَنبِيَاء فَإِنّه يَقْتل حَدا وَلاَ تقبل تَوبَتُه][1]

"جو مسلمان مرتد ہوا اس کی توبہ قبول کی جائے گی سوائے اس کافر و مرتد کے جو انبیاء میں سے کسی بھی نبی کو گالی دے تو اسے حداً قتل کر دیا جائے گا اور مطلقاً اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی"۔

مذکورہ عبارت دو چیزوں توبہ اور گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حداً قتل کیے جانے کے مسئلے کو واضح کر رہی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے بہکانے سے مرتد ہو جائے اور تعلیمات اسلام کو ترک کر دے تو ایسے آدمی کی سزا قتل ہے لیکن اگر وہ صدق دل سے رجوع کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔ یہ تو عام مرتدین کے لیے حکم ہے مگر وہ مرتد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دے کر مرتد ہو وہ اس حکم عام سے مستثنیٰ ہے۔ اسے بہر حال حداً قتل کیا جائے گا۔ اس کے لیے معافی و توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

② امام ابو بکر الفارسی شافعی نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی

(1) شامی، ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار علی الدر المختار، بیروت، دار الفکر، 1412ھ: 231/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کو حداً قتل کرنے پر اجماع امت کا قول نقل کیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ الصارم المسلول میں اسے بیان کرتے ہیں:

[وَقَد حَكَى أَبُو بَكرِ الفَارِسِي مِن أَصْحَابَ الشَافِعِي إِجمَاعِ المُسْلِمِين عَلَى أن حَدّ مِن يسبّ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القتْل كَمَا أنْ حَد مَن سَبّ غَيْره الجلْد.وَهٰذَا الإِجْمَاع الَّذِي حَكَاهُ هٰذَا محْمُول عَلَى إجمَاع الصَدْر الأوّل مِن الصَّحَابَة وَالتَابِعِين أو أنّه أرَاد بِه إِجْمَاعُهُم عَلَى أن سَابّ النَبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ يجبُ قَتْلَه إذَا كَان مُسْلِما]①

"امام ابو بکر فارسی رحمۃ اللہ علیہ جو اصحاب شافعی میں سے ہیں انہوں نے امت کا اس بات پر اجماع بیان کیا ہے کہ جس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی اس کی سزا حداً قتل ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کسی نے گالی دی تو اس کی سزا حداً کوڑے لگانا ہے۔یہ اجماع قرون اولیٰ کے صحابہ وتابعین کے اجماع پر محمول ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والا اگر مسلمان ہے تو اس کے وجوب قتل پر اجماع ہے"۔

گستاخِ رسول کے قتل پر امت مسلمہ کا اجماع:

امت مسلمہ کے تمام ادوار میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر عہد صحابہ تک اور پھر تابعین، تبع تابعین اور بعد کے سارے ادوار میں امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی وگستاخی کرنے والا

(1) الصارم المسلول:3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف اپنے عمل سے کافر ہو جائے گا بلکہ اسے قتل کرنا امت مسلمہ پر واجب ہے۔ ہم اس مسئلے کو قرآن و سنت اور آثار صحابہ کی روشنی میں واضح کر چکے ہیں۔

اب یہاں پر ائمہ وفقہاء کی آراء مذکورہ مسئلے پر پیش کی جارہی ہیں:

① امام بو بکر بن منذر نیشاپوری رحمہ اللہ اس بارے میں فرماتے ہیں:

[أجمع عَوَام أهلُ العِلمِ عَلَى أن حَد مَن سَبّ النَّبِي صَلّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّم القَتْل" وَمِمّن قَالَه مَالك وَاللَّيثُ وَأَحْمَد وإسْحَاق وَهُوَ مَذْهب الشَّافِعِي قَال: "وَحَكِي عَنِ النُّعمَان لاَ يقْتل" يَعني الَّذِي هم عَلَيه مِن الشّرك أعْظَم وَقَد حَكَى أبُو بَكر الفَارسِي][1]

"سب اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کیا وہ قتل کیا جائے گا۔ جن آئمہ کرام نے یہ فتویٰ دیا ان میں امام مالک، امام لیث، امام احمد اور امام اسحاق اور امام شافعی کا بھی یہی موقف ہے"۔

② امام ابن سحنون مالکی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا

[أجْمَعَ المسْلِمُون أن شَاتمه كَافر، وَحكْمُه القَتل، وَمن شَكّ فِي عَذَابه وَكُفره كَفر][2]

"مسلمانوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے۔ جو اسکے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے"۔

(1) رد المختار: 232/4۔

(2) رد المختار: 232/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ امام ابن عتاب مالکی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی و گستاخی کرنے والے کی سزائے موت کا فتویٰ دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

[الکتاب والسنه موجبان أن من قصد النبي صلى الله عليه وسلم باذي أو نقص معرضا او مصرحا وإن قل فقتله واجب فهذا الباب كله مما عده العلماء سبا أو تنقصا يجب قتل قائله لم يختلف في ذلك متقدمهم ولا متاخرهم][1]

"قرآن وحدیث اس بات کو واجب کرتے ہیں کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذاء کا ارادہ کرے یا صریح وغیر صریح طور پر یعنی اشارہ وکنایہ کے انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص کرے اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو تو ایسے شخص کو قتل کرنا واجب ہے۔ اس باب میں جن جن چیزوں کو آئمہ وعلماء نے سبّ وتنقیص میں شمار کیا، متقدمین اور متاخرین کے نزدیک بالاتفاق اسکے قائل کا قتل واجب ہے"۔

④ امام اسحاق بن راہویہ جو اجل ائمہ میں سے ہیں:

[أجمع المسلمون على أن من سب الله أو سب رسوله صلى الله عليه وسلم أو دفع شيئا مما أنزل الله عز وجل أو قتل نبيا من أنبياء الله عز وجل: "أنه كافر بذلك وإن كان مقرا بكل ما أنزل الله][2]

(1) قرطبی، محمد بن احمد، ابو عبد اللہ، الجامع لاحکام القرآن، قاہرہ، دار الکتب المصریہ، 1384ھ: 66۔

(2) الصارم المسلول: 403۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اس بات پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی، یا اللہ تبارک وتعالیٰ کی نازل کردہ کسی چیز کا انکار کیا یا انبیاء میں سے کسی نبی کو قتل کیا تو وہ ایسا کرنے سے کافر ہوا اگرچہ وہ اللہ کی نازل کردہ سب سماوی کتب کا اقراری ہی کیوں نہ ہو"۔

⑤ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[أن السّاب إن كَانَ مُسلِمًا فَإنّه يكْفُر وَيقْتَل بِغَير خَلاف وَهُو مُذْهب الأئمّة الأرْبعَة وَغَيرهُم] (1)

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب وشتم کرنے والا مسلمان ہی کہلاتا ہو وہ اس گستاخی کی بنا پر کافر ہو جائے گا اور ائمہ اربعہ کے نزدیک بلا اختلاف اسے قتل کیا جائے گا"۔

⑥ امام حصکفی فرماتے ہیں:

[مَن نَقص مقَام الرِسَالَة بِقَوله بأن سبّه - صَلّى اللّهُ عَلَيه وَسَلّم، أو بِفِعْلِه بأن بغضهُ بِقَلْبه قَتَل حَدا] (2)

"جس شخص نے مقام رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص اپنے قول کے ذریعے بایں صورت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی یا اپنے فعل کے اس طرح کہ دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھا تو وہ بطور حد قتل کیا جائے گا"۔

⑦ امام ابن الہمام حنفی رحمہ اللہ نے فرمایا:

(1) ایضاً: 403۔

(2) الصارم المسلول: 232/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[والذي عندي أن سبه -صَلّى اللهُ عَلَيه وَسَلّم- أو نسْبة مَا لَا يَنْبَغِي إلى الله تَعَالى إنْ كَان مِمَّا لَا يعتِقَدونه كَنسبة الوَلد إلَى الله تَعَالى وَتقدس عَن ذٰلك إذا أظْهره يقْتل بِه وَيَنْتقض عَهْده] (1)

"میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ آدمی نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی یا غیر مناسب چیز اللہ تبارک وتعالی کی طرف منسوب کی جو کہ انکے عقائد سے خارج ہے جیسے اللہ کی طرف بیٹے کی نسبت، حالانکہ وہ اس سے پاک ہے۔جب وہ ایسی چیزوں کا اظہار کرے گا تو اسے قتل کیا جائے گا اور اسکا عہد ٹوٹ جائے گا"۔

⑧ علامہ اسماعیل حقی روح البیان میں فرماتے ہیں:

[وَاعْلمَ انَّه قَد اجْتَمَعت الامة عَلى ان الاسْتخْفاف بِنَبِيّنا وَبِأى نَبِي كَان مِنَ الأنبِيَاء كَفر سَواءٌ فَعَلَه فَاعِل ذٰلك اسْتحْلَالا أمْ فَعَله مُعْتِقدا بِحُرمَتِه لَيسَ بَينَ العُلَمَاء خلاَف فِي ذٰلك وَالقَصْد لِلسب وَعَدم القَصْد سَواء إذ لَا يَعذر أحد فِي الكُفْر بِالجَهالة وَلاَ بُدعوى زلل اللِسَان إذَا كَان عَقْله فِي فِطْرَته سَلِيمًا] (2)

"تو اس بات کو بخوبی جان لے امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ

(1) ابن الہمام، محمد بن عبد الواحد الکمال، شرح فتح القدیر علی الھدایۃ، نشر مصطفی الحلبی، الطبعۃ الاولی، بیروت: 303/5۔

(2) حقی، علامہ اسماعیل، روح البیان، دار صادر بیروت، 1979ء: 394/3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور انبیاء میں سے کسی کی بھی گستاخی کفر ہے۔ اس میں برابر ہے خواہ اس گستاخی کا ارتکاب کرنے والا اسے جائز سمجھ کر کرے یا اس کو حلال جانتے ہوئے اس کا ارتکاب کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارادی طور پر گالی دینا دونوں صورتیں برابر ہیں کیونکہ کفر کے مسئلہ میں کسی کو جہالت کی بنیاد پر معذور نہیں سمجھا جائے گا اور نہ یہ دعوی مانا جائے گا کہ زبان پھسل گئی جبکہ اس کی فطرت میں عقل سلامت تھی"۔

⑨ امام ابن عابدین نے ساری بحث کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

[والحَاصِلُ أنّه لاَ شَكّ وَلا شبْهة فِي كُفر شَاتم النَّبِي - صَلّى اللهُ عَلَيه وَسَلّم - وفِي اسْتبَاحَة قتْله، وَهُو المَنْقُول عَن الأئمَّة الأَرْبَعَة][1]

"خلاصہ کلام یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والے کے کفر اور اس کے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ چاروں ائمہ سے یہی منقول ہے"۔

⑩ امام ابو سلیمان الخطابی گستاخ رسول کی سزائے قتل پر اجماع امت کا قول کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

[لَاأعْلَمُ احَدا مِن المُسْلِمِين اِخْتَلَف فِي وُجُوبِ قَتْلِه اِذَا كَان مُسْلِمًا][2]

"میں مسلمانوں میں سے کسی ایک فرد کو بھی نہیں جانتا جس نے

(1) ردالمختار 4:238۔

(2) سورۃ المائدۃ:67۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سزائے قتل کے واجب ہونے میں اختلاف کیا ہو جبکہ وہ مسلمان بھی ہو"۔

⑪ امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں استخفاف کا ارادہ کرنے والے کے متعلق فرماتے ہیں:

[وَلَا خِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ مَنْ قصد النبي صلّى الله عليه وآله وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَهُوَ مِمَّنْ يَنْتَحِلُ الْإِسْلَامَ أَنَّهُ مُرْتَدٌّ يَسْتَحِقُّ الْقَتْلَ][1]

"مسلمانوں کے مابین اس مسئلے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت رسانی کا قصد کیا حالانکہ وہ خود کو مسلمان بھی کہلواتا ہے تو ایسا شخص مرتد اور مستحق قتل ہے"۔

⑫ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مذکورہ مسئلے پر اجماع صحابہ بھی ذکر کرتے ہیں:

[وأما إجماع الصحابة رضي الله عنهم فلأن ذلك نقل عنهم في قضايا متعددة ينتشر مثلها ويستفيض ولم ينكرها أحد منهم فصارت إجماعا][2]

"مذکورہ مسئلے بر اجماع صحابہ کا ثبوت یہ ہے کہ یہی بات ان کے بہت سے فیصلوں سے ثابت ہے۔ مزید بر آں ایسی چیزیں مشہور ہو جاتی تھیں لیکن اس کے باوجود کسی صحابی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا جو ان کے اجماع پر بین دلیل ہے"۔

---

(1) جصاص، ابو بکر، احکام القرآن، دار المعرفۃ، 1300ھ، بیروت: 102/3۔

(2) الصارم المسلول: 200۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیاسی دلائل سے استنباط:

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے شاتم رسول کے واجب القتل ہونے کے دلائل میں سے قرآن وسنت کی نصوص، اجماع صحابہ اور اجماع تابعین کے تذکرہ کے علاوہ اجماع امت کے سلسلہ میں ائمہ کی عبارات بھی پیش کی ہیں اور آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے شخص کے واجب القتل ہونے پر اعتبار و قیاس سے بھی استدلال کیا ہے اور لکھا ہے کہ کئی قیاسی وجوہات بھی ناموس رسالت پر حرف گیری کرنے والے شخص کے قتل کی متقاضی ہیں۔ پھر انہوں نے دس وجوہات ذکر کی ہیں اور آخر میں متعلقہ تمام شکوک وشبہات کا ازالہ بھی فرمایا ہے اور یہ موضوع تقریباً پچاس صفحات پر مشتمل ہے۔

امت مسلمہ کی بقاء گستاخ رسول ﷺ کے قتل میں ہے:

امتِ مسلمہ کا تشخص وانفرادیت اور خصائص وامتیازات یہ ساری نسبتیں نسبت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے ہی امت قیامت تک کے لیے بہترین امت ٹھہری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے وجود مسعود کی برکت سے وہ عذاب جو امم سابقہ کو معصیت الٰہی کی وجہ سے ہوتا تھا ٹل گیا ہے۔ سابقہ امم جب بھی گناہ ومعصیت کا ارتکاب کرتیں اسی وقت عذاب دنیا ہی میں اس کا خمیازہ بھگت لیتیں۔ امت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نسبت ہی سے نہ صرف قربت الٰہی کی لذتوں سے سرخرو ہوئی ہے بلکہ تھوڑے وقلیل اعمال پر بھی بے پناہ اجر کی مستحق ٹھہری ہے۔ درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس امت میں مبعوث ہونا رب کائنات کا اس امت پر احسان عظیم ہے۔ قرآن مجید اس حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنفُسِهِمْ ﴾(1)

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا“۔

باری تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ہر حال میں اس کے سامنے سر تسلیم خم کریں، اس کی عطا کردہ نعمت عظمیٰ پر شکر گزار رہیں، تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فریضہ سر انجام دیتے رہیں کیونکہ اس فریضے کی عدم ادائیگی اور سستی وغفلت سے نہ صرف امت مسلمہ کی بقاء وسلامتی کی ضمانت معدوم ہو جائے گی بلکہ اپنے انفرادی تشخص کے ساتھ ساتھ اجتماعی وجود کو بھی برقرار رکھنا اس کے لیے مشکل ہو جائے گا۔ اس مسلمہ حقیقت سے امام مالک رحمہ اللہ نے بھی امت کو آگاہ کیا ہے۔ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالک رحمہ اللہ سے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کرنے والے شخص کی سزا کے متعلق آپ کی رائے اور فتویٰ چاہا، مزید برآں بتایا کہ فقہاء عراق ایسے شخص کو کوڑے مارنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ سنتے ہی آپ کے چہرے پر غیض وغضب کے آثار نمایاں ہو گئے اور بڑے غضبناک ہو کر فرمانے لگے۔

[يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَابَقَاء الامَّة بَعْد شَتَم نَبِيهَا مَنْ شَتَم الانْبِيَاء قتل وَمَن شَتَم اصْحَاب النَّبِي جلد](2)

”اے امیر المومنین! امت مسلمہ کی بقاء وسلامتی اور زندہ رہنے کا کیا جواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے کے بعد باقی رہ جاتا ہے؟ پس جس نے انبیاء کو گالی دی اسے قتل کر دیا جائے گا اور جس نے اصحاب رسول صلی

(1) سورۃ آل عمران:164۔

(2) الشفاء 192/2۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کو گالی دی اسے کوڑے مارے جائیں گے"۔

شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے ادبی کے بعد امت مسلمہ کے زندہ رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ امت کی غیرت و حمیت کا تقاضا یہ ہے کہ جوں ہی گستاخیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فتنہ سر اٹھائے توں ہی اسے ہمیشہ کے لیے اس طرح ختم کر دیا جائے کہ آئندہ اس کی پرورش و فروغ پانے کے جملہ امکانات اور صورتیں کلیتاً معدوم ہو جائیں۔ ①

یہاں پر مناسب ہے کہ لادین عناصر لبرل کہلانے والے طبقہ کا ذکر کیا جائے جو اسے جذباتی مسئلہ سمجھتے ہیں اور گستاخِ رسول کے قتل کی سزا کو شدت پسندی قرار دیتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ خالص شرعی و علمی مسئلہ ہے، کیونکہ اسلام کا تو مزاج ہی معتدل و متوازن ہے حتی کہ اسلام تو اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ اہل باطل کے معبودان باطلہ کو بھی گالی نہ دو تاکہ وہ عناد و ضد میں آکر تمہارے حقیقی معبود برحق کو نہ گالی دینے لگیں۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ ②

"اور جن لوگوں کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے ادبی سے بغیر سمجھے برا کہہ بیٹھیں۔ اس طرح ہم نے ہر ایک فرقے کے اعمال اچھے کر دکھائے ہیں پھر ان کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب وہ ان کو بتائے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے"۔

(1) الصارم المسلول: 202۔

(2) سورۃ الانعام:108۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب جو دین اپنا یہ مزاج پیش کرتا اور اپنے پیروکاروں کی اس انداز سے تربیت کرتا ہے کہ دوسروں کے باطل معبودان کو بھی گالی نہ دو تو اس بات کو کیسے پسند کرے گا کہ کوئی نبی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑائے، استہزا کرے، سب وشتم کا رویہ اپنائے یا گستاخی اور توہین وتنقیص رسالت کا ارتکاب کرے، اگر کوئی مسلمان اس فعل کا ارتکاب کرے تو وہ کافر و مرتد اور زندیق ہو جائے گا۔ اگر کوئی کافر ایسا کرتا ہے تو وہ بھی اس جرم توہین و تنقیص کا مرتکب قرار پائے گا اور اسلامی حکومت پر واجب ہے کہ ایسے شخص کو سزائے موت دے۔ چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[اِنَّ مَن سَبَّ النَّبِي مِن مُسْلِم اَو كَافِر فَانَّہٗ يَجِبُ قَتْلَہ هذا مَذْهبُ عَلَيهِ عَامَة اهل العِلْم](1)

"جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی وہ مسلمان ہو یا کافر اس کا قتل واجب ہے اور اکثر و بیشتر علماء کا یہی مسلک ہے"۔

اس کا غیر مسلم ذمی ہونا اس کی جان بخشی نہیں کروا سکتا کیونکہ اپنے اس کرتوت سے وہ تحفظ کی ضمانت و ذمہ کھو بیٹھا ہے۔ جیسا کہ سنن نسائی کے حاشیہ پر امام سندھی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[اِنَّ الذّمِي اِذا لَمْ يَكِف لِسَانَہٗ عَن اللهِ وَ رَسُولِہ فَلَا ذِمَّة لَہ فيحل قَتلہ](2)

"کوئی ذمی شخص جب اللہ اور اس کے رسول کے خلاف زبان درازی سے باز نہ آئے تو اس کا معاہدہ وذمہ ختم اور اس کا قتل حلال و جائز ہو جاتا ہے"۔

(1) الصارم المسلول: 3۔

(2) حاشیہ السندی علی سنن النسائی: 109/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہی خیالات کا اظہار امام خطابی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب معالم السنن میں کیا ہے اور اسے ہی امام مالک و شافعی اور احمد بن حنبل (رحمہم اللہ) کا قول بتایا ہے اور یہ بھی ذمی کے سلسلہ میں ہے جبکہ مسلمان کے قتل پر تو انہوں نے اجماع نقل کیا ہے۔ [1]

غرض گستاخ رسول کی دنیوی عقوبت و سزا کے بارے میں بعض روشن خیال لوگ جو یہ دعوی کرتے پھر رہے ہیں کہ اس کی سزا قتل نہیں، کیونکہ اس کا آغاز ہی عباسی دور میں ہوا تھا اور یہ کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، یہ آزادی صحافت کے بھی منافی ہے۔ اسی طرح یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بڑے رحم دل بلکہ رحمۃ للعالمین تھے، اپنے خون کے پیاسوں کو بھی معاف فرما دیا کرتے تھے، آپ کسی کو قتل کرنے کا کیسے حکم فرما سکتے ہیں؟ یہ اور اس قسم کے تمام اعتراضات و اشکالات پیچھے ذکر کیے گئے دلائل قرآن و سنت سے رفع ہو گئے۔

(1) الخطابي، محمد بن محمد، معالم السنن، مكتبة السنة المحمدية، القاهرة، 2002ء: 111/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابِ دوم

توہین رسالت، قانون توہین، ناموس رسالت
اور بین الاقوامی قوانین
(آزادی اظہار' رائے کے تناظر میں)

فصل اوّل: نبوّت و رسالت، ایک تعارف؛ الہامی مذاہب کا تصور رسالت

فصل دوم: پاکستان میں قانون توہین رسالت

فصل سوم: مسلم ممالک میں قانون توہین رسالت، ایک جائزہ

فصل چہارم: قانون ناموس رسالت اور بین الاقوامی قوانین، تجزیہ (آزادی اظہار رائے کے تناظر میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج سے تقریباً پندرہ سو سال پہلے جب دنیا کفر و ضلالت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی تو مکہ کی سنگلاخ وادی سے رشد وہدایت کا ماہتاب نمودار ہوا جس نے چند سال کے قلیل عرصے میں مشرق ومغرب کو ہدایت کے نور سے منور کر دیا اور دنیا وآخرت میں فوزوفلاح حاصل کرنے کے وہ تمام اصول بتائے جن پر چل کر انسانیت اپنے اوجِ کمال تک جا پہنچی۔

امام الانبیاء، رحمۃ العالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس جمالِ صورت اور حسنِ سیرت کے لحاظ سے کلی طور پر اکمل اور جامع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایسے فضائل ومناقب اور محاسن سے نوازا ہے کہ جو صرف آپ ہی کے حصے میں آئے اور ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ آپؐ کی ذات کسی بھی عیب ونقص سے پاک اور ہر قسم کے گناہ وخطا سے معصوم ہے اور آپؐ کا فقر وغنا، محبت والفت اور رحمت وشفقت اس کائنات کا سرمایۂ عظیم ہے۔

تمام اسلامی تعلیمات ذاتِ نبوت کے گرد گھومتی ہیں جس کلمے کی بنیاد پر انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے اس کا اصل الاصول دو عقیدوں کا اعلان واعتراف ہے، یعنی ذاتِ باری تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار۔ اسلام میں آپؐ کی اس قدر اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ آپؐ کی ناموس کی حفاظت کی جائے کیونکہ آپ کی ناموس پر حملہ گویا کہ اللہ تعالیٰ، شریعتِ اسلامیہ اور تمام مسلمانوں پر حملہ ہے۔ شریعت اسلامیہ کا تحفظ بھی آپ کی ذات اقدس کے تحفظ سے ہی ممکن ہے۔ اسی لیے تحفظ ناموس رسالتؐ ہر صاحبِ ایمان کے دل کی آواز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی عقیدت کا اعزاز ہے۔ ہر مسلمان تحفظ ناموس رسالتؐ کے لیے کٹ مرنا اساسِ ایمان سمجھتا ہے کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے مرکزِ ملّت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپؐ کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑھ کر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت و محبت ایک مسلمان کے لیے دنیا کی سب سے قیمتی متاع ہے۔ جب تک ایک مسلمان دنیا کی ہر چیز سے زیادہ حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا تب تک اس کا ایمان ہی مکمل نہیں ہو سکتا۔

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوۃ اچھی
مگر میں باوجود اسکے مسلماں ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

ایک مسلمان دنیا کی ہر چیز کے بارے میں مصالحانہ رویہ اختیار کر سکتا ہے اور اپنے مفاد اور وابستگی کو قربان کر سکتا ہے لیکن وہ رسالت مآب سے اپنی گہری محبت اوراپنی انتہائی مضبوط عقیدت کے بارے میں کوئی مصالحت نہیں کرسکتا۔ وہ اپنی جان تو قربان کر سکتا ہے لیکن اپنے نبی کی ناموس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیتا۔ یہ وابستگی محض کسی جذباتی نوعیت کی نہیں بلکہ اس کا مسلمانوں کے عقیدہ، ثقافت، قانون اور تہذیب وتمدن سے بڑا گہرا تعلق ہے۔

گذشتہ چند سالوں سے مغربی ممالک بالخصوص فرانس، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، اٹلی وغیرہ نے اپنی اسلام دشمنی میں ہر اخلاقی حد کو پامال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے بنا کر شانِ رسالت ؐ میں گستاخیوں کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے، ان کی اس قبیح حرکت پر پوری امت مسلمہ میں شدید غم وغصہ پایا جارہا ہے اور پوری مسلم دنیا میں احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ اوّل

نبوت ورسالت ایک تعارف

الہامی مذاہب کا تصورِ رسالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بے مقصد نہیں بنایا بلکہ انہیں ایک مقصدِ حیات دے کر بھیجا۔ انسانوں کو اس مقصد حیات کا پتا کس طرح چلتا ہے؟ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ادارہ، نبوت وسالت قائم فرمایا۔ تاکہ انسانوں کو صف انسانیت میں رکھا جائے اور انہیں ابلیس کے حملوں سے محفوظ کر دیا جائے۔ اس ادارہ، نبوت ورسالت کا آغاز سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوا اور مختلف مراحل طے کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے عروج وکمال کو پہنچا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور تمام انسانوں کے درمیان تعلق انبیاء کے طریق سے ہی استوار ہوتا ہے۔

اب ہم نبوّت و رسالت کے مفہوم اور ان میں فرق کا جائزہ لیتے ہیں۔

نبوت کے لغوی معنیٰ:

نبوت کا لفظ نباء سے نکلا ہے جس کے معنیٰ خبر کے ہیں۔ نبی کو اس لیے نبی کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جانے والی وحی کی خبر لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ وضاحت سے نبوت کے معانی سمجھنے کے لیے ہم مختلف لغات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

☆ لسان العرب میں نبوت کے معانی یوں ہیں:

النبوۃ: الجفوۃ

النبوۃ: الاقامۃ

النبوۃ: الارتفاع

النبوۃ: والنباوۃ والنبي: ما ارتفع من الارض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن السكيت: النَّبِي ہُوَالذِی انبا عَن اللّٰہِ فتَرک ہمزۃ۔
قَالَ: وَانْ اَخَذت النَّبِی مِنَ النَّبوۃِ وَالنَّباوہ، وَہِی الاْ رتِفَاع مِنَ الارْضِ، لارْتِفَاع قَدْرہُ وَلاَنّہٗ شَرف عَلَی سَائِر الخلَقْ، فَاصلُہٗ غَیر الھمز، وَھو فَعِیل بِمَعنٰی مَفعُول، وَتَصْغِیرہٗ نَبی وَالجَمع اَنبِیاء-](1)

ابن منظور نے نبوت کے تین معانی بیان کیے ہیں:

۱۔ اجڈپن ۲۔ قائم کرنا ۳۔ بلندی

لفظ ''نبی'' نبوۃ اورنباوۃ کے مصادر سے مشتق ہے، اس کا معنی ہے ''زمین سے بلند ہونا'' کیونکہ نبی کا مقام ومرتبہ تمام مخلوقات پر شرف وبزرگی کا حامل ہوتا ہے۔پس لفظ نبی کے مادہ میں ھمزہ نہیں اوروہ باب فعیل میں بطور مفعول استعمال ہوتاہے، اس کا اسم تصغیر، ''نبی'' اورجمع ''انبیاء'' ہے۔

☆ نبی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام رسانی کے منصب پر فائز ہوتا ہے جیسا کہ معجم الوسیط میں ہے:

تنباء: دعویٰ نبوت کرنا

النبوءۃُ: خدا اور ذوی العقول کے درمیان پیام رسانی کا منصب

النبی: اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا۔(2)

☆ المنجد میں نبوت کی تعریف کچھ یوں ہے:

نبأہ منابأۃ: ایک دوسرے کو خبر دینا

تنبأ تنبؤا: نبوت کا دعوی کرنا

(1) ابو الفضل، ابن منظور، لسان العرب، دار صادر بیروت، لبنان، 1956ء: 15/302۔

(2) ابراہیم مصطفیٰ، معجم الوسیط عربی اردو، (مترجم محمد اویس علوی) مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2005ء: 1086

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النبؤۃ والنبوۃ: خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پا کر غیب کی بات بتانا، پیشین گوئی کرنا

النبی والنبی: اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کی بناپر غیب کی باتیں بتانے والا۔ پیشین گوئی کرنے والا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق خبریں دینے والا۔[1]

☆ جامع اللغات میں نبوت کا مفہوم کچھ یوں ہے:

نبوت: خبر رسانی، احکام الٰہی کا پہنچانا، پیغمبری، رسالت، پیشین گوئی۔

نبو،نبا: خبر دینا، نبوت کرنا، نبوی، نبی سے منسوب۔

نبی: پیغمبر

نبی بر حق: سچاپیغمبر

نبی مرسل: بھیجا گیا نبی، مجازاًوہ نبی جو صاحب کتاب ہو۔[2]

☆ القاموس العصری میں نبوت کا مفہوم یوں بیان کیا گیا ہے:

نبوۃ:

انبیاء	Prophecy
تنبا	Prophesy
نبی	Prophet
نبیہ	Prophetess
نبوی النبوت	Prophetic[3]

(1) لویس معلوف، المنجد عربی اردو، (مترجم محمد رضی عثمانی)، دار الاشاعت، کراچی، 1992ء: 987۔

(2) عبدالمجید، خواجہ، جامع اللغات، جامع اللغات کمپنی لاہور، س۔ن: 690/4۔

(3) الیاس انطون، القاموس العصری، المطبعۃ العصریہ، القاہرہ، 1925ء: 575۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا اصطلاحی مفہوم:

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں نبوت کی تعریف اس طرح ہے:

"بڑے بڑے مصلحین، دانشور اور حکماء نے بنی نوع انسان کے دامن کو علم وحکمت سے تو بھر دیا لیکن یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ علم النجات اور راہ ہدایت کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کی۔ عالم ملکوت سے متعلق ان کا دامن بالکل تہی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ باطن کی نورانیت اور قلب ونظر کی تسکین کے لیے فلسفہ وحکمت کچھ کام نہ آسکے۔ یہ اہم خدمت صرف نبوت ورسالت کے ذریعے انجام پائی۔ خالق کائنات نے اپنی اشرف مخلوق کی دنیوی کامرانی اور اخروی نجات وفلاح کے لیے سلسلہ نبوت جاری کیا۔ انبیاء نے آ کر وحی الٰہی کے ذریعے دینی خطوط پر انسانوں کی تعلیم وتربیت کا اہم کام سرانجام دیا اور ان کو تہذیب وتمدن اور فلاح وہدایت کی راہ دکھائی"۔ ①

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر لکھتے ہیں:

"کسی برگزیدہ شخص کو "رسول"، "نبی" کہنے کا مطلب یا تو عالی مقام پیغمبر ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبریں دینے والا پیغمبر ہے یا پھر وہ پیغمبر جو اللہ تعالیٰ کا راستہ بتانے والا ہو"۔ ②

(1) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، 1973ء: 22/95۔

(2) نصیر احمد ناصر، ڈاکٹر، فلسفہ رسالت، فیروز سنز لاہور، س۔ن: 9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی نبی وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام سے اس کی مخلوق کو آگاہ کرے اور فلاح و کامرانی کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرے۔

محمد ادریس کاندھلوی "عقائد اسلام" میں نبوت کے مفہوم پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نبوت سے مراد وہ خاص خبر ہے جس کو خدائے تعالیٰ اپنی طرف سے کسی اپنے خاص برگزیدہ بندے پر نازل فرمائے تاکہ بندوں کو اس سے واقف اور باخبر کردے، لہٰذا "نبوت" کا معنی ان خبروں اور چیزوں کا پہنچانا ہوا جو حق جل شانہ کی طرف سے اس خاص برگزیدہ شخص کو پہنچتی ہیں، اور اس برگزیدہ شخص کو جسے اللہ تعالیٰ اپنی منشا اور مرضی بتاتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو دوسروں تک پہنچانے کا فرض بجا لاتا ہے، نبی کہتے ہیں"۔ (1)

نبوّت کے معنی و مفہوم پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ نبی اس عظیم اور مقدس شخصیت کا نام ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی مرضی و منشا بتاتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو اس کی مخلوق تک پہنچانے کا فرض بجا لاتا ہے۔

رسالت کے لغوی معانی: Www.kitabosunnat.com

نبوت کا معنی و مفہوم بیان کرنے کے بعد ضروری ہے کہ رسالت کے معنی و مفہوم کا تذکرہ بھی کیا جائے کیونکہ یہ دونوں لازم وملزوم ہیں اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ رسالت کیا ہے؟ رسول کسے کہتے ہیں؟ اس کی وضاحت ہم اگلی سطور میں دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ لسان العرب میں رسالت کا مفہوم یوں بیان ہوا ہے:

---

(1) کاندھلوی، محمد ادریس، عقائد اسلام، ادارہ تبلیغ اسلام، لاہور، س۔ن: 7۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرسول:

"مَعْنَاهُ فِي اللُّغَةِ الَّذِي يتابع أَخْبَار الَّذِي بَعَثَه"۔①

"رسول اسے کہتے ہیں جو اس (اللہ تعالیٰ) کی باتوں کی پیروی کرے جس نے اسے مبعوث فرمایا۔"

☆ لفظ رسول، اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آنے والے انسانوں اور فرشتوں دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔جیسا کہ معجم الوسیط میں ہے۔

الرسول: قاصد بنا کر بھیجنا

تراسل القوم: ایک دوسرے کی طرف قاصد یا پیغام بھیجنا

الرسول: قاصد، پیغمبر (مذکر، مونث، واحد، جمع کے لیے) قرآن مجید میں ہے۔

{إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ} اسکی جمع رُسلٌ اور ارسلٌ بھی آتی ہے۔

(فرشتوں میں سے) وہ فرشتہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر آئے۔

(لوگوں میں سے) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت لے کر آئے اور خود اس پر عمل پیرا ہو کر دوسرے کو اسکی تبلیغ و تلقین کرے۔②

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں رسالت کے معانی یوں بیان کیے گئے ہیں:

رسول (جمع۔ رسل) لغوی معنی۔ جو اپنے بھیجنے والے کے احوال واقعات کی مطابقت کرے۔

---

(1) لسان العرب: 284/11۔

(2) معجم الوسیط عربی اردو:407۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"الذی یتابع اخبار الذی بعثہ"۔[1]

☆ المنجد میں رسالت کے مفہوم کا انداز اس طرح ہے:

الرسلۃ والرسالۃ: پیغام، پیغامبری

الرسول: بھیجا ہوا۔ فرستادہ۔ پیغامبری۔ تیر اندازی وغیرہ میں موافق۔

جمع رُسُلٌ ورُسْلٌ ورُسلاء[2]

☆ مصباح اللغات میں اس طرح سے ہے:

الرسالۃ والرسالۃ: پیغام، پیغامبری۔ جمع رسائل ورسالات

الرسول: بھیجا ہوا۔ فرستادہ، پیغامبری، تیر اندازی وغیرہ میں جو تمہارا موافق ہو۔

(جمع) رسل وارسل ورسلاء[3]

☆ اردو لغت میں رسالت کے معانی اس طرح بیان کیے گئے ہیں:

رسالت: پیغام لے جانے اور پہنچانے کا کام، ایلچی گری، سفارت، خدا تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے کا عمل نیز رسول یا نبی کا منصب، پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الرسول ہونے کا اعتقاد۔

نظر تیری ہی ہے توحید اور رسالت تک
رہیں گے تیرے مخالف یہ سب قیامت تک[4]

---

(1) اردو دائرہ معارف اسلامیہ : 252/10۔

(2) المنجد عربی اردو: 3847۔

(3) عبدالحفیظ، مولانا، مصباح اللغات، عربی اردو، خزینۂ علم وادب، لاہور، س۔ن: 275۔

(4) اردو لغت، اردو بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی، 1990ء: 586/10۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالت کا اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح میں رسول سے مراد وہ مقدس ہستی ہے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچاتی ہے۔ وضاحت سے رسالت کا اصطلاحی مفہوم سمجھنے کے لیے ہم قرآن مجید اور علماء کے اقوال کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

☆ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں رسالت کی اصطلاحی تعریف یوں ہے:

"شریعت اسلامی کی اصطلاح میں رسول سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ برگزیدہ بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے مبعوث فرماتا ہے"۔ (1)

قرآن مجید نے رسالت کا بہت واضح مفہوم پیش کیا ہے مثلاً فرمایا گیا ہے کہ رسول منتخب کرنا ذات باری تعالیٰ کا اپنا کام ہے۔

{ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ } (2)

"اللہ تعالیٰ ملائکہ میں سے بھی پیغام رساں منتخب کرتا ہے اور لوگوں میں سے بھی"۔

اس لیے کہ اللہ عزوجل ہی جانتا ہے کہ منصب رسالت کہاں اور کسے سونپا جائے۔

{ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ } (3)

"اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغمبری کا کام کس سے لے"۔

---

(1) اردو دائرہ معارف اسلامیہ :22/10۔

(2) سورۃ الحج 75:22۔

(3) سورۃ الانعام 124:6۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اتمام حجت کے لیے رسول بنا کر بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو ڈرانے اور خوشخبری دینے کا فریضہ انجام دیں۔

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ ①

"سارے رسول خوشخبری دینے والے اورڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تاکہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے۔"

شریعت کی اصطلاح میں رسالت اس سفارت کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں تک اپنے تشریعی احکام پہنچانے اور انہیں اپنی مرضی کی راہ بتانے کے لیے قائم کیا ہے۔اس کا دوسرا نام "نبوت" ہے۔②

مولانا مودودی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

" شریعت اسلامی کی اصطلاح میں رسول سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ برگزیدہ بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے مبعوث فرماتا ہے۔"③

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ "حجۃ اللہ البالغہ" میں رقمطراز ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا اقتضاء یہ ہوتا ہے کہ وہ مضمین کی جماعت سے کسی کو لوگوں کی ہدایت و ارشاد کے لیے مبعوث

---

(1) سورۃ النساء 165:4۔

(2) صدر الدین اصلاحی، اسلام ایک نظر میں، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، 1990ء: 51۔

(3) مودودی، ابو الاعلیٰ،سید ، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول ومبادی، اسلامک پبلشرز، لاہور، 1966ء: 180۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائے تاکہ وہ ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے جس کے ذریعے حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو جن میں وہ مبعوث کیا گیا ہے اپنا یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہے کہ وہ دل وجان سے اس کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے ظاہر وباطن کو اسی کے سپرد کردیں تو ملاء اعلیٰ کے ملائکہ مقربین ان لوگوں سے انتہائی خوشنودی کا اظہار کرتے ہیں جو اس کا اتباع کرکے اس کی تائید ونصرت میں کوشاں رہیں اور ان لوگوں پر لعنت ونفرین بھیجتے ہیں جو اس کی مخالفت کرکے اس کے مشن کو فیل کرنے کی سعی ناکام کریں۔ جب اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مبعوث فرماتا ہے تو اس کی اطاعت کو سب لوگوں پر لازم کردیا جاتا ہے، اس مبارک ہستی کو نبی اور رسول کہتے ہیں"۔ (1)

رسالت کے لغوی واصطلاحی مفہوم پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ رسول کے معنی ہیں "بھیجا ہوا"، "فرستادہ" اس میں انسان اور فرشتے دونوں آجاتے ہیں۔ پیغمبر کے لیے جب رسول کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ایسا عظیم انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے کتاب وشریعت دے کر مخلوق کی طرف اپنے احکامات کی تبلیغ کے لیئے بھیجا ہو۔ جو سابقہ شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو اور فرشتہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر آتا ہو۔

ان تعریفوں سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ رسالت نہ تو کوئی کسبی

---

(1) شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ،(مترجم مولانا عبدالحق حقانیؒ) دارالاشاعت ، کراچی، س۔ن: 448/1۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم ہے اور نہ اَنبیّت خُد اور نہ ہی یہ کوئی فلسفیانہ علم ہے بلکہ خدا کی جانب سے سفارت، نمائندگی اور پیغام رسانی ہے۔

نبوّت و رسالت میں فرق:

وہ قابل قدر شخصیات جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت ورسالت پر فائز کیا جاتا ہے انہیں "نبی" یا "رسول" کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ بعض اہل تفسیر نے نبی اور رسول کی اصطلاحات میں فرق تلاش کیا ہے۔ لہٰذا نبوت ورسالت کا مفہوم بیان کرنے کے بعد اب ہم ان میں فرق کا جائزہ لیتے ہیں کہ یہ دونوں اصطلاحات الگ الگ کیوں استعمال ہوئی ہیں؟ آیا یہ دونوں ایک ہی ہیں یا ان میں کچھ فرق بھی ہے؟ اس سلسلے میں ہم آیت مبارکہ اور علماء کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا ...﴾ (1)

"اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے تم سے پہلے نہیں بھیجا کوئی رسول اور نہ نبی مگر..."

یہ آیت مبارکہ نبوت و رسالت میں فرق کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں نبوت و رسالت کو بیان کرنے کے لیے ہم مختلف علماء کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

علامہ آلوسی نبی اور رسول کے فرق کو واضح الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں:

[الرَّسول ذکر حر بَعثہ اللہ تعالیٰ بشرعٍ جدید یدعُوا النَّاس اِلَیہِ والنَّبِیُّ یَعمہُ، وَمن بَعثہ لِتقریر شَرع سَابق

(1) سورۃ الحج 52:22۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَأَنبِيَاء بَنِي اسْرَئِيل الَّذِينَ كَانُوا بَيْنَ مُوسٰى وَعِيسٰى عَليهما السلام][1]

"رسول وہ مرد آزاد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت کے ساتھ بھیجا ہو۔ جو لوگوں کو شریعت کی طرف بلائے اور نبی ان کی نسبت عام ہے۔ یعنی وہ شخص جو کسی سابق شریعت کی نشاۃ ثانیہ کے لیے آئے، جیسے انبیاء بنی اسرائیل، سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان آئے۔"

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس سلسلے میں کہتے ہیں:

[الرَّسُوْل الذِی أرسَلَ اِلَی الخَلقِ باءَ رسَال جِبْرِيل اِلَيه عيَاناً وَمحَاورتہُ شفَاهاً، وَالَّنبِیُ الذِی يَكُون الهاماً او مناماً وِقِيلَ، الرَّسُول مَن بَعَث بشَرع وَأمر بِتبليغه، وَالنَّبِیُ من أمر أنْ يَدْعُو اِلَى شَرِيعَة مِن قَبْله وَلَم يَنزِلُ عَلَيه كِتَابـ ولا بُد لَهما جَمِيعًا مِنَ المُعجِزَة الظَاہِرة][2]

"رسول کو اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرف مبعوث فرماتا ہے اور چشمی صورت میں اس کی طرف فرشتہ بھی بھیجا جاتا ہے جو اس سے منہ درمنہ گفتگو کرتا ہے اور نبی وہ ہوتا ہے جس کو الہام کیا گیا ہو یا اس نے خواب میں دیکھا ہو، کہا گیا ہے کہ رسول کو شریعت دے کر مبعوث کیا جاتا ہے اور اسے تبلیغ کا حکم ملتا ہے۔ نبی کو پہلی شریعت کی طرف بلانے کا حکم ملتا ہے اور اس پر کتاب نازل نہیں کی جاتی۔

(1) آلوسی، محمود، روح المعانی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن: 172/17۔

(2) شوکانی، امام محمد بن علی، فتح القدیر، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، س۔ن: 494/3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجزہ ظاہرہ میں دونوں برابر ہیں۔یعنی دونوں کو دیا جاتا ہے۔"

گویا رسول نئی شریعت اور کتاب لے کر آتا ہے اور اسے تبلیغ کا حکم دیا جاتا ہے جبکہ نبی رسول کی نسبت عام ہے، اس کے پاس یہ چیزیں نہیں ہوتیں۔

رسالت ونبوت میں فرق کے بارے مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:

"رسالت کا منصب خاص ہے اور نبوت کا منصب عام ، ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا"۔①

اسلامی انسا ئیکلوپیڈیا میں ہے:

"رسول اور نبی میں فرق یہ ہے کہ رسول وہ ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے نئی شریعت دی ہو اور اس پر نئی کتاب نازل کی ہو اور لوگوں کو حکم ہو کہ پہلی شریعتوں اور آسمانی کتابوں کو چھوڑ کر اس کتاب اور شریعت پر عمل کریں۔نبی کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس پر نئی کتاب اور نئی شریعت اتری ہو۔بلکہ نبی اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی گزشتہ پیغمبر کی کتاب اور شریعت پر عمل رکھتا ہو اور اسکے مطابق لوگوں کو ہدایت کرنے پر مامور ہو۔چنانچہ ہر رسول نبی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ہر نبی رسول ہو"۔②

مندرجہ بالا بحث سے یہ پتا چلتا ہے کہ اگرچہ نبوت ورسالت مترادفات کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ واضح فرق نہیں لیکن بہرحال پھر بھی کچھ نہ کچھ معنوی یا اصطلاحی فرق ضرور ہے۔جیساکہ

(1) مودودی،ابو الاعلیٰ، سید ، تفہیم القرآن ، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1998ء: 149/4۔

(2) محبوب عالم،مولوی ، اسلامی انسا ئیکلوپیڈیا: 113۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوپر سورۃ الحج کی آیت مبارکہ اور علما کے بیانات سے واضح ہو رہا ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول صاحبِ کتاب اور صاحبِ شریعت ہوتا ہے اور اسے اپنی شریعت کی تبلیغ کا حکم دیا جاتا ہے جبکہ نبی کے لیے یہ ضروری نہیں۔ منصب رسالت خاص ہے اور منصب نبوت عام ہے۔ ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر نبی رسول بھی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہامی مذاہب کا تصور رسالت

الہامی مذاہب تین ہیں:

یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔ جب ہم ان مذاہب میں تصور رسالت ونبوت کا جائزہ لیتے ہیں تو اسلام کے علاوہ ہمیں ہر طرف مایوسی ہوتی ہے۔ یہودیت اور عیسائیت کے تصور رسالت کا جائزہ لینے سے پتا چلتا ہے کہ ان میں تصور رسالت تو موجود ہے یعنی وہ انبیاء ورسل کو مانتے ہیں لیکن ان کا یہ تصور اتنا دھندلا چکا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے متعلق یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انبیاء کرام تقریری وتحریری تبلیغ کے دوران ہی معصوم ہوتے ہیں اور تبلیغ کے علاوہ اوقات میں وہ معصوم نہیں ہوتے، چاہے نبوت سے قبل ہو یا نبوت کے بعد۔ پس وہ گناہ بھی کر سکتے ہیں، بتوں کی پوجا بھی کر سکتے ہیں، ان سے زنا بھی صادر ہو سکتا ہے اور انبیاء کرامؑ کے سلسلے میں مسیحی زانی اور ولد الزنا ہونے کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ یہود ونصاریٰ نے انبیاء کی مقدس ہستیوں پر اس حد تک قبیح الزامات لگائے کہ انہیں زانی، اوباش، غنڈہ، باغی، چور، لیڈا اور غاصب کہنے سے بھی بعض نہ آئے۔ اب ہم یہودیت اور عیسائیت میں تصور رسالت کا جائزہ لیتے ہیں۔

یہودیت کا تصور رسالت:

تاریخ مذاہب میں یہودی مذہب کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ سامی مذاہب میں یہی وہ پہلا مذہب ہے جس کے ذریعے دنیا توحید سے آشنا ہوئی۔ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں انبیاء کی کثیر تعداد مبعوث فرمائی۔ لیکن انہوں نے ان مقدس ہستیوں کی پیروی کرنے کی بجائے ہمیشہ ان کی توہین و تنقیص کو ترجیح دی اور انبیاء پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔ نہ صرف ان پاک اور معصوم ہستیوں کی اطاعت سے انحراف کیا بلکہ ان کی توہین وتضحیک کی اور بسااوقات تو انہیں قتل کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ ①

"اورانہوں نے انبیاء کو بغیر حق کے قتل کیا۔"

انبیاء کرام جو کہ ان کے عقائد کی اصلاح اور ان کی روحانی تربیت کے لیے مبعوث کئے گئے تھے، ان کا قتل کرنے اوران پر شرمناک الزامات لگانے سے بڑھ کر اور بے حیائی اور راہ حق سے انحراف کی صورت کیا ہوسکتی ہے...؟! یہود کے انبیاء کے ساتھ رویے کے بارے قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"موسیٰ علیہ السلام کے عہد سے لے کر عیسیٰ کلمۃ اللہ کے زمانہ تک انہوں نے ہر ایک نبی اللہ کی تکذیب وتذلیل میں ہمیشہ سرگرمی دکھائی جیسے کہ خدا تعالیٰ نے اس قوم میں بکثرت رسل و انبیاء بھیجے۔ لیکن نہ اسرائیلیوں نے کبھی ان کا احترام کیا اور نہ نصرت، بلکہ بعض اوقات تو وہ انبیاء کو قتل کرنے سے بھی نہ ٹلے۔

(یہی وجہ ہے) کہ سیدنا مسیح علیہ السلام ان کو سانپ اور سانپ کے بچے فرمایا کرتے تھے"۔ ②

(1) سورۃ النساء 155:4۔

(2) منصور پوری، محمد سلیمان، قاضی، رحمۃ للعالمین، علی پرنٹنگ پریس، لاہور، س۔ن: 66/3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہود نے تورات میں تحریف کی لیکن وہ اسکے انکاری ہیں اور انبیاء پر لگائے گئے الزامات کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں جو کہ ذات باری تعالیٰ پر سراسر بہتان ہے اور یہ ان کے اپنے پاس سے گھڑے ہوئے الزامات ہیں۔ آفتاب احمد ہاشمی رقمطراز ہیں:

"عہد نامہ عتیق میں انبیاء علیہم السلام پر اس قسم کے گندے اور فحش الزامات لگائے ہیں جن کا مطالعہ مذاق سلیم پر گراں گزرتا ہے۔ اس قسم کی اخلاق سوز باتیں پڑھ کر ایک عامی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ وہ باتیں اللہ کی کہی ہوئی نہیں بلکہ انسانوں کی اختراع ہیں"۔ ①

یہود نے اطاعتِ انبیاء سے ہمیشہ انحراف کیا اور گمراہیوں اور بد اخلاقیوں میں ڈوبے رہے۔ جو جرائم وہ خود کرتے تھے وہی انہوں نے انبیا کی طرف منسوب کر دیئے۔ مولانا مودودی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"بظاہر یہ بات بڑی حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے کہ بنی اسرائیل جن لوگوں کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں ان میں سے کسی کی سیرت کو بھی انہوں نے داغدار کیے بنا نہیں چھوڑا۔ اور داغ بھی ایسے سخت لگائے ہیں جو اخلاق اور شریعت کی نگاہ میں بدترین جرائم شمار کیے جاتے ہیں۔ مثلاً شرک، جادوگری، زنا، جھوٹ، دغا بازی اور ایسے ہی دوسرے شدید معاصی جن سے آلودہ ہونا پیغمبر تو درکنار ایک معمولی مومن اور شریف انسان کے لیے بھی سخت شرمناک ہے۔ لیکن بنی اسرائیل کی اخلاقی تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ

---

(1) آفتاب احمد ہاشمی، فکر کے ہمراہ ایک سفر، پاکستان اسلامک سنٹر، لاہور1990ء:81۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فی الحقیقت اس قوم کے معاملے میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہ قوم جب اخلاقی اور مذہبی انحطاط میں مبتلا ہوئی اور عوام سے گزر کر ان کے خاص تک کو حتیٰ کہ علماء ومشائخ اور دینی منصب داروں کو بھی گمراہیوں اور بداخلاقیوں کا سیلاب بہا لے گیا تو ان کے مجرم ضمیر نے اپنی اس حالت کے لیے عذرات تراشنے شروع کیے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے وہ تمام جرائم جو خود یہ کرتے تھے انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کر ڈالے تاکہ یہ کہا جا سکے کہ جب نبی تک ان چیزوں سے نہ بچ سکے تو بھلا اور کون بچ سکتا ہے"۔ ①

اب ہم بائبل کی روشنی میں یہودیوں کی طرف سے انبیاء کی پاک اور معصوم ہستیوں پر لگائے گئے رکیک الزامات کا جائزہ لیتے ہیں۔

سیدنا نوح علیہ السلام:

یہود نے آدم ثانی سیدنا نوح علیہ السلام پر شراب نوشی جیسے قبیح فعل کا الزام لگایا جیسا کہ بائبل میں ہے:

"نوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سام، حام اور یافت تھے اور حام کنعان کا باپ تھا۔ یہی تینوں نوح کے بیٹے تھے اور ان کی نسل ساری زمین پر پھیلی اور نوح کا شتکاری کرنے لگے۔ اس نے ایک انگور کا باغ لگایا اور اس نے اس کی مے پی اور اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا۔ کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا اور اپنے دونوں بھائیوں کو آ کر خبر دی۔ ②

(1) مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، یہودیت قرآن کی روشنی میں، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1995ء: 177

(2) کتاب پیدائش، باب 9، آیت 18-22۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اسی کتاب میں ہے:

"جب نوح اپنی مے کے نشہ سے ہوش میں آیا تو جو اس کے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ کیا اسے معلوم ہوا اور اس نے کہا کہ کنعان ملعون ہو، وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا"۔ ①

اس میں یہ الزام شرمناک طریقہ پر لگایا جارہا ہے کہ نعوذ باللہ نوح علیہ السلام نے شراب پی، بدمست ہوئے اور برہنہ ہو گئے۔ سرپیٹنے کا مقام یہ ہے کہ اپنے باپ کو برہنہ دیکھنے کا قصور وار تو حام ہے جو کنعان کا باپ تھا اور ملعون ہونے کی سزا دی جاتی ہے اس کے بیٹے کنعان کو۔ ظاہر ہے کہ باپ کے قصور میں بیٹے کو پکڑنا قطعی انصاف کے خلاف ہے۔

سیدنا لوط علیہ السلام:

یہودیوں کی تحریف کردہ بائیبل میں سیدنا لوط علیہ السلام کی سیرت پر بہت سے سیاہ دھبے لگائے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے:

"اور لوط ضغر سے نکل کر پہاڑ پر جا بسا اور اس کی دونوں بیٹیاں اسکے ساتھ تھیں۔ کیونکہ اس ضغر میں بستے ڈر لگا اور وہ اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے۔ تب پہلوٹی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بڈھا ہے اور زمین پر کوئی مرد نہیں جو دنیا کے دستور کے مطابق ہمارے پاس آئے۔ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں اور اس سے ہم آغوش ہوں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو انہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی اور پہلوٹی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہم آغوش ہوئی۔ پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی

(1) کتاب پیدائش، باب 12، آیت 11-13۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کب اٹھ گئی۔ دوسرے روز یوں ہوا کہ پہلوٹی نے چھوٹی سے کہا آؤ آج رات بھی اس کو مے پلائیں اور تو بھی جا کر اس سے ہم آغوش ہو تاکہ ہم اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں۔ سو اس رات بھی انہوں نے اپنے باپ کو مے پلائی اور چھوٹی گئی اور اس سے ہم آغوش ہوئی۔ پر اس نے نہ جانا کہ وہ کب لیٹی اور کب اٹھ گئی۔ سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں اور بڑی کے ایک بیٹا ہوا اس نے اس کا نام موآب رکھا، وہی جو موآبیوں کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں اور چھوٹی کے بھی ایک بیٹا ہوا اس نے اسکا نام بن عمی رکھا وہی بنی عمون کا باپ ہے جو اب تک موجود ہیں"۔ (1)

بائبل کے اس بیان پر ڈاکٹر احسان الحق رانا کہتے ہیں:

"اس میں نہ صرف سیدنا لوط علیہ السلام پر ایسا گندا الزام تراشا گیا بلکہ یہ ایک صریح غلط بیانی بھی کی گئی ہے کہ اس وقت زمین پر کوئی مرد موجود نہیں تھا۔ جو سیدنا لوط علیہ السلام کی بیٹیوں سے شادی کرکے اولاد پیدا کرتا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت سیدنا لوط علیہ السلام کے چچا سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم موجود تھی اور سیدنا لوط علیہ السلام کی بالغ لڑکیاں اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ہوسکتی تھیں"۔ (2)

---

(1) کتاب پیدائش، باب 19، آیت 30-38۔

(2) رانا احسان الحق، یہودیت و مسیحیت مذاہب اہل کتاب کی حقیقت، مسلم اکادمی، لاہور، 1981ء: 79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا اسماعیل علیہ السلام:

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ذبیح اللہ ہونے کے بارے بائیبل میں متضاد بیانی موجود ہے۔یہودی بنواسماعیل سے دشمنی کی بنا پر سیدنا اسحق کو ذبیح اللہ قرار دیتے ہیں۔

"خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اسے کہا اے ابرہام! اس نے کہا میں حاضر ہوں۔تب اس نے کہا تو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا ہے اور جسے تو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں جا اور وہاں اسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سو ختنی قربانی کے طور پر چڑھا"۔①

اس بیان سے ایک طرف تو یہ کہا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسحاق علیہ السلام کی قربانی مانگی تھی اور دوسرا یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ اکلوتے تھے۔حالانکہ خود بائیبل ہی کے دوسرے بیانات سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا اسحاق علیہ السلام اکلوتے نہ تھے۔

"اور ابراہم کی بیوی سارہ کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔اسکی ایک مصری لونڈی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا اور سارہ نے ابراہم سے کہا کہ دیکھ خداوند نے مجھے تو اولاد سے محروم رکھا ہے تو میری لونڈی کے پاس جا شاید اس سے میرا گھر آباد ہو۔اور ابراہم نے سارہ کی بات مانی اور ابراہم کو ملک کنعان میں رہتے ہوئے دس برس ہوگئے تھے۔جب اس کی بیوی سارہ نے اپنی مصری لونڈی اسے دی کہ اس کی بیوی بنے اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی... اور

(1) کتاب پیدائش، باب 22، آیت 2-1۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو حاملہ ہے اور تیرے بیٹا ہوگا اس کا نام اسماعیل رکھنا"۔ ①

یہاں پر صرف یہ کہنا کافی ہوگا کہ بائیبل میں اس واقعہ کے متعلق جو تضاد پایا جارہا ہے وہ خود ہی دوسری جگہ ختم ہو جاتا ہے اور حقیقت شفاف پانی کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔وہ یہ کہ ذبیح اللہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ہیں کیونکہ سیدنا اسحاق علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے تک اکلوتے وہی تھے۔ان بیانات سے یہودیوں کا تعصب بھی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ سیدنا اسحاق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔اسرائیلیات سے بھی یہودیوں کی تضاد بیانی ظاہر ہوتی ہے۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام:

یہودیوں نے بائبل میں سیدنا یعقوب علیہ السلام پر جو الزامات لگائے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

"اور اس نے اسے پہچان لیا اور کہا کہ یہ تو میرے بیٹے کی قبا ہے، کوئی برا درندہ اسے کھا گیا ہے۔یوسف بیشک پھاڑا گیا۔تب یعقوب نے اپنا پیراہن چاک کیا اور ٹاٹ اپنی کمر سے لپیٹا اور بہت دنوں تک اپنے بیٹے کے لیے ماتم کرتا رہا اور اس کے سب بیٹے بیٹیاں اسے تسلی دیتے جاتے تھے۔پر اسے تسلی نہ ہوتی تھی۔وہ یہی کہتا رہا کہ میں تو ماتم ہی کرتا ہوا قبر میں اپنے بیٹے سے جا ملوں گا۔سو اس کا باپ اسکے لیے روتا رہا"۔ ②

---

(1) کتاب پیدائش، باب 16، آیت 1-4۔

(2) کتاب پیدائش، باب 37، آیت 35-37۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا یعقوب علیہ السلام کے مظاہرۂ صبر کو کتنی بے باکی سے تحریف شدہ بائبل میں مضطر اور بے صبرا ظاہر کیا گیا ہے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام:

سیدنا یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھ کر سیدنا یعقوب علیہ السلام کو بتایا اس کے بارے تحریف شدہ بائبل میں یوں غلط بیانی کی گئی ہے۔

"اور اس نے ان سے کہا کہ ذرا وہ خواب تو سنو جو میں نے دیکھا ہے۔ ہم کھیت میں پولے باندھتے تھے اور کیا دیکھتا ہوں کہ میرا پولا اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو گیا اور تمہارے پولوں نے میری پولے کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور اسے سجدہ کیا۔ تب اس کے بھائیوں نے اس سے کہا کہ کیا تو سچ مچ ہم پر سلطنت کرے گا یا ہم پر تیرا تسلط ہو گا؟ اور انہوں نے اس کے خوابوں اور اس کی باتوں کے سبب سے اس سے اور بھی زیادہ بغض رکھا۔ پھر اس نے دوسرا خواب دیکھا اور اپنے بھائیوں کو بتایا اس نے کہا کہ دیکھو مجھے ایک اور خواب دکھائی دیا ہے کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستاروں نے مجھے سجدہ کیا اور اس نے اسے اپنے باپ اور بھائیوں کو بتایا تب اس کے باپ نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ یہ خواب کیا ہے جو تو نے دیکھا ہے۔ کیا میں، تیری ماں اور تیرے بھائی سچ مچ تیرے آگے زمین پر جھک کر تجھے سجدہ کریں گے"۔ ①

(1) کتاب پیدائش، باب 37، آیت 6-10۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا موسیٰ علیہ السلام:

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ایک مصری اور اسرائیلی کو لڑتے ہوئے دیکھا تو آپؑ نے لڑائی روکنے کے لیے ظالم مصری کو گھونسا مارا اور وہ مر گیا۔ یہ قتل نہ عمداً تھا نہ ظلماً بلکہ محض خطأً تھا لیکن بائبل میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو قتل عمد کا مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔

> "اتنے میں جب موسیٰ بڑا ہوا تھا تو باہر اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور ان کی مشقتوں پر اس کی نظر پڑی اور اس نے دیکھا کہ ایک مصری اس کے ایک عبرانی بھائی کو مار رہا ہے۔ پھر اس نے ادھر ادھر نگاہ کی اور جب دیکھا کہ وہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں تو اس مصری کو جان سے مار کر اسے ریت میں چھپا دیا"۔ ①

تورات میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر یہ بھی الزام تراشی کی گئی ہے کہ انہوں نے بنی اسرائیل کی عورتوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ قبطی عورتوں کے زیورات ہتھیا لیں۔

> "اور بنی اسرائیل نے موسیٰ کے کہنے کے موافق یہ بھی کیا کہ مصریوں سے سونے چاندی کے زیور اور کپڑے مانگ لیے اور خداوند نے ان لوگوں کو مصریوں کی نگاہ میں ایسی عزت بخشی کہ جو کچھ انہوں نے مانگا انہوں نے دے دیا۔ سو انہوں نے مصریوں کو لوٹ لیا"۔ ②

---

(1) کتاب خروج، باب 2، آیت 11-12۔

(2) کتاب خروج، باب 12، آیت 35-36۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ہارون علیہ السلام:

سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر چالیس دنوں کے لیے ٹھہرے تو بعد میں بنی اسرائیل پر نگران سیدنا ہارون علیہ السلام تھے۔بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی شروع کردی تھی اور بائبل سیدنا ہارون علیہ السلام پر ہی بچھڑا بنانے اور پھر معبود بنانے پر تلی ہوئی ہے۔وہ بیان اس طرح ہے:

"اور جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ نے پہاڑ سے اترنے میں دیر لگائی تو وہ ہارون کے پاس جمع ہو کر اس سے کہنے لگے کہ اٹھ ہمارے لیے دیوتا بنا دے جو ہمارے آگے آگے چلے کیونکہ ہم نہیں جانتے اس مرد موسیٰ علیہ السلام کو جو ہمیں ملک مصر سے نکال کر لایا، کیا ہوگیا۔ہارون نے ان سے کہا کہ تمہاری بیویوں اورلڑکوں اور لڑکیوں کے کانوں میں جو سونے کی بالیاں ہیں ان کو اتار کر میرے پاس لے آؤ۔چنانچہ سب لوگ ان کے کانوں سے بالیاں اتار کر ہارون کے پاس لے آئے اور اس نے ان کو اپنے ہاتھوں سے لے کر ایک ڈھالاہوا بچھڑا بنا دیا۔جس کی صورت چھینی سے ٹھیک کی۔تب وہ کہنے لگے کہ اے بنی اسرائیل! یہی وہ تمہارا دیوتا ہے جو تم کو ملک مصر سے نکال کر لایا، یہ دیکھ کر ہارون نے اس کے آگے ایک قربان گاہ بنائی اور اس نے اعلان کر دیا کہ کل خداوند کے لئے عید ہوگی"۔①

قرآن کریم میں ہے کہ سیدنا ہارون علیہ السلام نے ان کو گوسالہ پرستی سے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے اورکہنے لگے جب تک سیدنا موسیٰ علیہ

(1) کتاب خروج، باب32، آیت 1-5۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السلام نہیں آئیں گے ہم اس کی پرستش کرتے رہیں گے۔ لیکن تورات میں انہوں نے سیدنا ہارون علیہ السلام پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے بچھڑے کی پوجا کرنے کی دعوت دی تھی۔

سیدنا داؤد علیہ السلام:

بائبل میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ سیدنا داؤد علیہ السلام اور یاہ حتی کی بیوی پر عاشق ہوگئے تھے اور زنا کر لیا اور اس سے حمل ہو گیا اور سلیمان پیدا ہوئے۔ جیسا کہ واقعہ ہے:

> "جب اوریا کی بیوی نے سنا کہ اس کا شوہر "اوریا" مر گیا ہے تو وہ اپنے شوہر کے لیے ماتم کرنے لگی اور جب سوگ کے دن گزر گئے تو داؤد نے اس کو بلوا کر اس کو اپنے محل میں رکھ لیا اور وہ اسکی بیوی ہوگئی اور اس سے اس کا ایک لڑکا پیدا ہوا اس کام سے جو داؤد نے اس کے کیا تھا اور خداوند ناراض ہوگئے"۔[1]

سیدنا سلیمان علیہ السلام:

یہودیوں نے سیدنا سلیمان علیہ السلام پر بہت سے الزامات لگائے جن میں ایک یہ کہ وہ اپنی مشرک بیویوں کے عشق میں مبتلا ہو کر بت پرستی کرنے لگے تھے۔ جیسا کہ بائبل میں ہے:

> "اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی، عمونی، ادومی، صیدانی اور حِتّی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے بنی

(1) کتاب سموئیل (2) باب 11، آیت 26-27۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں۔ کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لیں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا اور اسکے پاس سات سو شہزادیاں اور تین سو حرمیں تھیں اور اسکی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا تھا کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اسکے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا۔ جیسا کہ اس کے باپ داؤدؑ کا دل تھا"۔ (1)

سیدنا ایوب علیہ السلام:

سیدنا ایوب علیہ السلام کو جب بیماری لگی تو آپ نے صبر و شکر کا مظاہرہ کیا اور حالتِ بیماری میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہے۔ لیکن بائبل میں سیدنا ایوب علیہ السلام کو پیکر اضطراب ثابت کیا گیا ہے جیسا کہ بیان ہے:

"ایوب کو بہت درد ناک پھوڑے نکل آئے۔ وہ راکھ کے ڈھیر پر بیٹھ گیا اور ٹھیکرے سے اپنے بدن کو کھجانے لگا کہ شاید اسی طرح کچھ آرام ملے۔ اس موقع پر اس کی بیوی نے مشورہ دیا کہ خدا پر لعنت کر اور مرجا۔ ایک دفعہ مگر اس راستباز شخص نے دکھا دیا کہ میں ہر قسم کے حالات سے بالاتر ہوں اور اقرار کیا کہ زندگی کے نشیب و فراز سب خدا اور صرف خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اسکے تین دوست، الیفز، بلدد اور ضوفر اسے تسلی اور دلاسہ دینے کو اسکے پاس آئے۔ اس دکھ اور پھوڑوں نے ایوب کا حال ایسا بنا رکھا تھا

---

(1) کتاب سلاطین (1) باب 11، آیت 1-4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ دوست اسے بمشکل پہچان سکے۔ ان تینوں کو اتنا صدمہ ہوا کہ سات دن تک خاموش بیٹھے رہے۔ بالآخر ایوب نے خاموشی کو توڑا اور اپنی پیدائش کے دن پر لعنت کی اور کہنے لگا ایسے دکھ سے تو بہتر تھا کہ میرا وجود ہی نہ ہوتا۔ اس جانی اور جسمانی دکھ اور درد ناک حال میں وہ اپنی ہستی کے معمہ پر غور کرتا اور پوچھتا ہے کہ "میں پیدا ہی کیوں ہوا تھا؟"۔ (1)

یہود کی طرف سے انبیاء کرامؑ پر لگائے گئے ان قبیح الزامات سے پتہ چلتا ہے کہ یہود کے نزدیک حرمتِ انبیاء کی کوئی وقعت نہیں۔ انبیاء کی مقدس ہستیوں کے بارے میں اس قسم کے باطل خیالات والزامات یہود کے عقائد فاسدہ کی روشن دلیل ہے۔

---

(1) سموئیل جے شٹنر، عہد عتیق کا تاریخی سفر، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، 1994ء: 411۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیت کا تصور رسالت

مذہب عیسائیت، یہودیت کے بعد دوسرا الہامی مذہب ہے۔ اگر ہم عیسائی مذہب میں تصور رسالت پر غور کریں تو عیسائیوں کے ہاں بھی تصور رسالت تو ملتا ہے لیکن اس میں بھی یہودیت کی طرح اس قدر خرابیاں آچکی ہیں کہ ہمیں یہودیت اور عیسائیت کے تصور رسالت میں کم ہی فرق نظر آتا ہے۔ عیسائیوں نے کہیں تو رسالت کے معاملے میں مبالغہ آرائی اور غلو سے کام لیا اور کہیں اسے بالکل نظر انداز کرتے ہوئے انبیائے کرامؑ کی توہین کی۔ عیسائیوں کے تصور رسالت کے بارے میں مسلم شخصیات کے انسائیکلوپیڈیا کا مصنف رقمطراز ہے:

"عیسائیوں کا تصور نبوت ایسا شایانِ شان نہیں کیونکہ وہ نبوت و رسالت کے مسئلہ پر اس قدر مبالغہ آرائی اور غلو سے کام لیتے ہیں کہ نبی کو کہیں خدا بنا دیتے ہیں تو کہیں خدا کا بیٹا۔ وہ رسول کو بشریت سے پاک خدا کا جزو یا خدا یا ناسوت ولاہوت کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ انسان پیدائشی گناہگار ہے اور گناہگار کسی گناہگار کو راہ راست پر نہیں لا سکتا، اس لیے خدا کا بیٹا آسمان سے زمین پر آنا چاہیے"۔[1]

عیسائیوں نے غلو کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ذاتِ باری تعالیٰ کا جزو

(1) ایم ایس ناز، مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا، ادیب مارکیٹ، لاہور، س۔ن: 4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا دیا۔ قرآن مجید میں عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کو کفر سے تشبیہ دی گئی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَٰثَةٍ﴾ ①

"بے شک ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔"

عیسائیوں نے یاتو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کا حصہ بنا دیا یا انبیاء کی مقدس ہستیوں پر توہین آمیز الزامات لگائے۔ انہوں نے دوسرے انبیاء کا احترام تو کیا لیکن خود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر بالکل عمل نہیں کیا اور انہیں پس پشت ڈال دیا۔ عبدالاحد حقانی "تجلیات" میں لکھتے ہیں:

"جب ہم حضرت مسیحؑ کے پیروکاروں اور حواریوں کا طرز عمل ملاحظہ کرتے ہیں تو ناقابل بیان دکھ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے قول وفعل میں کس قدر تضاد تھا، انھوں نے اس تضاد کا بارہا عملی مظاہرہ کیا اور کس طرح خداوند قدوس کے ایک محبوب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باعث پریشانی ہوئے۔ انھوں نے زندگی کے ہر شعبے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو پس پشت ڈالا، اپنے فرائض سے غفلت برتی اور پھر اس پر کسی قسم کی پریشانی کا اظہار بھی نہیں کیا"۔ ②

اس سے واضح ہو رہا ہے کہ عیسائی جب اپنے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

(1) سورۃ المائدہ5:73۔

(2) سالانہ تجلیات،1979ء: 116۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ہی احترام وتکریم نہیں کرتے اور انکی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے تو وہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت وتکریم کیونکر کریں گے...؟!

اب ہم مسیحیت کے تصور رسالت کو مزید واضح کرنے کے لیے عیسائیوں کے انبیاء پر لگائے گئے الزامات کا جائزہ لیتے ہیں۔

پادری ولیم اسمتھ نے جو علماء پروٹسٹنٹ میں سے ہے اردو زبان میں ایک کتاب لکھی تھی جو مرزا پور میں ۱۸۴۸ء میں طبع ہوئی جس کا نام اس نے "طریق الاولیاء" رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت یعقوب علیہ السلام تک کے حالات کتاب پیدائش اور اسکی تفسیروں سے جو علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک معتبر ہیں نقل کرکے لکھے ہیں۔ انبیاء کرام کے سلسلے میں مصنف نے جو دشنام طرازی کی ہے مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے ان کو اپنی کتاب "اظہار الحق" میں نقل کیا ہے، لہذا ہم مولانا موصوف سے ہی ان حوالوں کو نقل کریں گے۔

سیدنا آدم علیہ السلام:

سیدنا آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی سیدنا حوا علیہا السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے منع کیا کہ فلاں درخت کے قریب نہیں جانا مگر شیطان کے بہکاوے سے انہوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا اور انہوں نے اسکی معافی بھی مانگی۔ مگر کتاب پیدائش باب:۳ اور آیت ۱تا ۹میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔ قرآن مجید میں سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ کرنے کے بارے وضاحت سے ذکر ملتا ہے لیکن عیسائیوں کے نزدیک سیدنا آدم علیہ السلام سے تا دم آخر توبہ کرنا ثابت نہیں۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے "طرق الاولیاء" صفحہ ۲۳ سے حوالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا ہے:

"افسوس صد ہزار افسوس کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے توبہ کرنا ثابت نہیں اور مزید افسوس یہ کہ انہوں نے کبھی ایک بار بھی اپنی خطا کی معافی کی درخواست نہیں کی"۔ (1)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام:

عیسائیوں کے ناپاک حملے سے جد الانبیاء، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ذات مبارکہ بھی نہ بچ سکی۔ ان کا گمان ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نبوت سے قبل بت پرستی کرتے رہے۔

جیسا کہ طریق الاولیاء صفحہ ۴۷ پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے احوال میں یوں کہا گیا ہے:

"ان کی ستر سالہ زندگی کا حال معلوم نہیں ہے۔ آپ کی پرورش بت پرستوں میں ہوئی۔ عمر کا بیشتر حصہ ان کی محبت میں ہی بسر ہوا، ان کے باپ کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدائے برحق کو نہیں جانتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابراہیم بھی جب تک خدا نے ان کی رہنمائی نہیں کی بت پرستی کرتے رہے ہوں۔ پھر جب ان پر حقیقت منکشف ہوئی تو خدا نے ان کو دنیا والوں میں سے منتخب کیا اور اپنا خاص بندہ بنا لیا"۔ (2)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تو شرک کے اندھیروں میں توحید کی شمع روشن کی۔ لیکن عیسائیوں کا آپ پر بت پرستی کا الزام لگانا کس قدر گھٹیا اور

(1) کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، اظہار الحق، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 1989ء: 1215/4
(2) ایضاً: 1216/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرمناک حرکت ہے۔

سیدنا اسحاق علیہ السلام:

سیدنا اسحاق علیہ السلام کے جھوٹ بولنے کے سلسلے میں کتاب پیدائش میں ہے:

”پس اضحاق جرار میں رہنے لگا اور وہاں کے باشندوں نے اس سے اس کی بیوی کی بابت پوچھا اس نے کہا وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ اسے اپنی بیوی بتاتے ڈرا۔ یہ سوچ کر کہ کہیں ربقہ کے سبب سے وہاں کے لوگ اسے قتل نہ کر ڈالیں کیونکہ وہ خوبصورت تھی“۔ (1)

پادری ولیم اسمتھ اس بارے میں لکھتا ہے:

”اسحاق کا ایمان بر باد ہو گیا کیونکہ اس نے اپنی بیوی کو بہن بتایا... ہائے افسوس! کسی انسان میں کوئی کمال نہیں پایا جاتا سوائے وحدہ لاشریک بے نظیر کے اور بڑا تعجب خیز ہے یہ معاملہ کہ وہی شیطانی جال جس میں ابراہیم پھنسے تھے اسی میں اسحاق بھی جا پھنستے ہیں اور بیوی کو بہن بتاتے ہیں۔ بڑا ہی افسوس ہوتا ہے کہ ایسے ایسے مقربین خداوند بھی نصیحت کے محتاج ہیں“۔ (2)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: www.kitabosunnat.com

عیسائی جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی عقیدت کی حد صرف سیدنا مسیح علیہ السلام تک ہے اور ان کے نزدیک صرف وہی معصوم ہیں باقی ہر

---

(1) کتاب پیدائش، باب 26، آیت 6-7۔

(2) اظہار الحق: 122/4۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بشر چاہے وہ نبی ہی کیوں نہ ہو خطا کار ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ دعویٰ بھی ان کا کھوکھلا اور جھوٹا ہے۔ انہوں نے تو اپنے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھی معاف نہیں کیا۔ بائیبل میں ہے:

"مسیح ہمارے لیے لعنتی بنا، اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا، کیوں کہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"۔ ①

یہی نہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی بلکہ ان پر انبیاء کرامؑ کی توہین کا الزام بھی عائد کرتے ہیں۔ جیسا کہ بیان ہے:

"پس یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں جتنے مجھ سے پہلے آئے ہیں سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے ان کی نہ سنی"۔ ②

یہود نصاریٰ کے ہاں تصور رسالت ونبوت محض صرف اور صرف اتنا ہے کہ وہ انبیاء کی مقدس ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے تسلیم کرتے ہیں، اس کے علاوہ ان میں انبیاء کی عزت و تکریم اوراطاعت وفرمانبرداری کا کوئی تصور نظر نہیں آتا۔ انبیاء کی مقدس و محترم ہستیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی رہنمائی کے لیے مبعوث کی گئیں لیکن ان لوگوں نے انبیاء کرامؑ کی تعظیم اور فرمانبرداری کرنے کی بجائے الٹا ان کے ساتھ توہین آمیز رویہ اختیار کیا اوران پر اس قسم کے قبیح اور رکیک الزامات لگائے کہ جو شانِ نبوت کے سراسر منافی ہیں۔

(1) گلیتوں، باب3، آیت 13۔

(2) انجیل یوحنا، باب 10، آیت 7-8۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

پاکستان میں قانونِ توہینِ رسالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں قانون توہین رسالت

پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر قائم ہونے والی دنیا کی واحد نظریاتی اسلامی ریاست ہے جہاں اسلام کے نام پر لوگ اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کرنا اپنی سعادت اور عبادت سمجھتے ہیں۔ یہاں کے مسلمان عملی طور پر خواہ کتنے ہی گنہگار کیوں نہ ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ان کی محبت والفت، لامحدود اور غیر مشروط ہے۔ اس پر کبھی کوئی مصلحت، دباؤ یا لالچ غالب نہیں آیا۔ ان کی اسی خالص محبت کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستان میں شاتمین رسول کو ان کے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے باقاعدہ قانون موجود ہے۔ پاکستان میں توہین رسالت کی سزا کیا ہے؟ یہاں قانون توہین رسالت کی ضرورت کیوں پیش آئی اور اس کا پس منظر کیا ہے؟ اب ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

پاکستان میں قانون توہین رسالت کا پس منظر:

۱۹۴۷ء میں پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے فوراً بعد یہاں کے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عیسائی مشنریوں نے مہاجرین کی امداد کے پردے میں پورے پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کا ایک وسیع جال پھیلا دیا جس کی بدولت وہ بہت سارے مسلمانوں کو مرتد کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

قیام پاکستان سے لے کر آج تک حکومت نے اقلیتوں کے ساتھ ہمیشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیاضانہ سلوک روا رکھا۔ نہ صرف انہیں معاشرے میں مقام و مرتبہ فراہم کیا بلکہ دفاع، عدلیہ، انتظامیہ میں اعلیٰ عہدوں کے ساتھ ساتھ قومی وصوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی بھی دی۔ لیکن عیسائیوں نے اس عمدہ سلوک سے ہمیشہ ناجائز فائدہ اٹھایا اور اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

برصغیر پاک وہند کی تقسیم سے قبل مسیحی ادباء، شعراء، مورخین، وقائع نگاروں اور پادریوں نے کثیر تعداد میں ایسی تصانیف وتالیفات وضع کی تھیں کہ جن میں خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو حرفِ تنقید بنایا گیا تھا۔ یہ کتب زیادہ تر مشن پریس الہ آباد، امریکن مشن پریس لدھیانہ، کرسچین لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا لدھیانہ اور پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انار کلی لاہور سے شائع ہوتی تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انار کلی لاہور نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین پر مبنی ان کتب کی اشاعت کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا جو ۴۴/۴۳ سال تک جاری رہا۔ پھر جب ۱۹۹۱ء "توہین رسالت ایکٹ" کا نفاذ ہوا تو ان توہین آمیز کتب کی عام فروخت کا سلسلہ بند ہو گیا۔

عیسائیوں کے اس ادارے کی طرف سے اسلام مخالف اور توہین رسالت پر مبنی متعدد کتب شائع ہوئیں جن میں "نبی معصوم"، "ردّ رائے اسلام" از ایچ منسل، "آئینہ اسلام"، "آئینہ قرآن"، "دین حق کی تحقیق"، "دین اسلام اور اس کی تردید از روئے اسلام"، "جواب اہل کتاب"، "قرین کتاب" از ڈپٹی اتھم، "میزان الحق"، از پادری فانڈر، سیرت المسیح والمحمد،" از پادری جی ایل ٹھاکر داس، "تحریف قرآن"، "عدم ضرورت قرآن" از پادری جی ایل ٹھاکرداس مشہور ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی نہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی کئی توہین آمیز کتب شائع کی گئیں۔ جن میں سے "اقتباسات (واقعات عمادیہ)" از پادری عماد الدین، "خدائے اسلام" از پادری تولڈ سیک، "فضیلت مسیح" از پادری بوٹا مل، "توضیح البیان" از پادری برکت اللہ، "دین فطرت اسلام یا مسیحیت" از پادری برکت اور "اسلام میں قرآن" از پادری گولڈسیک قابل ذکر ہیں۔

اس مسیحی اشاعتی ادارے نے نہ صرف کتب شائع کیں بلکہ کتابچوں کی صورت میں بھی بہت سا توہین آمیز مواد شائع کیا مثلاً "احادیث اسلام"، "اختصار اسلام"، "اسلام کا نبی یا جہاں کا منجی"، "اسلام میں مسیح"، "اہل مسجد"، "تحریف قرآن یا بائبل"، "تعلیم نجات از روئے قرآن"، "غلاف کعبہ"، انجیل یا قرآن"، "دشت کربلا اور کوہ کلوری"، "ردائے اسلام درباب معجزہ"، "خداوندی کی دعا اور فاتحہ"، "قبلہ و نماز"، "حجر اسود اور زمانوں کی چٹانیں"، "خاتم النبیین"، "محمد عربی اور کلام اللہ از روئے اسلام"۔

مندرجہ بالا کتب و کتابچوں کے علاوہ چند توہین آمیز پمفلٹ بھی شائع کیے گئے جن میں "چند غلط فہمیاں"، "ردّ وبدل"، "ناسخ و منسوخ"، "کتاب المیزان" اور "ان شاء اللہ"، مشہور ہیں۔

اس مسیحی اشاعتی ادارے کی کئی کتب پر پابندی بھی لگی لیکن پھر بھی اب تک یہ کتب کسی نہ کسی بک سٹال سے مل جاتی ہیں۔ ۱۹۵۷ء کے موسم سرما میں سات بڑے شہروں میں ہر مسلمان کے گھر انجیل متی پہنچانے کی مہم چلائی گئی تاکہ اس طرح ان مسلم گھروں کا کوئی نہ کوئی فرد تو اسے پڑھے گا۔[1]

(1) پاکستان میں مسیحیت: 311۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنجہانی پادری کندن لعل ناصر نے گوجرانوالہ سے مسیحی ماہنامہ "کلام حق" نکالنا شروع کیا جس کے ہر شمارے کا بیشتر حصہ رد اسلام پر مشتمل ہوتا۔

۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کی دہائی میں سیالکوٹ کے پادری برکت اے خان نے وکڑھاؤس ، سیالکوٹ کینٹ سے کثیر تعداد میں کتب وپمفلٹ اور مختلف سرکلر کی اشاعت کی جو اسلام اور بالخصوص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین پر مبنی تھے۔ یہ کتب وپمفلٹ پاکستان میں موجود درجنوں بائیبل کارسپانڈنس سکولز کے ہزاروں مسلمان طلبہ کو ان کے گھروں پر بذریعہ ڈاک مفت بھجوائے گئے۔ ان سخت توہین آمیز کتب اور کتابچوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ محبت اور قربانی ۱۹۷۶ء
۲۔ خدا محبت ہے ۱۹۷۶ء
۳۔ اصلی انجیل ۱۹۷۶ء
۴۔ مسلمانوں کے دوست ۱۹۷۶ء
۵۔ سیرت المسیح ۱۹۷۹ء
۶۔ وہ نبی ۱۹۸۱ء
۷۔ یحرفون الکلم ۱۹۸۲ء
۸۔ خدا روح ہے ۱۹۸۵ء
۹۔ کون نجات دے سکتا ہے ۱۹۸۲ء
۱۰۔ اوصاف مرسلین ۱۹۸۲ء
۱۱۔ اصول تنزیل الکتاب ۱۹۸۳ء
۱۲۔ فلسفہ وحدت الوجود ۱۹۸۲ء
۱۳۔ جناب عیسیٰ مصداق موسیٰ ۱۹۸۸ء
۱۴۔ آل ابرہام ابن تارح ۱۹۸۷ء
۱۵۔ قیامت اور زندگی ۱۹۸۹ء

۱۹۹۲ء میں یہ پادری "توہین رسالت ایکٹ" کے نفاذ کے بعد مسلمانوں کی طرف سے قانونی کاروائی کا اعلان کرنے کے بعد امریکہ فرار ہوگیا۔

مسیحیوں نے نہ صرف شانِ رسالت میں توہین آمیز مواد شائع کیا بلکہ زبانی طور پر بھی توہین کرتے رہے۔

۱۹۶۱ء میں عیسائی مبلغ پادری سیموئیل نے مغلپورہ ورکشاپ میں دوران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ جس پر غازی زاہد حسین اور اسکے ساتھیوں نے سیموئیل کو سختی سے منع کیا کہ وہ اپنی ہرزہ سرائی بند کرے لیکن وہ شیطان باز نہ آیا جس پر غازی زاہد حسین نے مشتعل ہو کر اس گستاخ کا سر پھاڑ دیا جس کے نتیجہ میں وہ بدبخت ہلاک ہو گیا۔ غازی زاہد حسین نے عدالت کے روبرو اعتراف جرم کر لیا، جس پر اس کو اشتعال انگیزی کی بنا پر سزا دی گئی۔ اسکے خلاف ہائیکورٹ میں نگرانی دائر کی گئی جو خارج ہوئی، اس مقدمہ کی پیروی ڈاکٹر جاوید اقبال ریٹائرڈ جج سپریم کورٹ نے کی اور ان کی معاونت میاں شیر عالم نے کی۔

پھر ۱۹۶۴ء میں اسی غازی زاہد حسین کو جب یہ معلوم ہوا کہ لاہور کی ایک مشنری کی مشہور دکان پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی میں ایک رسوائے زمانہ کتاب "اثمار شیریں" فروخت ہو رہی ہے، جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز مواد موجود ہے۔ اس پر یہ مرد غازی زاہد حسین ایک بار پھر تڑپ اٹھا اور اپنے معتمد ساتھی الطاف حسین شاہ کے ساتھ مل کر اس نے بائبل سوسائٹی کی اس دکان میں آگ لگا دی۔ اس کے مینجر ہیکٹر گوہر مسیح پر الطاف حسین نے پستول سے قاتلانہ حملہ کر دیا لیکن وہ بال بال بچ گیا۔ عدالت کے سامنے جب یہ مقدمہ پیش ہوا تو ان دونوں نے بلا پس وپیش اقبال جرم کیا جس پر علاقہ مجسٹریٹ نے دونوں کو تین تین سال سزائے قید سنائی اور ایڈیشنل جج لاہور نے اس سزا کو بحال رکھا۔ اس فیصلے کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں نگرانی دائر ہوئی مقدمہ جسٹس شیخ شوکت علی کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے بھی اس کتاب کو قابل اعتراض کہا کیونکہ اس میں پیغمبر اسلام کے بارے میں ایسی قابل اعتراض باتیں منسوب کی گئی تھیں کہ جنہیں پڑھ کر ایک مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے انہوں نے ملزم کو مزید قید میں رکھنے سے انکار کر دیا اور حکومت کو ہدایت کی کہ وہ اس کتاب کو فوری طور پر ضبط کرے۔①

ان تمام واقعات کے پیش نظر مسیحیوں کو توہین رسالت کے مکروہ فعل اور ان کی تمام تر خباثتوں سے باز رکھنے کے لیے ضروری تھا کہ حکومت کوئی قدم اٹھائے مگر بد قسمتی سے ایسا نہ ہوا۔ البتہ عوامی سطح پر عیسائیوں کے اس قبیح فعل کے انسداد کے لیے بہت سی کاوشیں کی گئیں۔

تحریک شتمِ رسول کے سدباب کے لیے کوششیں:

عیسائیوں نے ایک طویل عرصے سے وطن عزیز میں جس تحریک شتم رسول کا آغاز کر رکھا تھا اسکے انسداد کے لیے حکومتی سطح پر تو کوئی اقدم نہ کیا گیا لیکن بہت سے لوگوں نے انفرادی طو پر اس محاذ پر بہت کام کیا۔

نادر رضا صدیقی لکھتے ہیں:

"تحریک پاکستان کے ایک مخلص کارکن علامہ اقبال کے شیدائی ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے اپنے ساتھی، ڈاکٹروں اور شاگردوں کی مدد سے اس محاذ پر بڑا کام کیا، ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ کے واسطی صاحب ان کے خاص رفقاء میں سے تھے۔ ان حضرات نے بڑی خاموشی سے لیکن انتہائی منظم طور پر مسیحی یلغار کو روکنے کی سعی کی، سٹڈی سرکل قائم کیے، نوجوان مبلغین کی تربیت کا اہتمام کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس ضمن میں پنجاب اسمبلی اور مرکزی اسمبلی میں نیک دل اراکین اسمبلی سے (عیسائیوں کی گستاخیوں کے بارے میں) سوالات اٹھوائے اور تحریکاتِ التواء پیش کرائیں۔ مرحوم ڈاکٹر ملک

(1) ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت: 307۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو سرکاری ملازمت کی دھمکی سے خاموش کرا دیا گیا۔ مگر ان کی جدوجہد رائیگاں نہ گئی"۔ (1)

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے وائس چانسلر، علامہ علاؤ الدین صدیقی نے اپنے انداز میں ایک حلقہ قائم کیا اور "عالمی ادارہ تبلیغ اسلام" کو بطور ٹرسٹ رجسٹرڈ کروایا۔ انہوں نے اپنے مخلص رفقاء کی مدد سے علمی سطح پر نمایاں خدمات انجام دیں، اچھے اچھے پادری ان کے سامنے خاموش رہنے میں ہی پناہ ڈھونڈتے تھے، آپ نے "لائیٹ آف اسلام" کے نام سے انگریزی میں ایک مجلہ کا اجرا کیا۔ افسوس وہ تادیر جاری نہ رہ سکا۔ (2)

صدیقی ٹرسٹ کراچی نے بھی عیسائیوں کی توہین رسالت پر مبنی تحریروں کے رد کے لیے کتابچے شائع کیے۔

گوجرانوالہ سے عیسائی پادری برکت اے۔ خان کا مضمون "کلام حق" یا پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور کی جانب سے توہین رسالت پر مبنی مواد شائع ہوتا تو محمد اسلم رانا ایڈیٹر (المذاہب) کی طرف سے فوراً اس کا جواب "طب وصحت" (لاہور) یا "المذاہب" لاہور میں دیا جاتا۔ اس کے علاوہ اسلامی مشن، لاہور سے ان کی تیس سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں جس میں انہوں نے مسیحیوں کی مذکورہ دلآزار کتب کا تحقیقی جائزہ لیا ہے۔

حافظ نذیر صاحب (پرنسپل شبلی کالج، ریلوے سٹیشن لاہور) نے بائیبل خط وکتابت سکولز کی شرانگیزیوں کا رد کرنے کے لیے ۱۹۷۴ء میں تعلیم القرآن خط وکتابت سکول، پوسٹ بکس (۱۷۱۲) لاہور قائم کیا۔

---

(1) پاکستان میں مسیحیت:27۔

(2) ایضاً:27۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام مخالف سرگرمیوں کا جواب دینے کے لیے لاہور میں کچھ مزید انجمنیں قائم ہوئیں۔ مجلس مبلغین اچھرہ لاہور، مرکز مطالعہ مذاہب، ساندہ روڈ لاہور اور ادارہ خدام اسلام گڑھی شاہو نے اپنے اپنے حلقوں میں کام کیا، کچھ عرصہ بعد "رابطہ دعوت و تبلیغ" شاہراہ قائداعظم لاہور کے نام سے ان کا وفاق بن گیا۔ اس سب کے سرفہرست اسلامی مشن، سنت نگر لاہور کی مساعی جمیلہ ہیں۔ جس سے سید اختر احسن صاحب (سابق ناظم امتحانات، ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور) کی نگرانی میں سینکڑوں کتابیں، پمفلٹ، رسائل اور پوسٹر لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوئے۔ انہوں نے بار بار مسیحی مشنریوں اور پادریوں کو للکارا۔ ان کی ہر رطب ویابس تحریر اور اعتراض کا منہ توڑ جواب دیا اور اپنے چیلنج کے ساتھ انعامات کا بھی اعلان کیا مگر کوئی مرد میدان بن کر ان کے سامنے نہ آیا۔[1]

قانون توہین رسالت کی منظوری کے لیے عدالتی وپارلیمانی کاوشیں:

قیام پاکستان کے فوراً بعد سے ہی عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیوں کا جو سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا اس کے انسداد کے لیے علماء نے بہت سی کاوشیں کیں جس کی بدولت اس قبیح فعل میں کافی حد تک کمی تو آئی لیکن پھر بھی مکمل طور پر اس کا خاتمہ نہ ہو سکا۔ لہٰذا ضروری تھا کہ ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لیے مملکت خداداد میں ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جو شاتمین رسول کے لیے لٹکتی تلوار ثابت ہو اور اس مکروہ فعل کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے نشانِ عبرت ہو۔

(1) پاکستان میں مسیحیت:28۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب ہم پاکستان میں قانون توہین رسالت کی منظوری کے لیے کی گئی کاوشوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

عدالتی کاوشیں:

۱۹۸۴ء میں لاہور کے ایک اشتراکیت زدہ روسی ایجنٹ، ایڈووکیٹ مشتاق راج نے "آفاقی اشتمالیت" نامی ایک کتاب لکھی جس کا انگریزی نام (Heavenly Communisum) رکھا گیا۔ یہ کتب مذہبی مقدس ہستیوں کی اہانت اور توہین رسالت کی خباثت لیے ہوئے تھی جو امت مسلمہ کے خلاف کھلی سازش تھی۔

جب یہ کتاب محمد اسماعیل قریشی صاحب (سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ) تک پہنچی تو انہوں نے ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس کا خصوصی اجلاس منعقد کیا جس میں پاکستان اور بیرون ملک کے معروف قانون دان اور اسلامی اسکالرز نے شرکت کی۔ محمد اسماعیل قریشی نے شرکائے کانفرنس کی طرف ایک قرار داد پیش کی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں توہین رسالت کی سزا، سزائے موت مقرر کی جائے اور ملزم کو اسلامی قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے، یہ قرار داد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔[1]

مذکورہ کانفرنس کے بعد قریشی صاحب نے ایک اور ریزولوشن لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن میں پیش کیا۔ جہاں ڈسٹرکٹ بار لاہور کے تقریباً تمام اراکین شامل ہوئے، اجلاس کی صدارت لاہور ہائیکورٹ کے صدر جناب سید افضل حیدر شاہ نے کی۔ ریزولوشن متفقہ طور پر منظور ہوا جس کے مطابق

(1) ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت: 309۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایم راج کو بار کی رکنیت سے خارج کر دیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے۔

اس قرارداد کی منظوری کے بعد جب مشتاق راج کو بار ایسوسی ایشن سے خارج کر دیا گیا تو حکومت نے یہ کاروائی کی کہ مشتاق راج کی کتاب ضبط کر لی۔ لیکن "توہین رسالت" جیسے سنگین جرم کی سخت سزا مقرر نہ ہونے کی وجہ سے پولیس نے اس معاملہ کو بہت سہل لیا اور ملزم کی گرفتاری عمل میں نہ آئی جس کی وجہ سے مسلمانوں میں شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔

پاکستان کے سابق چیف جسٹس جناب انوار الحق اور لاہور ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج جناب ذکی الدین پال نے بھی "آفاقی اشتمالیت" کے مصنف کی مذمت کی اور توہین رسالت پر قانون سازی کی حمایت کی۔[1]

ان دنوں پاکستان کے قومی اخبارات نے جن میں روز نامہ "جنگ"، "نوائے وقت"، "مشرق" اور "امروز" قابل ذکر ہیں نے نہ صرف اس مطالبہ کے حق میں مقالات شائع کیے بلکہ اداریے بھی لکھے، بالآخر اسلامی نظریاتی کونسل نے اس قرارداد کا نوٹس لیا اور شیخ محمد غیاث سابق اٹارنی جنرل کی تحریک پر کونسل نے حکومت سے سفارش کی کہ توہین رسالت اور ارتداد جیسے جرائم کی سزا، سزائے موت مقرر کی جائے۔ مسلمانوں کے اس قدر اضطراب کے باوجود حکومت وقت نے اس مسئلے پر کوئی توجہ نہ دی۔

اگرچہ وقت کے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے علماء کنونشن (منعقدہ ۲۱ اگست ۱۹۸۱ء) میں یہ اعلان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر مقدس ہستیوں کے متعلق ہتک

(1) ایضاً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمیز، گستاخانہ تحریر و تقریر کی حوصلہ شکنی کے لیے جلد ضروری قانون بنایا جائے گا اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت سزا مقرر کی جائے گی۔ اس یقین دہانی کے باوجود حکومت کی جانب سے کوئی قانون سازی نہیں کی گئی۔ بالآخر محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے وفاقی شرعی عدالت میں صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق اور صوبائی گورنروں کے خلاف ۱۹۸۴ء میں شریعت پیٹشن دائر کی کہ اسلامی مملکت پاکستان میں قانون توہین رسالت نافذ کرنے کا حکم جاری کیا جائے۔ اس درخواست پر ۷۵ سربر آوردہ مسلمان شہریوں جن میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے سابق جج صاحبان، سابق وزرائے قانون، ممتاز قانون دان وکلاء، علما کرام شامل تھے جن میں سے چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

ڈاکٹر ظفر علی راجا (سیکرٹری جنرل، ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس)

شیخ غیاث محمد (سینئر ایڈووکیٹ وسابق اٹارنی جنرل پاکستان)

مولانا مفتی محمد حسین نعیمی (سرپرست وناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور)

علامہ سید علی غضنفر کراروی (صدر اتحاد بین المسلمین)

بدیع الزمان کیکاؤس (سابق جج سپریم کورٹ)

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی (نائب صدر، ورلڈ اسلامک مشن)

مولانا محمد اجمل خان (مرکزی نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان)

علامہ احسان الٰہی ظہیر (صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان) وغیرہ

پہلے یہ پیٹشن ۱۸ جولائی ۱۹۸۴ء کو فل بینچ نے برائے سماعت منظور کر لی پھر اسکی باقاعدہ سماعت فیڈرل شریعت کورٹ نے شرع کر دی جس کا آغاز محمد اسماعیل قریشی پیٹشنرز کی بحث سے ہوا۔ وکلاء کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماء نے بہ یک زبان پیٹشنرز کے مطالبہ قانون توہین رسالت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سزائے موت کی تائید کی۔①

فاضل عدالت نے ابتدائی بحث کی سماعت کے بعد اٹارنی جنرل پاکستان اور تمام صوبوں کے ایڈووکیٹ جنرل کے نام نوٹس جاری کر دیے اور پیٹیشن برائے سماعت منظور کرلی۔ اسکے بعد پھر اس مقدمے کی سماعت فیڈرل شریعت کورٹ کے فل بنچ نے کی، جو چیف جسٹس گل محمد خاں، جسٹس فخر عالم، جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی، جسٹس مفتی شجاعت علی قادری اور جسٹس فخر الدین ایچ شیخ پر مشتمل تھا۔ اسکی سماعت ۱۳ نومبر کو شروع اور ۲۱ نومبر ۱۹۸۵ء تک جاری رہی۔ اس پیش کش کی تائید میں تمام مکاتب فکر کے علماء جن کے اسم گرامی درج ذیل ہیں پیش ہوئے:

مولانا سید محمد سعید ہاشمی، شیعہ عالم علی غضنفر کراروی، حافظ صلاح الدین یوسف، اسلامی اکیڈمی برطانیہ کے سربراہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا عبدالقادر آزاد، پروفیسر طاہر القادری، جامعہ المنتظر کے پرنسپل محمد حسین اکبر اور پروفیسر عطاء محمد نقوی۔

سماعت کے دوران مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا گلزار احمد مظاہری، مولانا منظور احمد چنیوٹی، سید ریاض الحسن نوری، ایران کے سکالر ڈاکٹر سہراب، مولانا عبدالرحمان اور عبدالمالک کاندھلوی کے علاوہ معروف قانون دان، یونیورسٹی، کالجوں اور دینی درسگاہوں کے اساتذہ کی کثیر تعداد عدالت میں آتی رہی۔②

وفاقی حکومت کی جانب سے سید ریاض الحسن گیلانی (ڈپٹی اٹارنی جنرل)،

(1) ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت: 311۔

(2) FEDERAL SHARIAT COURT DECISIONS, (1.L. 1984) 259۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پنجاب حکومت کی طرف خلیل الرحمن رمدے(ایڈووکیٹ جنرل حکومت پنجاب) ، حکومت سرحد کی طرف سے میاں محمد اجمل (اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پشاور)، صوبہ بلوچستان کی جانب سے محمد یوسف (اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل) اور سندھ حکومت کے ایڈووکیٹ جنرل نے اپنی اپنی حکومتوں کا موقف پیش کیا۔

علمائے کرام نے اپنا موقف تحریری صورت میں بھی پیش کیا، وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں نے بھی اس بات کی تائید کی کہ شاتم رسول قرآن وسنت کی روشنی میں سزائے موت کا مستوجب ہے لیکن دورانِ بحث ڈپٹی اٹارنی جنرل سید ریاض الحسن گیلانی نے یہ موقف اختیار کیا کہ گستاخ رسول کو پولیس اور عدالت سے رجوع کیے بغیر موقع پر قتل کر دیا جائے۔ پھر یہ عجیب نکتہ اٹھایا کہ تعزیرات پاکستان میں توہین رسالت کی سرے سے کوئی سزا ہی موجود نہیں۔ جسے قرآن وسنت سے منافی قرار دیا جائے۔ اس لیے وفاقی شرعی عدالت کو اس پیٹشن کی سماعت کا اختیار ہی نہیں۔ درخواست گزار اور صوبائی حکومتوں کے تمام نمائندوں نے وفاقی حکومت کے دوسرے موقف کی تردید میں اپنے دلائل پیش کیے کہ فیڈرل شریعت کورٹ میں توہین مذاہب کے بارے میں جو سزا مقرر ہے اس کے قانونی سقم کو جو قرآن وسنت سے متصادم ہے دور کرکے توہین رسالت کی سزا کو بطور حد جاری کرنے کے لیے حکومت کو یہ حکم دینے کا پورا پورا اختیار حاصل ہے۔ عدالت نے فریقین اور معاونین علماء کے مبسوط دلائل سننے کے بعد اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔ (1)

---

(1) F.S.C, 270۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پارلیمانی کاوشیں:

۱۷ مئی ۱۹۸۶ء کو اسلام آباد ہوٹل میں ایک سیمینار کے دوران ویمن ایکشن فورم کی چیئرمین عاصمہ جہانگیر قادیانی ایڈووکیٹ (موجودہ چیئرمین پرسن انسانی حقوق کمیشن) نے شریعت بل کے خلاف تقریر کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انتہائی غیر محتاط زبان استعمال کی۔ عاصمہ جہانگیر نے اپنی تقریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) نہ صرف "جاہل" کہا بلکہ تعلیم سے "نابلد" اور "ان پڑھ" جیسے الفاظ استعمال کیے۔

عاصمہ جہانگیر کی گستاخی کے بارے روز نامہ جسارت کے الفاظ یوں ہیں:

" خواتین محاذ عمل اسلام آباد کے ایک جلسے میں صورت حال اس وقت سنگین ہوگئی، جب ایک خاتون مقرر عاصمہ جیلانی نے شریعت بل کے خلاف تقریر کرتے ہوئے، سرور کائنات کے بارے میں غیر محتاط زبان استعمال کی۔اس پر ایک مقامی وکیل نے احتجاج کیا اور کہا کہ رسولِ خدا کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے محتاط رہنا چاہیے۔جس پر دونوں کے درمیان تلخی ہوگی اور جلسے کی فضا کشیدہ ہوگئی۔عاصمہ جیلانی نے اپنی تقریر میں "تعلیم سے نابلد" اور "ان پڑھ" کے الفاظ استعمال کیے تھے"۔ ①

عاصمہ جہانگیر کی اس گستاخی پر اسی سیمینار میں موجود راولپنڈی بار ایسوسی ایشن کے اراکین میں سے عبادالرحمن لودھی اور ظہیر احمد قادری نے سخت احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ وہ ان توہین آمیز الفاظ پر معافی مانگے لیکن عاصمہ جہانگیر نے بڑی ڈھٹائی سے انکار کر دیا، جس پر سیمینار میں ہنگامہ برپا

---

(1) روز نامہ جسارت، کراچی، 18 مئی 1986ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا، اس معاملہ کے باعث پورے ملک میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی اور وکلاء وعلماء کی انجمنوں نے اس کا سختی سے نوٹس لیا، مختلف قرار دادیں حکومت کو بجھوائی گئیں جن میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ عاصمہ جہانگیر کو اس گستاخی پر سخت سزا دے اور توہین رسالت کی سزا مقرر کرے۔①

قومی اسمبلی کے اراکین میں سے سب سے پہلے محترمہ نثار فاطمہ (ایم۔ این۔ اے) نے اس بے ادبی کا سخت نوٹس لیا اور اخبارات میں اس کے خلاف بھر پور مہم چلائی حتیٰ کہ بات قومی اسمبلی تک بھی پہنچی۔ پھر اس سلسلہ میں انہوں نے ایک مستقل مضمون بعنوان "شان رسالت اوراس کے تقاضے" بھی لکھا جو روزنامہ "جنگ" کی دو اشاعتوں (۱۷-۱۸ جون ۱۹۸۶ء) میں قسط وار شائع ہوا۔②

پھر انہوں نے قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جس میں توہین رسالت کی سزا، سزائے موت تجویز کی گئی تھی لیکن اس وقت کے وزیر انصاف وقانون اقبال احمد خان نے اس تجویز سے اختلاف کیا، ان کے خیال میں اس جرم کی سزا قرآن میں مقرر نہیں، اس لیے انہوں نے بل کی حمایت سے معذرت کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ ان کے علاوہ کچھ اسلامی ذہن رکھنے والے اراکین اسمبلی مولانا وصی مظہر ندوی، لیاقت بلوچ اور شاہ بلیغ الدین بھی اس جرم کی سزا صرف عمر قید سمجھتے تھے جس پر آپا نثار فاطمہ نے فرداً فرداً ہم خیال اراکین اسمبلی اور مروت خان وزیر مملکت برائے انصاف وپارلیمانی امور سے مل کر ان کے سامنے قرآن

www.kitabosunnat.com

(1) روز نامہ جنگ لاہور، 6 جون 1986ء۔

(2) کیا امریکہ جیت گیا؟: 302۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحدیث، ائمہ کرام اور اجماع امت کے فیصلے پیش کئے اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اس بل کی حمایت کر کے قومی اسمبلی میں منظور کروائیں۔(1)

پھر محترمہ آپا نثار فاطمہ نے بل قومی اسمبلی میں پیش کیا، اراکین کی اکثریت کو دیکھ کر کسی کو اس کی مخالفت کی جرأت نہ ہو سکی۔ بالآخر یہ بل ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو پارلیمنٹ نے منظور کر لیا۔ اس طرح پاکستان میں پہلی مرتبہ توہین رسالت کی سزا، سزائے موت مقرر ہوئی اور تعزیرات پاکستان میں دفعہ C-295 کا اضافہ کیا گیا۔(2)

C-295 کا اصل متن:

Whoever by words, either spoken or written by visible representation or by any imputation innuendo insinuation directly or indirectly, defiles the sacred name of Holy Prophet Muhammad (Peace be upon him) shall be punished with death or imprisonment for life and shall by liable to fine.

"جو کوئی الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہو یا تحریر یا نقوش کے ذریعے یا کسی تہمت کے ذریعے کنایتاً یا اشارتاً، بلاواسطہ یا بالواسطہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کی توہین کرے گا تو اسے موت کی سزا دی جائے گی یا عمر قید کی سزا اور مزید جرمانہ کی سزا بھی دی جائے گی۔"

(1) روز نامہ نوائے وقت، لاہور: 13 اکتوبر 1986ء۔

(2) ناموس رسول اور قانون توہین رسالت: 312۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ ۲۹۵ سی میں متبادل سزا کی منسوخی کے لیے درخواست:

توہین رسالت کے مذکورہ بل کی منظوری کے بعد بھی دفعہ 295-c میں ایک سقم رہ گیا تھا کیونکہ اس میں توہین رسالت کی سزا، سزائے موت کی متبادل سزا، سزائے عمر قید رکھی گئی جو کہ قرآن وسنت کے منافی تھی۔

لہٰذا محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے ایک بار پھر سال ۱۹۸۷ء میں وفاقی شرعی عدالت میں صدر پاکستان اور حکومت پاکستان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا اور دفعہ 295-c کی اس دفعہ کو چیلنج کیا جس کی رو سے عدالت کو، توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت کی بجائے عمر قید کی سزا بھی دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس پیٹشن میں وفاقی شریعت کورٹ سے یہ درخواست کی گئی کہ سزائے عمر قید کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے صدر پاکستان کو یہ ہدایت جاری کی جائے کہ وہ توہین رسالت کی سزا بطور حد صرف، سزائے موت مقرر کریں کیونکہ سزائے حد میں صدر، گورنر، پارلیمنٹ بلکہ پوری امت مسلمہ کو بھی کسی قسم کی ترمیم وتبدیلی یا تخفیف کا کوئی اختیار نہیں۔

جناب محمد اسماعیل قریشی صاحب خود رقمطراز ہیں:

"لیکن چونکہ اس دفعہ سے راقم الحروف (اسماعیل قریشی)، مرحومہ آپا نثار فاطمہ، علمائے کرام، وکلاء اور مسلمان عوام مطمئن نہیں تھے، اس لیے دوبارہ فیڈرل، شریعت کورٹ میں 295-c کو راقم نے مسلم ماہرین کی تنظیم کی جانب سے اس بنا پر چیلنج کر دیا کہ توہین رسالت کی سزا بطور حد سزائے موت مقرر رہے اور حد کی سزا میں کمی یا اضافہ کرنے کا اختیار کسی کو بھی نہیں اور یہ ناقابل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معافی جرم ہے۔ اس مقدمہ کی باقاعدہ سماعت یکم اپریل ۱۹۸۷ء کو شروع ہوئی، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کو بھی معاونت کی دعوت دی گئی۔ اس مقدمہ کی سماعت لاہور، اسلام آباد اور کراچی میں فیڈرل شریعت کورٹ کے فل کورٹ نے کی جو جناب جسٹس گل محمد خان چیف جسٹس، جناب جسٹس عبدالکریم خان کندی، جناب جسٹس عبادت یار خان، جناب جسٹس عبدالرزاق تھیم اور جناب جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خاں پر مشتمل تھا۔ من جملہ دیگر علمائے کرام کے مولانا سید محمد متین ہاشمی، مولانا محمد حسین اکبر اجتہادی، مولانا حافظ صلاح الدین یوسف اور جناب سید ریاض الحسن نوری قابل ذکر ہیں۔ علماء کرام کے علاوہ حکومت پنجاب کی طرف سے جناب خلیل الرحمن رمدے ایڈووکیٹ جنرل پنجاب، حکومت سرحد کی جانب سے جناب جسٹس محمد اجمل میاں، سندھ اور بلوچستان کی طرف سے وہاں کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل صاحبان نے بھی ہمارے موقف کی مکمل تائید اور حمایت کی... بالآخر وہ ساعت سعید بھی آگئی جب فیڈرل شریعت کورٹ نے متفقہ طور پر، اس گدائے شہہ عرب وعجم کی، پٹیشن منظور کرتے ہوئے توہین رسالت کی متبادل سزا عمر قید کو غیر اسلامی اور قرآن وسنت کے خلاف قرار دیا اور حکومت پاکستان کے نام حکم نامہ جاری کیا کہ عمر قید کی سزا کو دفعہ-۲۹۵c سے حذف کیا جائے جس کے لیے حکومت کو ۳۰ اپریل ۱۹۹۱ء تک کی مہلت دی گئی''۔[1]

(1) ناموس رسول اور قانون توہین رسالت: 43، 44۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفاقی شرعی عدالت نے اپنا فیصلہ ان الفاظ میں سنایا:

"مندرجہ بالا بحث کے پیش نظر ہماری رائے یہ ہے کہ عمر قید کی متبادل سزا، جیسا کہ دفعہ ۲۹۵ سی پاکستان ضابطہ تعزیرات میں مقرر ہے، احکامات اسلام سے متصادم ہے جو قرآن وسنت میں دیے گئے ہیں۔ لہٰذا یہ الفاظ اس میں سے حذف کر دیئے جائیں۔ ایک شق کا مزید اضافہ اس میں کیا جائے تاکہ وہ اعمال اور چیزیں جب دوسرے پیغمبروں کے متعلق کہی جائیں، وہ بھی اسی جرم کے مستوجب سزا بن جائے جو اوپر تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس حکم کی ایک نقل صدر پاکستان کو دستور کے آرٹیکل ۲۳۰ (۳) کے تحت ارسال کی جائے، تاکہ قانون میں ترمیم کے اقدامات کیے جائیں اور اسے احکامات اسلام کے مطابق بنایا جائے۔ اگر ۳۰ اپریل ۱۹۹۱ء تک ایسا نہیں کیا جائے گا تو "عمر قید" کے الفاظ دفعہ ۲۹۵ سی تعزیرات پاکستان میں اس تاریخ سے غیر موثر ہو جائیں گے"۔ ①

حکومت کی سپریم کورٹ میں اپیل:

اس فیصلہ کے بعد پھر ایک عجیب مرحلہ پیش آیا کہ فیڈرل شریعت کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت نے جو کہ نفاذ اسلام اور قرآن وسنت کے قانون کی بالادستی کا منشور لے کر برسر اقتدار آئی تھی، سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ جس پر محمد اسمٰعیل قریشی صاحب نے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو پیغام بھجوایا کہ حکومت اس اپیل کو فوری طور پر واپس لے ورنہ اس انتہائی حساس مسئلہ پر

---

(1) PAKISTAN LEGAL DECISIONS XL 111, P10۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے جذبات اس حکومت کے خلاف مشتعل ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم پاکستان جناب میاں محمد نواز شریف نے توجہ مبذول کرانے پر فوری اور بروقت نوٹس لیا اور برسر عام اعلان کیا کہ اس اپیل کا انہیں قطعی علم نہ تھا ورنہ ایسی غلطی کبھی سرزد نہیں ہوسکتی۔ اگر اس جرم کی سزا، سزائے موت سے بھی سنگین ہوتی تو ہم اسے بہر صورت نافذ کرتے۔ چنانچہ ان کے حکم سے توہین رسالت کی سزائے موت کے خلاف سپریم کورٹ سے یہ اپیل واپس لے لی گئی۔[1]

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں توہین رسالت کی سزا بطور حد سزائے موت حتمی اور قطعی طور پر نافذ ہوگئی۔

قانون توہین رسالت کے خاتمے کے لیے مغربی دباؤ:

جس طرح تحفظ ناموس رسالت کے لیے اپنی جان نچھاور کرنا ہمیشہ سے مسلمان کی شان رہی ہے اسی طرح "جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کو دلِ مسلم سے جدا کرنے کی آروز ہمیشہ سے دنیائے کفر کی پہچان رہی ہے کیونکہ تمام باطل قوتیں اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ منبع عزم وہمت ہے جو مسلمان کو باطل سے نبرد آزمار ہنے کی جرأت عطا کرتا ہے۔ یہی وہ مرکز عشق ومحبت ہے جس کے لیے مسلمان یہ تو برداشت کر لیتے ہیں کہ ان کے جواں جسم تختہ دار پر جھولتے ہیں تو جھول جائیں مگر یہ گوارا نہیں کرتے کہ وہ اس نام مقدس کو کبھی، کسی لمحے بھول جائیں اور اس کی توہین برداشت کریں۔

(1) ناموس رسول اور قانون توہین رسالت: 44۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج مغربی دنیا نے نہ صرف مذہب کو پس پشت ڈال دیا ہے بلکہ مقدس مذہبی ہستیوں پر شرمناک الزامات لگاتا اور ان کی توہین و تنقیص کرنے کو بھی کوئی غلط بات نہیں سمجھتی۔ اہل مغرب کی یہ شدید خواہش ہے کہ امت مسلمہ بھی یہی روش اختیار کرے۔ اسی لیے مغربی ممالک، امریکہ اور اس کے حواری چاہتے ہیں کہ پاکستان سے قانون توہین رسالت ختم ہو جائے تاکہ گستاخانِ رسول مکمل آزادی کے ساتھ شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کر سکیں۔ اس سلسلہ میں امریکہ اوراس کے اتحادی کئی بار ہمارے حکمرانوں کو ایسی ہدایات جاری کر چکے ہیں۔ ہم ان کا مختصر جائزہ لیتے ہیں:

۱۹۸۶ء میں ۲۹۵سی قانون متعارف کرایا گیا جس کے تحت توہین رسالت کی سزا موت مقرر کی گئی۔ امریکہ نے باربار پاکستانی حکومت سے توہین رسالت قانون منسوخ کرنے کے لیے کہا ہے۔[1]

۱۹۹۳ء میں امریکی نائب وزیر خارجہ پاکستان آئیں تو انہوں نے وزیر اعظم سے کہا کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔[2]

۱۹۹۵ء میں جب رحمت مسیح اور سلامت مسیح کیس سامنے آیا تو مغرب کی طرف سے مذکورہ قانون کی مخالفت میں شدید پراپیگنڈہ کیا گیا۔ ابھی یہ مقدمہ چل رہا تھا کہ جرمنی کے چانسر ہیلمٹ کو ہل پاکستان کے دورے پر آئے۔ پاکستان کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمانے کے بعد پہلا مطالبہ انہوں نے یہی کیا کہ حکومت پاکستان توہین رسالت قانون کو ختم

(1) روزنامہ جنگ، لاہور: 24 جولائی 1997ء۔

(2) زندگی، لاہور، 10 مارچ 1995ء، 16:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے۔①

۱۹۹۵ء ہی میں جب لاہور ہائی کورٹ نے سلامت مسیح اور رحمت مسیح کو توہین رسالت کیس سے بری کیا تو امریکہ نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا۔②

۱۴ دسمبر ۱۹۹۵ء کو برلن میں اٹھاسی ہزار جرمنوں کے دستخطوں پر مشتمل ایک ضخیم دستاویز پاکستانی سفیر کے سپرد کی گئی جس میں اس قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔③

مارچ ۱۹۹۶ء میں سینیٹر نیک براؤن کی صدارت میں امریکی سینٹ کی سب کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں پاکستان پر زور دیا گیا کہ وہ توہین رسالت کے قانون کو منسوخ کرے۔④

نومبر ۱۹۹۷ء میں کنٹربری (برطانیہ) کے آرچ بشپ ڈاکٹر ایرل کیری پہلی دفعہ پاکستان کے دورے پر آئے۔ اپنے قیام کے دوران انہوں نے قانون توہین رسالت کو بنیادی انسانی حقوق کے منافی قرار دیا۔⑤

مئی ۱۹۹۸ء میں امریکی محکمہ خارجہ کے نائب ترجمان جیمز فولی نے کہا

---

(1) کیا امریکہ جیت گیا؟:106۔

(2) روزنامہ جنگ، راولپنڈی: 25 فروری 1995ء۔

(3) شاداب لاہور، 16 جنوری 1996ء: 20۔

(4) روزنامہ، نوائے وقت لاہور: 8 مارچ 1996ء۔

(5) ماہنامہ محدث، جولائی، 1996ء :5۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ پاکستان ۲۹۵ سی کا قانون منسوخ کرے۔[1]

اپوزیشن لیڈر سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا کہ حکومت حقوق انسانی کی تنظیموں کے ساتھ مشورہ کرکے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم قانون میں ترمیم کرے۔[2]

جولائی ۱۹۹۸ء میں ایک بار پھر امریکہ نے پاکستان پر زور دیا کہ وہ قانون توہین رسالت کو منسوخ کرے۔[3]

قانون توہین رسالت میں ترمیم کا فیصلہ:

مغربی ممالک کے دباؤ کے باعث پہلی دفعہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں قانون توہین رسالت میں ترمیم کر کے اسے عملاً غیر موثر کرنے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ محترمہ کو خود اس قانون کے متعلق تحفظات تھے جیسا کہ انہوں نے خود کہا:

"ملک کے ۱۲ کروڑ عوام ناموس رسالت کی حفاظت خود کر سکتے ہیں۔ حکومت ناموس رسالت کے سلسلے میں سزائے موت کا قانون پارلیمنٹ میں پیش کرکے ملک کو بنیاد پرستوں کی ریاست بنانے کی کوشش کر رہی ہے جو کہ بنیادی طور پر قائد اعظم کے نظریات کے خلاف ہے اور عوام کے بنیادی حقوق سلب کرنے کے مترادف۔ اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ گواہوں اور شہادتوں کی بنا پر شانِ رسالت میں گستاخی کرنے

(1) روزنامہ جنگ، لاہور: 9 مئی 1996ء۔

(2) روزنامہ نوائے وقت: 23 مئی 1998ء۔

(3) روزنامہ جنگ، لاہور: 24 جولائی 1998ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کو سزا دینا اس لیے معنی نہیں رکھتا کہ ہمارے ملک میں تو ارکان پارلیمنٹ کو خرید لیا جاتا ہے۔ اس صورت میں کرایہ کے گواہوں کی موجودگی میں انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی"۔ (1)

بے نظیر بھٹو حکومت کے قانون توہین رسالت میں ترمیم کے فیصلے بارے میں روزنامہ "جسارت" لکھتا ہے:

"پیپلز پارٹی کی حکومت نے فیصلہ کیا کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کردی جائے۔ جس کے تحت توہین رسالت کے مرتکب کی سزا، سزائے موت اور عمر قید کم کر کے دس سال کر دی جائے۔ اس بات کا فیصلہ منگل کے روز وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی زیر صدارت ہونے والے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ وفاقی فیصلہ کے بارے میں اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے اطلاعات ونشریات کے وفاقی وزیر خالد احمد کھرل نے بتایا کہ کابینہ نے وزارت قانون کو ہدایت کی ہے کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی میں ترمیم کر کے بل کا مسودہ تیار کرے۔ جس میں توہین رسالت کے مرتکب کی سزا میں کمی کر کے زیادہ سے زیادہ دس سال سزائے قید رکھی جائے"۔ (2)

تین ماہ کی خاموشی کے بعد ۳ جولائی ۱۹۹۴ء کے تمام قومی اخبارات میں وزیر قانون اقبال حیدر کا درج ذیل بیان آئر لینڈ کے اخبار "آئرش ٹائمز" کے حوالے سے شائع ہوا:

---

(1) روزنامہ جنگ، کراچی: 10 اگست 1992ء۔

(2) روز نامہ جسارت، کراچی: 6 اپریل، 1994ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"پاکستان کے وزیر قانون سید اقبال حیدر نے کہا کہ وفاقی کابینہ نے توہین رسالت قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے اور اس ترمیم سے اب پولیس کو اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کرنے اور جیل بھجوانے کا اختیار حاصل نہیں رہا۔ اقبال حیدر نے کہا کہ پاکستان ایک جدید اسلامی ریاست ہے اور موجودہ حکومت ملک میں "مذہبی انتہا پسندی" کو بالکل نہیں چاہتی"۔ (1)

اسکے بعد مذکورہ وزیر نے پھر کہا کہ حکومت، پاکستان میں عیسائی برادری اور دوسری اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا تہیہ کیے ہوئے ہے اور اس مقصد کے لیے تمام ذرائع بروئے کار لائے گی۔ کیونکہ توہین مذہب کے قانون میں مناسب تبدیلیاں کرنا حکومت کے انتخابی منشور کا ایک حصہ ہے۔ (2)

پھر وفاقی وزیر خصوصی تعلیم وسماجی بہبود ڈاکٹر شیر افگن نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی گنجائش موجود ہے کیونکہ اس قانون سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے مواقع موجود ہیں۔ حکومت اس قانون میں ترمیم کر رہی ہے جس کے ذریعہ مقدمہ درج کرنے سے پہلے سیشن جج اس معاملہ کی تحقیق کریں اور اس کے بعد مقدمہ درج کرنے کی سفارش کریں۔ (3)

وفاقی وزراء کے ان بیانات سے مسلمانان پاکستان کی جانب سے شدید رد عمل ہوا۔ پنجاب کے متعدد شہروں میں اس فیصلے کے اعلان پر ہڑتال ہوئی اور وفاقی وزیر قانون سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس رد عمل کے

---

(1) روزنامہ جنگ، لاہور / نوائے وقت کراچی / جسارت، کراچی: 3 جولائی 1994ء۔

(2) روز نامہ جنگ کراچی: 7 جولائی 1994ء۔

(3) روز نامہ امن، کراچی؛ جنگ، لاہور: 7 جولائی 1994ء۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خاتمے کے لیے حکومت نے یہ موقف اختیار کیا کہ وزیر قانون نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا یہ محض ان پر تہمت ہے۔(1)

ترمیم کے بعد مقدمہ کا طریقہ کار:

وفاقی وزیر داخلہ نصر اللہ بابر نے توہین رسالت کے مقدمات کو رجسٹرڈ کرنے کے لیے متفقہ طریقہ کار کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کو آئندہ کوئی اختیار نہیں ہوگا کہ وہ معمولی سی شکایت پر کسی بھی فرد کے خلاف مقدمہ رجسٹرڈ کرے بلکہ پولیس فوراً اس معاملہ کی علاقہ مجسٹریٹ کو رپورٹ کرے گی جو کہ متعلقہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ اس جگہ کا معائنہ کرے گی جہاں متذکرہ ملزم کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج کی جائے اور جس ملزم کے خلاف پولیس مقدمہ رجسٹرڈ کرے گی، اس کو فوراً حفاظتی تحویل میں لے لیا جائے گا۔ایسا کرنا بہت ضروری ہو گا تاکہ مشتبہ شخص کی عوام کے ممکنہ غیظ وغضب سے حفاظت کی جا سکے۔وزیر موصوف نے کہا کہ مذکورہ طریقہ کار کے تحت ایسا

شکایت کنندہ جو جھوٹی رپورٹ پولیس میں دائر کرے گا، اس کو دس سال تک کی قید بھی ہوسکتی ہے۔(2)

عوامی رد عمل:

حکمرانوں کے ان مذکورہ بیانات سے اس بات کی بو آرہی تھی کہ وہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی خواہش پر قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں تبدیلی کے لئے ذہنی طور پر مکمل تیار ہوچکے ہیں لہٰذا عوام نے

(1) روز نامہ نوائے وقت کراچی: 7 جولائی 1994ء۔

(2) THE DAILY "NEWS INTERNATIONAL , 14 JULY 1994.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سخت رد عمل کا مظاہر کیا۔

احتجاج کا سب سے پہلا سلسلہ فیصل آباد سے کارو باری اور پہیہ جام ہڑتال سے ہوا۔ ①

پھر ۸ جولائی ۱۹۹۴ء کو تمام مذہبی، سماجی اور کاروباری تنظیموں نے مل کر حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف پورے ملک میں "یوم سیاہ" منایا اور مذہبی تحریکوں نے باقاعدہ ملک گیر تحریک چلانے کا علان کر دیا۔ ②

حکومت کے اس فیصلے کے خلاف ملک بھر میں ہنگاموں، مظاہروں، جلسے جلوسوں اور ٹائر و پتلے جلانے کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ ③

دینی جماعتوں نے پنجاب اسمبلی لاہور کے سامنے سخت احتجاج کیا اور کہا کہ جب تک حکومت ترمیم واپس لینے کا واضح اعلان نہیں کرتی، احتجاجی مظاہروں اور ہڑتالوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔

اس قانون کی مخالفت کرنے اور اس میں ترمیم کے مسوّدے کی منظوری پر بے نظیر بھٹو جو کہ اس وقت وزیر اعظم تھیں کو یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرائیں۔ وزیر قانون سید اقبال حیدر سے معذرت و معافی کا مطالبہ کیا گیا۔ جماعت اہل حدیث کے سربراہ مولانا عبد القادر روپڑی صاحب نے فتوی دیا کہ اقبال حیدر اور کابینہ کے دوسرے وزراء جنہوں نے اس قانون کی مخالفت کی اور ترمیم کے مسوّدے کی منظوری

(1) روزنامہ پاکستان، لاہور: 4 جولائی 1994ء۔

(2) روزنامہ نوائے وقت لاہور :9 جولائی 1994ء۔

(3) روزنامہ جنگ، لاہور:10جولائی 1994ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شریک ہوئے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں۔ ①

گجرات میں جماعت اہل سنت کے ناظم اعلیٰ پیر محمد افضل قادری اور ایک شخص مرزا شوکت علی نے وزیر قانون کے سر کی قیمت پانچ لاکھ روپے مقرر کر دی۔ ②

عوام کے پرزور احتجاج وہڑتال کے پیش نظر اور حالات کو کنڑول کرنے کی خاطر، بادل ناخواستہ حکومت نے ترمیم کا ارادہ موئخر کر دیا۔

ترمیم کی دوسری کوشش:

جولائی ۱۹۹۴ء میں تو حکومت نے شدید عوامی احتجاج کے باعث قانون توہین رسالت میں ترمیم کا ارادہ موئخر کر دیا تھا لیکن اپریل ۱۹۹۵ء میں ایک بار پھر ایسی خبریں آنا شروع ہوگئیں اور کچھ ہی دنوں بعد انسانی حقوق کے لیے وزیر اعظم کے مشیر سید کامران حیدر رضوی نے اے۔پی۔پی کو بتایا کہ وفاقی کابینہ نے توہین رسالت کے قانون میں دوبارہ دو ترامیم منظور کر لی ہیں۔ جن کے مطابق اس قانون کے تحت جعلی مقدمہ بنانے والے کو دس سال تک قید اور مقدمہ کا اندراج، جوڈیشل افسر کی ابتدائی تحقیق کے بعد ہی درج کیا جائے گا اور جوڈیشل افسر ڈپٹی کمشنر کے عہدے سے کم نہیں ہوگا۔ ③

عوامی رد عمل:

۱۹۹۵ء میں وفاقی کابینہ نے جن دوترامیم کی منظوری دی ملک کے تمام

(1) روز نامہ جسارت، کراچی: 7جولائی 1994ء۔

(2) روزنامہ نوائے وقت لاہور: 15 جولائی 1994ء۔

(3) روزنامہ روزنامہ خبریں لاہور:20 اپریل 1995ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں اور ۳۶ دینی جماعتوں نے متفقہ طور پر اس کو مسترد کر دیا اور اعلان کیا کہ اگر حکومت نے یہ ترامیم واپس نہ لیں تو اس کے خلاف اسمبلی کے اندر اور باہر شدید مزاحمت کی جائے گی۔

۲۷ مئی ۱۹۹۵ء کو پورے ملک میں ملی یکجہتی کونسل کی اپیل پر ترامیم کے خلاف مکمل پہیہ جام ہڑتال کی گئی۔ جس میں تمام دینی وسیاسی جماعتوں نے جلوس نکالے اور مظاہرے کیے جن کی کئی مقام پر پولیس سے جھڑپیں ہوئیں۔ ①

ترمیم کے خلاف پنجاب اسمبلی میں قرارداد کی منظوری:

اپریل ۱۹۹۵ء میں پنجاب اسمبلی میں ایک متفقہ قرار داد منظور کی گئی، جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت کے انسداد کے قانون ۲۹۵ سی میں ترمیم نہ کی جائے اور اہانت رسول کے سنگین جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے موت کی سزا برقرار رکھی جائے بلکہ اس میں اس بات کا اضافہ کیا جائے کہ نہ صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے کو سزائے موت دی جائے۔ ②

ترمیم کی تیسری کوشش:

تیسری مرتبہ قانون توہین رسالت میں ترمیم کی مذموم کوشش مشرف کے دورِ حکومت میں کی گئی۔ جنرل پرویز مشرف نے اپنے دور اقتدار میں فرقہ واریت کے خاتمے کو اولین ترجیحات میں رکھا لیکن ساتھ ہی امریکی دباؤ

(1) روزنامہ جنگ / نوائے وقت لاہور: 28 مئی 1995ء۔

(2) روزنامہ جنگ، لاہور: 5 مئی 1995ء؛ روزنامہ خبریں لاہور: مئی 1995ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مغرب نواز این۔جی۔اوز کے پر زور اصرار پر اقلیتوں کے تحفظ کے نام پر توہین رسالت کی سزا میں نرمی کا فیصلہ کیا گیا جس کا اعلان "انسانی حقوق کنونشن" منعقدہ اسلام آباد میں جنرل مشرف نے خود کیا اور کہا کہ توہین رسالت کے جرم پر آئندہ ایف۔آئی۔آر تھانہ انچارج ڈپٹی کمشنر کے حکم پر درج کرے گا جو پہلے واقعہ کے متعلق درخواست پر غور کرے گا، اس کے درست ہونے کی یقین دہانی کے بعد قانونی کاروائی کی اجازت دے گا۔①

عوامی رد عمل:

جنرل مشرف کے اس اعلان پر دینی جماعتوں نے شدید احتجاج کیا۔ لاہور میں جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے تمام ملک گیر دینی جماعتوں پر مشتمل "آل پارٹیز کانفرنس" میں ۱۹ مئی کو ملکی سطح پر ہڑتال کی کال دی گئی۔②

قومی سطح پر آل پارٹیز کانفرنس کے علاوہ دینی جماعتوں کا دوسرا بڑا پلیٹ فارم "تحفظ ناموس رسالت محاذ" قائم ہوا جس میں ملک کی تمام تبلیغی وجہادی تنظیموں نے حصہ لیا۔ محاذ کی اپیل پر پنجاب کے دار الحکومت لاہور اس فیصلے کے خلاف طاقت کا پہلا مظاہرہ کیا گیا۔ حضرت علی ہجویری کے دربار سے ایک جلوس نکالا گیا جس میں ۴ ہزار سے زیادہ علماء اور دینی جماعتوں کے کارکن شریک تھے۔ جلوس کو لوئر مال پر ہی شدید لاٹھی چارج اور آنسو گیس سے منتشر کر دیا گیا۔ بہت سے علماء گرفتار ہوئے جبکہ سینکڑوں شرکاء زخمی ہوگئے۔ جلوس پر تشدد تو کیا گیا اور گرفتاریاں بھی ہوئیں لیکن

---

(1) ہفت روزہ، زندگی، 21 مئی 2000ء: 24۔

(2) روزنامہ نوائے وقت: 18 مئی 2000ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا اثر یہ ہوا کہ اگلے ہی روز فیصلے کو تبدیل کر دیا گیا۔

۱۷ مئی ۲۰۰۰ء کو افغانستان سے واپسی پر جنرل پرویز مشرف نے اعلان کیا:

" ناموس رسالت ایکٹ تبدیل نہیں ہوسکتا، کوئی اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ معاملہ صرف ایف۔ آئی۔ آر درج کرنے کا تھا"۔ (1)

امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے " قانون توہین رسالت" کے خاتمے کے لیے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور ان کے دباؤ میں آکر ہمارے حکمران بھی اس قانون کے بارے اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے رہے۔ لیکن مسلمانانِ پاکستان نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر ہر قسم کے حملے اور ہر قسم کی سازش کا دل وجان سے ڈٹ کر مقابلہ کیا جس کے نتیجے میں پاکستان میں آج بھی قانون توہین رسالت، صحیح حالت میں موجود ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ موجود رہے گا۔

(1) ماہنامہ المذہب لاہور، جولائی 2000ء: 18۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون توہین رسالت پر اعتراضات کا جائزہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے محبت والفت اور عشق وعقیدت مسلمانوں کے دین ومذہب کی وہ بنیاد ہے کہ جس پر اسلام کے پورے نظام فکر کی عمارت قائم ہے۔جب تک محسن انسانیت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دیگر تمام انسانی رشتوں کی محبت پر غالب نہ آجائے، ایک مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔

ناموس رسالت کا تحفظ مسلمانوں کے نزدیک حساس ترین معاملہ ہے جس کے متعلق معمولی سی بات ہو جائے تووہ شمع رسالت پر دیوانہ وار اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے میں پس وپیش نہیں کرتے۔یہی وجہ ہے کہ اس بات پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کی سزا موت ہے۔

غیر مسلم، مسلمانوں کی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت سے بخوبی واقف ہیں۔یہی وجہ ہے کہ بعض غیر مسلم، اسلام سے اپنی کدورت کے اظہار اور مسلمانوں کو شدید ذہنی اذیت سے دوچار کرنے کے لیے، ان کی محبوب ومقدس ترین ہستی کی توہین جیسے گھناؤنے جرم کے ارتکاب سے بھی باز نہیں رہتے۔

پاکستان میں مختلف اقلیتیں آباد ہیں جن میں عیسائی، ہندو، قادیانی اور پارسی وغیرہ شامل ہیں۔ان میں سب سے بڑی اقلیت مسیحی ہے۔۲۰۰۹ء کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"آزادئ ضمیر"، "آزادئ عقیدہ"، "آزادئ رائے" جیسی خوش کن اصطلاحات کا بکثرت استعمال کر کے ان کے ذریعے اسلام اور شارع اسلام پر ناروا تنقید کے جواز مہیا کیے جا رہے ہیں۔

قانون توہین رسالت کسی بھی اعتبار سے انسانی حقوق اور آزادئ اظہار کے منافی نہیں، بلکہ یہ قانون کسی بھی شخص اور بالخصوص مسیحی اقلیت کے لیے ڈھال اور رحمت ہے بلکہ ان کے بنیادی حقوق کا محافظ ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر کوئی شخص کسی پر توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگائے تو اس کیس کو عدالت میں لے جایا جا سکتا ہے جہاں ملزم اپنی صفائی پیش کر سکتا ہے۔

پاکستان میں مسیحی برادری کو اپنے ضمیر اور مذہب کے اظہار کی مکمل آزادی ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آزادی اظہار کے حق کو غلط استعمال کرتے ہوئے شانِ رسالت میں گستاخی کی جائے اور نہ ہی مسلمان اس کی کبھی اجازت دیں گے۔

دراصل یہ عالم مغرب کا دوغلاپن اور منافقت شعاری ہے کہ ایک طرف تو وہ قانون توہین رسالت کو انسانی حقوق کے منافی قرار دے کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لائسنس مانگ رہے ہیں جبکہ دوسری طرف انسانی حقوق کے ان دعویداروں کو سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور مرزا قادیانی جیسے خبیثوں کی پشت پناہی پوری دنیا میں، شام، افغانستان، عراق، کشمیر، فلسطین، بوسنیا، چیچنیا اور برما میں مسلمانوں پر ظلم اور انکا قتل عام انہیں بالکل نظر نہیں آتا۔

پھر اگر آج دنیا بھر کی ریاستوں میں دستور ریاست سے بغاوت، منشیات فروشی اور ریاستی اقتدار کے لیے سزا موت دی جا سکتی ہے تو رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"آزادیٔ ضمیر"، "آزادیٔ عقیدہ"، "آزادیٔ رائے" جیسی خوش کن اصطلاحات کا بکثرت استعمال کر کے ان کے ذریعے اسلام اور شارع اسلام پر ناروا تنقید کے جواز مہیا کیے جا رہے ہیں۔

قانون توہین رسالت کسی بھی اعتبار سے انسانی حقوق اور آزادیٔ اظہار کے منافی نہیں، بلکہ یہ قانون کسی بھی شخص اور بالخصوص مسیحی اقلیت کے لیے ڈھال اور رحمت ہے بلکہ ان کے بنیادی حقوق کا محافظ ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر کوئی شخص کسی پر توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگائے تو اس کیس کو عدالت میں لے جایا جا سکتا ہے جہاں ملزم اپنی صفائی پیش کر سکتا ہے۔

پاکستان میں مسیحی برادری کو اپنے ضمیر اور مذہب کے اظہار کی مکمل آزادی ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آزادی اظہار کے حق کو غلط استعمال کرتے ہوئے شانِ رسالت میں گستاخی کی جائے اور نہ ہی مسلمان اس کی کبھی اجازت دیں گے۔

دراصل یہ عالم مغرب کا دوغلا پن اور منافقت شعاری ہے کہ ایک طرف تو وہ قانون توہین رسالت کو انسانی حقوق کے منافی قرار دے کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لائسنس مانگ رہے ہیں جبکہ دوسری طرف انسانی حقوق کے ان دعویداروں کو سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور مرزا قادیانی جیسے خبیثوں کی پشت پناہی پوری دنیا میں، شام، افغانستان، عراق، کشمیر، فلسطین، بوسنیا، چیچنیا اور برما میں مسلمانوں پر ظلم اور انکا قتل عام انہیں بالکل نظر نہیں آتا۔

پھر اگر آج دنیا بھر کی ریاستوں میں دستور ریاست سے بغاوت، منشیات فروشی اور ریاستی اقتدار کے لیے سزا موت دی جا سکتی ہے تو رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کرنے والے دریدۂ ذہن انسان کو کہ جس کی وجہ سے لاکھوں مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے، کیوں سزا موت نہیں دی جاسکتی؟

انسانی حقوق اور آزادی اظہار کی آڑ لے کر قانون توہین رسالت پر اعتراض کرنا امت مسلمہ کے خلاف مذموم سازش کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ قانون توہین رسالت کسی بھی اعتبار سے انسانی حقوق اور آزادئ رائے کے منافی نہیں۔

۲۔ جب اقلیتیں دائرہ اسلام سے باہر ہیں تو پھر ان پر اسلامی شرعی قوانین کا نفاذ سراسر زیادتی اور ظلم ہے۔ لہٰذا غیر مسلموں کو ۲۹۵ سی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔[1]

اقلیتوں کو قانون توہین رسالت سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ جہاں اسلامی تاریخ اور اسلام کے فلسفہ جرم و سزا اور قانون توہین رسالت کے وجوب اور دلائل شرعیہ کے متعلق مطلق لاعلمی پر مبنی ہے۔ وہاں یہ بے جا مطالبہ بعض شکوک وشبہات کو بھی جنم دیتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کو غیر مشروط لائسنس دے دیا جائے کہ وہ رسول اکرم کے خلاف سب وشتم اور زبان درازیاں کرتے پھریں، ناموس رسالت کی دھجیاں بکھیرتے رہیں لیکن ان سے جواب طلبی محض اس بنا پر نہ کی جاسکے کہ وہ غیر مسلم ہیں؟۔ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ توہین رسالت کا ارتکاب محض وہ کرسکتا ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہو۔ ایک شخص اگر مسلمان ہے لیکن وہ

(1) روز نامہ نوائے وقت: 13 مئی 1999ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو تو اس گستاخانہ حرکت کے ارتکاب سے وہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا* لہٰذا اسلام میں اسکی سزا قتل ہے۔

معترضین اگر اپنے خود ساختہ مزعومہ حقائق اور مذہبی تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں تو ان کے لیے بھی جاننا مشکل نہیں ہو گا کہ قانون توہین رسالت محض اقلیتوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ان نام نہاد مسلمانوں کے لیے بھی ہے جو شانِ رسالت میں گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۳۔ ۲۹۵ سی کا قانون اقلیتوں کو ڈرانے دھمکانے، بھگانے، غلام بنانے اور قتل کرنے کا لائسنس ہے۔ اس سے مذہبی قتل کو قانونی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ ①

کوئی بھی شخص جو پاکستان میں مسلمانوں اور اقلیتوں کے درمیان تعلقات کا حقیقت پسندانہ اور انصاف پر مبنی جائزہ لے تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ اعتراض کرنے والے عیسائی معترضین کا رد عمل انتہا پسندانہ، غیر معروضی، سطحی جذباتیت اور مذہبی جنونیت کا انداز لیے ہوئے ہے۔ حالانکہ پاکستان میں ابھی تک عیسائی یا کسی دوسری اقلیت کو عملی طور پر دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت سزائے موت نہیں ہوئی۔ وائس آف امریکہ نے اپنی نشریات میں اعتراف کیا کہ "قانون توہین رسالت پر آج تک کسی کو موت کی سزا نہیں دی گئی"۔ ②

۱۹۹۷ء کی رپورٹ کے مطابق آج تک تین عیسائیوں، ایک مسلمان اور

(1) ماہنامہ محدث، جولائی، 1998ء:7۔

(2) روزنامہ جنگ، لاہور: 9 مئی 1998ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو شیعہ افغانیوں کو زیر دفعہ ۲۹۵سی کے تحت سزائے موت سنائی گئی مگر اپیل کے دوران انہیں رہائی نصیب ہو گئی۔[1]

جب حقائق یہ ہیں تو پھر قانون توہین رسالت پر اعتراضات کرنا اور اسکے خلاف احتجاجی تحریک چلانا، بلا جواز اور مسلم اکثریت کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ محسن انسانیت کی ناموس کے تحفظ کے لیے قانون کو "قتل کا لائسنس" قرار دینا بذات خود توہین آمیز جسارت اور حقائق سے مجرمانہ روگردانی کی ذیل میں آتا ہے۔

۴۔ ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ اللعالمین ہیں تو آپ نے اپنے شاتمین کو قتل کیوں کروایا؟ کیا یہ سزا رحمۃ اللعالمین ہونے کے منافی نہیں ہے۔[2]

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیا۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[مَا انْتَقَم رَسُول اللّٰہِ صَلَی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّم لِنَفسِہٖ فِي شَيٍ قَطُّ اِلَّا ان تَنتَھک حَرَمۃُ اللّٰہ فَیَنْتَقِم بِھا اللّٰہ][3]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے لئے انتقام نہیں لیا۔ وہ اس وقت ہی عمل پیرا ہوئے جب اللہ کا دین (اسلام)، اس کی شریعت یا حدود کا تمسخر اڑایا گیا یا ان کی خلاف ورزی کی گئی۔ انہوں نے ہمیشہ اللہ اور

(1) ہفت روزہ آواز انٹر نیشنل، 4 جولائی 1997ء۔

(2) توہین رسالت کی سزا: 160۔

(3) الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الادب، باب قول النبی یسروا ولا تعسروا، ح16269: 516۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے دین کی خاطر سزا کا حکم دیا۔"

لیکن جہاں اللہ کے دین پر حرف آیا تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سمجھوتا نہیں کیا۔ آپ کی ذات اقدس تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے لیکن معترضین کو یہ کس نے بتا دیا کہ مجرم کو اسکے جرم کی سزا دینا اور کائنات میں امن قائم کرنے کے لیے کسی مجرم پر حد قائم کرنا شان رحمۃ اللعالمین کے خلاف ہے۔

یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی یہ کہے کہ جب اللہ تعالیٰ رحمن ورحیم ہے تو اس نے قوم لوط علیہ السلام ، قوم صالح علیہ السلام ، قوم شعیب علیہ السلام اور بہت سی نافرمان قوموں کو عذاب بھیج کر تباہ وبرباد کر دیا اور کافروں کو ہمیشہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں کیوں جلائے گا؟

اگر کافروں اور مشرکوں کو تباہ وبرباد کردینا اور انہیں ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلانا اللہ تعالیٰ کے رحمن ورحیم ہونے کے منافی نہیں تو ایک دریدہ دہن توہین رسالت کے مرتکب شخص کو کیفر کردار تک پہنچا کر معاشرہ میں امن اور سکون قائم کرنا رحمۃ اللعالمین ہونے کے منافی کیسے ہوسکتا ہے؟ لہٰذا ایک دریدہ دہن شاتم رسول کو قتل کروا کر دنیا میں امن وسکون قائم کرنا رحمۃ للعالمین کی شان کے منافی نہیں۔

۵۔ یہ قانون اس لیے بنایا گیا کہ مسیحیوں کو باآسانی ظلم وستم کا نشانہ بنا کر انہیں اپنے مذہب سے منحرف ہونے پر مجبور کیا جا سکے۔[1]

یہ اعتراض قانون توہین رسالت اور اسلامی قوانین سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے، کیوں کہ اگر کوئی آدمی شانِ رسالت میں گستاخی کا مرتکب ہونے

(1) ضرب شالاق:17۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد سزا سے بچنے کے لیے اسلام قبول کر لیتا ہے تو بھی اس کی سزا معاف نہیں کی جا سکتی بلکہ اسے قتل ہی کیا جائے گا۔

یہ اعتراض بالکل غلط ہے کہ یہ قانون عیسائیوں پر دباؤ ڈال کر مسلمان بنانے کے لیے بنایا گیا ہے کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ اسلام میں دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

{لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ} ①

"دین میں کوئی جبر نہیں۔"

پاکستان میں مسیحوں کو مکمل مذہبی و تبلیغی آزادی حاصل ہے کوئی بھی انہیں مذہب تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے۔ اگر کوئی مسیحی اپنی مرضی وخواہش سے اسلام قبول کر ہی لے تو مسیحی برادری اس کے خلاف سخت قانونی مزاحمت کرتے ہیں اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے نو مسلموں پر مقدمے قائم کرواتے ہیں جن کے باعث اکثر و بیشتر نو مسلم دوبارہ اپنے سابقہ مذہب کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ ②

اسلامی تعلیمات اور تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں دین کے معاملے میں کبھی بھی زبردستی نہیں کی گئی لہذا یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔

۲۔ قانون توہین رسالت سے مذہبی تعصب پیدا ہوتا ہے اور محض عقیدے کے پر امن اظہار پر کسی کو سزائے موت دینا قابل مذمت ہے۔ ③

(1) سورۃ البقرہ 256:2۔

(2) مسیحی ممالک میں مسیحیوں کی حالت زار: 79۔

(3) روزنامہ جنگ، 10 مئی 1998ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون توہین رسالت کا یہ مقصد سرے سے نہیں کہ مذہبی تعصب پیدا کرے یا محض عقیدے کے اظہار پر کسی کو سزائے موت دی جائے، اگر ایسا ہوتا تو کوئی عیسائی مشن ملک بھر میں کھلے بندوں عیسائیت کے عقائد کی تبلیغ ہی نہ کر سکتا۔ قانون توہین رسالت میں سزائے موت صرف توہین رسالت کے لیے مقرر ہے اور یہ بجائے خود ایک ارفع مقصد ہے، فرقہ وارانہ منافرت کی روک تھام کی ایک موثر کوشش ہے۔

پاکستان میں اقلیتوں کو جو حقوق اور آزادی حاصل ہے وہ شاید ہی کسی اور ملک میں کسی اقلیت کو ہو۔ پاکستان میں نہ صرف مسیحیوں کو مذہبی فرائض کی ادائیگی کی آزادی ہے بلکہ وہ تبلیغی سرگرمیاں بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس کا اعتراف تو خود عیسائی مشنری ڈاکٹر گلین ریڈ یوں کرتا ہے:

> "میں نے کبھی ایسی مسلم مملکت نہیں دیکھی جہاں عیسائی، تبلیغ عیسائیت میں اتنے آزاد ہوں جتنے پاکستان میں ہیں"۔[1]

عقیدے کے اظہار کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس توہین و تنقیص کی جائے۔ دنیا کا کوئی آئین اور بنیادی حقوق کا چارٹر کسی فرد کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ اپنے عقیدے کا اظہار کسی مذہبی مقدس ہستی کی توہین کر کے کرے اور مذہبی معاملات میں دوسروں کی دل آزاری کرے۔

۷۔ جب پاکستان میں قانون توہین رسالت کے تحت پہلے مقدمے کا فیصلہ سنایا گیا تو یہ مطالبہ بار بار دہرایا گیا کہ گستاخ رسول کو گواہوں کی بنیاد

(1) پاکستان میں مسیحیت: 311۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر سزا دینا غلط ہے۔ بلکہ یہ سزا حقائق کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔[1]

پوری دنیا میں مقدمات کا فیصلہ شہادتوں کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔ شہادت سے مراد وہ بیان ہوتا ہے جو اس علم کی بنا پر ہو جو مشاہدہ، بصیرت یا مشاہدہ بصر کے ذریعے حاصل ہوا ہو۔

یعنی شہادت کسی واقعہ کے بارے میں اپنے مشاہدے اور دید کے مطابق خبر دینے کو کہتے ہیں نہ کہ باطن و تخمین کی بنیاد پر، اسی واسطے شہادت کو خبر قاطع بھی کہا گیا ہے۔

گویا یہ حقائق سامنے لانے کا پہلا اور بنیادی ذریعہ ہے جس کے بغیر انصاف تک پہنچنا ممکن نہیں۔ اس طرح شہادت حقائق ہی کی ایک صورت ہے جس کو کوئی شخص عدالت میں پیش ہو کر سامنے لاتا ہے۔ لہٰذا دونوں کو جدا نہیں کیا جا سکتا، یہ بات کہ سزا گواہی کی بنیاد پر نہیں حقائق کی بنیاد پر دینی چاہیے، بنیادی اصولوں سے لاعلمی کی بنا پر کہی جا رہی ہے۔

۸۔ دفعہ C-295 پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس میں ملزم کی نیت کا ذکر نہیں ہے۔[2]

جہاں تک نیت کا تعلق ہے تو اس کا لحاظ ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے لفظ کے استعمال سے منع فرما دیا جو ذو معنی ہو اور جس سے شان رسالت میں گستاخی کا ذرا سا بھی پہلو نکلتا ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ذو معنی لفظ "رَاعِنَا" سے حکماً روک دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(1) روز نامہ نوائے وقت، لاہور: 9 نومبر 1992ء۔

(2) روزنامہ جنگ، لاہور: 8 اپریل 1994ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

{يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَقُولُواْ رَٰعِنَا وَقُولُواْ ٱنظُرۡنَا} [1]

"اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہا کرو بلکہ اُنظرنا کہا کرو۔"

یہ بات مسلمہ حقیقت ہے کہ لفظ "راعنا" کا استعمال کرتے وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بے ادبی وگستاخی کے معنوں میں بولنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نیتوں کو مد نظر نہیں رکھا۔ لہٰذا توہین رسالت کے معاملے میں نیت کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا بلکہ ظاہری قول وفعل کو دیکھا جائے گا۔

۹۔ بے نظیر بھٹو نے قانون توہین رسالت پر یہ اعتراض کیا کہ گواہوں اور شہادتوں کی بنا پر یہ قانون لاگو کرنا اس لیے معنی نہیں رکھتا کیونکہ ہمارے ملک میں تو ارکان پارلیمنٹ کو خرید لیا جاتا ہے، اس صورت میں کرایہ کے گواہوں کی موجودگی میں انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ [2]

اس اعتراض پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا پاکستان کا عدالتی نظام اس قدر ناقص ہے کہ اس سے حصول انصاف کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی اور پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں بھی سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز کرنے سے قاصر ہیں؟ جہاں تک کرائے کے گواہوں اور ان کی جھوٹی گواہیوں کے خدشے کا تعلق ہے تو دنیا بھر میں تمام فیصلے چونکہ شہادتوں پر ہو رہے ہیں تو اگر جھوٹی گواہی کے خدشے سے قوانین ہی ختم کر دیے جائیں تو پھر کونسا قانون باقی بچے گا؟ لہٰذا قانون پر اعتراض اٹھانے کی بجائے عدالتی نظام بہتر بنایا جانا

(1) سورۃ البقرۃ 104:2۔

(2) روز نامہ جنگ کراچی، 10 اگست 1992ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔

۱۰۔ ۲۹۵ سی میں عمر قید کی سزا حذف کر کے سزائے موت کو لازمی کر دیا گیا ہے تاکہ کوئی جج صرف قید کی سزا نہ دے۔ اس طرح جج سے عدل وانصاف کا حق چھین لیا گیا۔ ۲۹۵ سی میں یہ سقم موجود ہے جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔①

جہاں تک تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی عمر قید کی سزا حذف کر کے سزائے موت کو لازمی کر دینے کا تعلق ہے تو یہ تبدیلی ججوں سے عدل وانصاف کا حق چھیننے کی غرض سے نہیں لائی گئی بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ یہ تبدیلی ایک بدیہی آئینی تقاضے کی تکمیل ہے۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۲۷ کی رو سے پاکستان میں مروجہ تمام قوانین وقواعد وضوابط کو قرآن وسنت سے ہم آہنگ کرنا لازمی ہے۔ امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ توہین رسالت جیسے سنگین جرم کی سزا صرف موت ہے۔

قانون توہین رسالت کی منظوری کے بعد اس میں عمر قید کی سزا کا سقم دور کرنے کے لیے جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈوکیٹ نے ۱۹۸۷ء میں فیڈرل شریعت کورٹ میں پیٹشن دائر کی جس کی سماعت عدالت کے ججز نے کی۔ سماعت کے دوران پاکستان کے اعلیٰ عدلیہ کے ججز، قانون دان اور علماء کی کثیر تعداد شرکت کرتی رہی۔ آخر کار قانون توہین رسالت ایکٹ سے عمر قید کی سزا حذف ہو کر صرف سزائے موت رہ گئی۔ لہٰذا جب یہ قانون پاکستان کے آئینی تقاضوں کے عین مطابق ہے تو پھر اس پر اعتراض کرنا فرسودہ پر اپیگنڈہ سے زیادہ اور کچھ نہیں۔

(1) ماہنامہ محدث، جولائی، 1998ء:7۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۹۵-اا سی کے تحت بے گناہ غیر مسلموں کے خلاف جھوٹے مقدمات بنانے کا رجحان عام ہے۔ ابھی تک توہین رسالت کے جتنے بھی مقدمات سامنے آئے ہیں ان کے محرکات کچھ اور تھے۔ کوئی بھی مسیحی کسی نبی اور خصوصاً نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ①

یہ اعتراض تاریخی شہادتوں اور عصر حاضر میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی روشنی میں ساقط ہو جاتا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ پاکستان میں بسنے والی مسیحی برادری کی اکثریت پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی سے احتراز کرتی ہے۔ لیکن تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ ہر دور میں عیسائیوں اور غیر مسلموں کی ایک مخصوص تعداد توہین رسالت کا ارتکاب کر کے مسلمانوں کی دل آزاری کا سامان کرتی رہی ہے۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اس عیسائی راہب کے بارے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا تھا، قول نقل کیا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اگر میں اس کی بات سن لیتا تو اسے قتل کر دیتا"۔ ②

اسی طرح قرونِ وسطی میں مسلم سپین کی تاریخ میں ایک جنونی پادری اور اس کے چیلوں نے شانِ رسالت میں گستاخی کی اور عصر حاضر میں بھی توہین آمیز خاکوں کی اشاعت میں مسیحی اکثریت ملوث ہے۔

لہٰذا تاریخی شہادتوں اور عصر حاضر کے مشاہدات کی بنیاد پر اس اعتراض کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔

---

(1) ماہنامہ محدث، جولائی، 1998ء: 7۔

(2) الصارم المسلول علی شاتم الرسول: 209۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ مسیحی حلقوں میں ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ یہ کیسا قانون وانصاف ہے کہ بلا تفتیش ایک بے گناہ کو اس کے ناکردہ گناہ کی سزا دینے والا تو غازی اور مجاہد کہلاتا ہے اور اسے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی سزا ہی نہیں ملتی جبکہ ملزم کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع ہی فراہم نہیں کیا جاتا۔[1]

یہ اعتراض اگرچہ کسی حد تک درست ہے کیوں کہ ہمارے معاشرے میں اکثر یہ رویہ بہت حد تک بڑھ گیا ہے کہ لوگ کسی ملزم کو مجرم سمجھ کر خود ہی سزا دینے کا فریضہ سر انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر قانون توہین رسالت کا حقیقی مقصد ہی اس خطرناک رویہ کی روک تھام کرنا ہے کہ کوئی قانون کو ایسے ہاتھ میں لینے کی جرأت نہ کرے اور اگر ایسا کرلے تو مجرم قرار پائے۔

اس طرح یہ قانون ہر آدمی اور بالخصوص مسیحی اقلیت کے لیے رحمت اور ڈھال ہے کہ اگر کوئی کسی پر توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگائے اور بہتان تراشی کرے تو اس کیس کو قانون کے مطابق عدالت میں لے جایا جا سکے۔ جہاں ملزم آزادی سے اپنی صفائی پیش کر سکے۔ کیونکہ ملزم کو اپنی صفائی کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

مزید یہ کہ حدود وتعزیرات نافذ کرنے کا اختیار صرف حکومت اور اس کی مقرر کردہ عدالتوں کو ہے۔ کوئی بھی شخص از خود یہ کام سر انجام دینے کا مجاز نہیں۔

۱۳۔ ایک اعتراض یہ ہے کہ اس ایکٹ اور آئین میں توہین

(1) ہفت روزہ تکبیر، کراچی: 28 جنوری 1993ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالت رسالت کی تعریف ہی نہیں کی گئی لہذا یہ قانون مبہم اور غیر واضح ہے۔①

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ توہین رسالت کی تعریف نہیں کی گئی تو اس سلسلے میں یہ بات واضح ہے کہ توہین رسالت کی کوئی طے شدہ تعریف کرنا ممکن نہیں۔ توہین رسالت تو بس توہین ہی ہے چاہے کوئی جس انداز سے بھی کرے۔ کوئی شخص بھی اتنا بے شعور نہیں کہ اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ الفاظ شان رسالت میں گستاخی ہیں یا نہیں۔ کسی بھی کلام کے الفاظ اور ان کی ادائیگی کے موقع و محل سے با آسانی واضح ہو جاتا ہے کہ یہ گستاخی وتوہین ہے یا نہیں۔

جن برگزیدہ ہستیوں کی بدولت یہ دنیا نیکی، سچائی، حق پرستی، عدل وانصاف جیسی اعلیٰ قدروں سے روشناس ہوئی ان کی شان میں دشنام طرازی انتہائی گھناونا فعل ہے جسے کوئی بھی مہذب معاشرہ برداشت نہیں کرتا اور خاص طور پر مسلمان معاشرہ۔ قانون توہین رسالت پر جتنے بھی اعتراضات کیے گئے ہیں سب تعصب، اسلام دشمنی پر مبنی اور بے بنیاد ہیں۔ دریدۂ ذہن شاتمین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہ بند کرنے اور معاشرے کو مستحکم، شائستہ، صحت مند اور صالح بنانے کے لیے ایسا قانون ناگزیر تھا۔

---

(1) روزنامہ خبریں لاہور :28 فروری 1993ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ سوم

مسلم ممالک میں قانون توہین رسالت
ایک جائزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم ممالک میں قانون توہینِ رسالت، ایک جائزہ

اسلامی ممالک میں توہین مذہب اور رسالت سے متعلق قوانین موجود ہیں، عمومی طور پر مغربی ملکوں کی طرف سے اسلامی ممالک میں پائے جانے والے قوانین پر تنقید جاری رہتی ہے۔ ان قوانین کے خاتمے کے لئے مغربی ممالک، مسلم ممالک میں لابنگ بھی کرتے ہیں اور سیکولر عناصر کو شہہ دیتے ہیں کہ وہ ان قوانین کے خاتمے کے لئے اپنا اثر ورسوخ بروئے کار لائیں۔ ایسے حالات میں عوام الناس کی طرف سے ردعمل کی مسلسل مزاحمت اس طرح کے منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ دوسرا یہ بھی ہے کہ جب قوانین موجود نہ ہوں گے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت کی توہین اور تنقیص کرنے والے افراد کو خود سزا دیں گے اور قانون ہاتھ میں لے لیں گے۔ یہ بذات خود حکام وقت کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ضروری ہے کہ وہ ایسی صورتحال اور حالات کی پیشگی روک تھام کریں اور یہ تبھی ممکن ہے جب کہ اس مقصد کے لئے ضروری قوانین موجود ہوں۔

چنانچہ اس سلسلے میں قوانین کی عدم موجودگی ان واقعات میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے کہ جن میں کسی فرد واحد کی جانب سے قانون کو ہاتھ میں لے کر گستاخ فرد کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ جب بھی ایسا کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو مغربی ممالک کی جانب سے توہین رسالت و مذہب کے قوانین کے خلاف نئی مہم کا آغاز ہو جاتا ہے۔ مسلم ممالک میں ان قوانین کے خاتمے کے لئے مغربی ممالک کی اتنی زیادہ دلچسپی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسے افراد کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں جو کہ توہین رسالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں اور ان کی گستاخی کے بعد مغربی ممالک ان کی سرپرستی کریں، کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ تسلیمہ نسرین، سلمان رشدی جسے گستاخ پیدا ہوں اور پھر مغربی ممالک ان کی حفاظت اور ان سے مزید گستاخی کروانے اور اسلام کو بدنام کروانے کا موقع فراہم کریں۔ اگر یہ بات سچ ہے تو پھر خود ان ممالک میں پائے جانے والے توہین مسیحؑ اور توہین مذہب سے متعلق قوانین کا خاتمہ کیوں نہیں کیا جاتا؟ اگرچہ کوئی مسلمان کسی بھی نبی کی توہین کا سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے کہ وہ سابقہ تمام کتب و انبیاء کی تصدیق اور ان کی عصمت و عظمت کا اقرار کرے۔ مقالہ ہذا میں منتخب مسلم ممالک کے توہین رسالت سے متعلق قوانین کا جائزہ پیش کیا جائے گا جس سے ثابت ہو گا کہ توہین رسالت کا مسئلہ امتِ مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے اور یہ کسی فردِ واحد کا بنایا ہوا قانون نہیں۔

واضح رہے کہ ان ممالک کے موجودہ قوانین کسی ایک کتاب میں یکجاء صورت میں نہیں ہیں، لہٰذا مسلم ممالک میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، مصر، سوڈان، قازقستان، ترکی، برٹش انڈیا اور پاکستان کے قوانین کا جائزہ انٹرنیٹ کی مدد سے پیش کیا جا رہا ہے۔

سعودی عرب اور قانون توہینِ رسالت:

سعودی عرب واضح طور پر ایک اسلامی ریاست ہے، ریاست اور مذہب کے درمیان کوئی تفریق نہیں، سعودی عرب کے بنیادی آئین کے آرٹیکل ا کے مطابق:

> The Kingdom of Saudi Arabia is a sovereign Arab Islamic State. Official Religion is Islam, Constitution: The Holy Qur'an and the Prophet's Sunnah (traditions)[1].

[1] Saudi Arabia's Constitution of 1992 with Amendments through 2005, P 3 (Retrieved on April 8, 2017).
https://www.constituteproject.org/constitution/Saudi_Arabia_2005.pdf

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"سعودی عرب ایک خود مختار عرب اسلامی ریاست ہے، جس کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ خدا کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس کے آئین ہیں"۔

سعودی عرب میں اسلامی قانون نافذ ہے۔ ملکی قوانین شرعی قوانین پر مبنی ہیں، یہاں توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مرتکب افراد کو موت کی سزا تک دی جاتی ہے۔ سزا کے لئے مجرم کا سر قلم کیا جاتا ہے یا پھانسی بھی دی جاتی ہے۔ سزا کا فیصلہ ملکی مفتیان کی کونسل کرتی ہے۔ سعودی عرب میں کوئی ایک تحریری پینل کوڈ نہیں، شریعت کی وضاحت کے لئے ججوں کی تشریحات پر انحصار کرتا ہے، جرائم کی نوعیت کا تعین اسی تشریح پر منحصر ہے۔ جرائم اور ان کی نوعیت کی تعریف اور سزاؤں کی شدت ہر معاملے میں مختلف ہو سکتے ہیں۔ ارتداد کی سزا موت ہے۔ سعودی عرب میں "توہین رسالت" کو اسلام سے انحراف کے طور پر سمجھا جاتا ہے، اور توہین رسالت کے مرتکب فرد پر مرتد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے۔ سعودی عرب میں ارتداد کے جرم پر حدود کے قوانین کے مطابق سزائے موت ہے۔ سلفیت یا سعودی بادشاہت کے خلاف توہین کی سزا بھی موت ہے لیکن زیادہ تر عام سزائیں قید، جرمانے اور کوڑوں پر مشتمل ہیں۔

سعودی قوانین کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

(۱) حدود اللہ

وہ جرائم جس کی سزائیں متعین ہیں اور ان سزاؤں میں کوئی کمی بیشی بھی ممکن نہیں۔

(۲) قصاص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نجی حقوق کی خلاف ورزی سے متعلق فوجداری قوانین جن کو قصاص کا نام دیا گیا ہے۔

(۳) تعزیر

صوابدیدی سزائیں جو دیگر تمام فوجداری جرائم کے لئے نافذ ہوں گی۔

آئین میں باب اول کے آرٹیکل ۱۱ کے مطابق:

The Saudi society shall hold fast to the Divine Rope. Its citizens shall work together to foster benevolence, piety and mutual assistance; and it avoids dissension [1].

سعودی معاشرے کی بنیاد الٰہی قوانین پر ہوگی۔ اچھے اعمال، تقویٰ اور باہمی تعاون پر مبنی معاشرہ لازم و ملزوم ہوگا۔ اسے فتنہ و فساد سے محفوظ رکھا جائے گا۔

آرٹیکل ۲۳ کے مطابق

The State shall protect the Islamic Creed and shall cater to the application of Shari'ah. The State shall enjoin good and forbid evil, and shall undertake the duties of the call to Islam2.

ریاست اسلامی عقیدے کی حفاظت کرے گی، شریعت کے نفاذ کے لئے تمام تقاضوں کی تکمیل کرے گی اور اسلام کے فرائض کی تکمیل کے لئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے گی۔

آرٹیکل 48 کے مطابق

Courts shall apply the provisions of Islamic Shari'ah to cases brought before them, according to the teachings of the Holy Qur'an and the Prophet's Sunnah as well as other

---

[1] Ibid., p. 4.
[2] Ibid P 6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

regulations issued by the Head of State in strict conformity with the Holy Qur'an and the Prophet's Sunnah 1.

عدالتوں میں جو مقدمات پیش کیے جائیں گے ان میں قرآن اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے قوانین لاگو ہوں گے۔اور حکمران کی طرف سے جاری فرمان جو کتاب یا سنت سے متصادم نہ ہو بلکہ اس کے مطابق ہو وہ بھی آئین متصور ہو گا۔

۴ فروری ۲۰۱۴ء میں سعودی عرب کے انسداد دہشت گردی کے نئے قانون جسے ۱۶ دسمبر ۲۰۱۳ء کو وزراء کی سعودی کونسل کی طرف سے منظور کیا گیا تھا اور بعد میں شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف سے دستخط کے بعد ۲ فروری ۲۰۱۴ء کو مؤثر بن گیا۔ایمینسٹی انٹر نیشنل کی رپورٹ ۲۰۰۹ء کے مطابق

At least 102 men and women, 39 of them foreign nationals, were executed in 2008. Many were executed for non-violent offences, including drug offences, "sodomy", blasphemy and apostasy. Most executions were held in public [2].

۱۰۲ مرد وزن کو جن میں سے ۳۹ سعودی عرب سے باہر کے باشندے تھے انہیں منشیات جرائم، 'بد فعلی' توہین رسالت اور ارتداد کے جرائم میں سزائے موت دی گئی۔زیادہ تر سزائیں عوام کے سامنے دی گئیں۔

ایمینسٹی انٹر نیشنل کی رپورٹ ۲۰۱۷ء کی رپورٹ کے مطابق سعودی شہر Abha میں فلسطینی شاعر اور مصور اشرف فیاض کو اس کی ۲۰۱۵ء میں تحریری توہین پر

---

[1] Ibid P 8.

[2] Amnesty International Report Saudia Arab 2009. (Retrieved on April 8, 2017).
https://web.archive.org/web/20090724104756/http://thereport.amnesty.org/en/regions/middle-east-north-africa/saudi-arabia

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارتداد کے الزام کی بنیاد پر موت کی سزا سے تبدیل کر کے اسے ۸۰۰ کوڑوں اور آٹھ سال قید کی سزا سنائی گئی[1]۔

ایران اور قانونِ توہینِ رسالت:

۱۹۷۹ء کے انقلاب کے بعد ایران کا نیا آئین اسلامی نظریے کی بنیاد پر وجود میں آیا، جس کے مطابق ایران ایک اسلامی ملک ہے۔ توہین رسالت کے خلاف قوانین شریعت سے اخذ کرتا ہے۔ توہین رسالت کے خلاف قانون، اسلامی حکومت پر تنقید کے خلاف قانون، اسلام کی توہین کے خلاف قانون اور خلاف اسلام مواد کی اشاعت کے خلاف قوانین موجود ہیں۔

(18جولائی 2013ء) کو ایران کی انسانی حقوق کے دستاویزی مرکز (IHRDC) اسلامی جمہوریہ ایران کے "اسلامی تعزیرات کی کتاب پانچ" کے پہلے سرکاری جامع انگریزی ترجمے کی اشاعت میں قوانین بیان کیے گئے ہیں۔ Book Five، کتاب پانچ" پینل کوڈ کا صرف ایک حصہ ہے جسے مستقل طور پر اپنایا گیا ہے۔ 22 مئی 1996ء کو منظور شدہ یہ کتاب تعزیری جرائم اور عبرت انگیز سزاؤں، قومی سلامتی کے خلاف جرائم، جائیداد کے خلاف جرائم اور عوام کے خلاف جرائم کی سزاؤں پر مشتمل ہے۔ کتاب پانچ چوری، دھوکہ دہی، جعل سازی، توہین اور دیگر جرائم کو بیان کرتا ہے۔ اگرچہ تعزیرات میں جنوری 2012ء میں ترمیم کی گئی ہے اور 2013ء میں منظور شدہ نئے ورژن میں "کتاب پانچ" نظر ثانی سے مشروط نہیں تھا، لہٰذا نئے اور پرانے مسودے میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

---

[1] Amnesty International Report Saudia Arab 2016/2017 (Retrieved on April 8, 2017).
https://www.amnesty.org/en/countries/middle-east-and-north-africa/saudi-arabia/report-saudi-arabia

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی جمہوریہ ایران کے نئے پینل کوڈ کے تحت، توہینِ رسالت کے قانون کو نیا باب بنایا گیا ہے جس میں موت کی سزا باقی ہے۔ ایران کا پینل کوڈ باضابطہ طور پر 2012ء میں تبدیل کیا گیا۔ "ارتداد" اور "توہینِ رسالت" کے جرائم نافذ العمل ہیں اور ان کی سزا موت ہے۔ ایرانی قانون میں توہین پر [مفسد فی الارض] قرار دے کر کاروائی کی جاتی ہے۔

ایران کے پینل کوڈ کی خاص بات یہ ہے کہ یہ انبیاء کے علاوہ 12 اماموں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین پر بھی وہی قانون نافذ کرتا ہے۔ باب دوم کا عنوان "توہین مقدس مذہبی اقدار اور قومی حکام پر مجرمانہ حملے" کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں آرٹیکل 513 کے مطابق

> Anyone who insults the sacred values of Islam or any of the Great Prophets or [twelve] Shi'ite Imams or the Holy Fatima, if considered as Saab ul-nabi [as having committed actions warranting the hadd punishment for insulting the Prophet], shall be executed; otherwise, they shall be sentenced to one to five years' imprisonment [1].

جو کوئی بھی اسلام کے مقدس اقدار کی یا عظیم انبیاء میں سے کسی کی، یا بارہ شیعہ اماموں یا سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی توہین کا مرتکب ہو گا اور سب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتکب قرار پائے گا تو اسے پھانسی دے دی جائے گی، یا دوسری صورت میں مرتکب فرد کو ایک سے پانچ سال قید کی سزا دی جائے گی۔

---

[1] Islamic Penal Code of the Islamic Republic of Iran – Book Five, Incorporating all amendments up to January 2012 , Iran Human Rights Documentation Center,New haven, USA. P 4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی باب کے آرٹیکل 514 کے مطابق

Anyone who, by any means, insults Imam Khomeini, the founder of the Islamic Republic, and/or the Supreme Leader shall be sentenced to six months to two years' imprisonment [1].

کوئی بھی شخص جو کسی بھی طرح سے، اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی، یا سپریم لیڈر امام خمینی کی توہین کا مرتکب ہو گا اسے 6 ماہ سے دو سال تک کی سزا دی جائے۔

مئی ۲۰۰۷ میں ایرانی حکام نے تہران کی "امیر کبیر یونیورسٹی" میں آٹھ طلبہ گرفتار کیے، ان طلبہ پر الزام تھا کہ وہ یونیورسٹی کے ایسے سٹوڈنٹ نیوز پیپر سے منسلک تھے، جس نے ایسے مضامین شائع کیے تھے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کا انکار کیا گیا تھا۔نیویارک ٹائمز نے ان الفاظ میں اسے رپورٹ کیا:

Eight student leaders at Tehran's Amir Kabir University, the site of one of the few public protests against Mr. Ahmadinejad, disappeared into Evin Prison starting in early May. Student newspapers had published articles suggesting that no humans were infallible, including the Prophet Muhammad and Iran's supreme leader, Ayatollah Ali Khamenei[2].

تہران کی "امیر کبیر یونیورسٹی" میں آٹھ طالب علم رہنماؤں کو مئی کے آغاز میں شروع ہونے والی ایون جیل میں سے غائب کر دیا گیا، یہ یونیورسٹی احمدی نژاد کے خلاف عوامی مظاہروں میں سے ایک اہم مقام ہے۔ سٹوڈنٹ نیوز پیپر نے کچھ مضامین شائع کیے تھے جن میں تجویز کیا گیا

[1] Ibid.

[2] NEIL MacFARQUHAR, Iran Cracks Down on Dissent,The New York Times, June 24 2017. (Retrieved on April 9,2017). http://www.nytimes.com/2007/06/24/world/middleeast/24iran.html?_r=1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آیت اللہ خمینی سمیت کوئی بھی انسان معصوم نہیں۔

فروری ۲۰۰۹ء میں ایرانی حکومت نے ایک شیعہ عالم محمد مجتہد شابستری کے خلاف اس کے روشن خیالی پر مبنی تصورات کی وجہ سے اس کی ایک تقریر میں توہین رسالت کے الزام میں کاروائی کا آغاز کیا[1]۔

اسی سلسلے میں ایک ہائی پروفائل کیس میں ایک ایرانی گلوکار اور موسیقار محسن ناجمو کو اس کی غیر حاضری میں جون ۲۰۰۹ء میں ۵ سال جیل کی قید سنائی گئی تھی۔ اس پر اس کے ایک گانے میں کتاب قرآن مجید کی توہین اور قرآن مجید کا مذاق اڑانے کا الزام لگایا گیا۔ ناجمو نے دعویٰ کیا کہ اس کی اجازت کے بغیر یہ گانا نیٹ پر جاری کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے اپنی والدہ، ایرانی مذہبی رہنماؤں اور ایرانی عوام کو معافی کا خط بھی لکھا۔ محسن ناجمو اس وقت آسٹریا کے شہر ویانا میں مقیم ہے[2]۔

بنگلہ دیش:

سرکاری طور پر بنگلہ دیش ایک سیکولر ملک ہے۔ بنگلہ دیش کے پینل کوڈ اور دیگر مختلف قوانین کے ذریعہ سے توہین رسالت کرنے اور مذہبی جذبات مجروح کرنے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ مذہب سے متعلقہ جرائم کے بارے میں سیکشن ۲۹۵ میں لکھا ہے:

---

[1] Abbas Djavadi, In Today's Iran, Anything Else Is "Blasphemy" 28/02/2009
(Retrieved on April 9,2017).
https://web.archive.org/web/20090313000216/http://www.djavadi.net/2009/02/28/in-todays-iran-anything-else-is-blasphemy

[2] Iran singer gets jail for "ridiculing Quran" Alarabiya News, Tuesday, 14 July 2009. (Retrieved on April 9,2017).
https://www.alarabiya.net/articles/2009/07/14/78694.html

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Whoever destroys, damages or defiles any place of worship, or any object held sacred by any class of persons with the intention of thereby insulting the religion of any class of persons or with the knowledge that any class of persons is likely to consider such destruction, damage or defilement as an insult to their religion, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years, or with fine, or with both[1].

جو کوئی بھی کسی عبادت گاہ کو تباہ کرتا یا نقصان پہنچاتا یا بے حرمتی کرتا ہے، اس کا مقصد افراد کے کسی گروہ کے مذہب کی توہین ہے، وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا یہ فعل ان کے مذہب کی توہین کا سبب بنے گا تو ایسے فرد کو جرمانے اور دو سال تک کی قید یا دونوں دی جا سکتی ہے۔

جبکہ پینل کوڈ کے سیکشن ۲۹۵ اے کے مطابق

Whoever, with deliberate and malicious intention of outraging the religious feelings of any class of the citizens of Bangladesh, by words, either spoken or written, or by visible representations insults or attempts to insult the religion or the religious beliefs of that class, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years, or with fine, or with both.[2]

[1] Bangladesh, The Penal Code, 1860,Chapter 15, Section 295. Legislative and Parliamentary Affairs Division Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs 2010.(Retrieved on April 9, 2017).
http://bdlaws.minlaw.gov.bd/sections_detail.php?id=11&sections_id=3115

[2] Bangladesh, The Penal Code, 1860,Chapter 15, Sections 295A was inserted by section 2 of the Criminal Law (Amendment) Act, 1927 (Act No. XXV of 1927) (Retrieved on April 9, 2017).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی بھی جان بوجھ کر بنگلہ دیش کے شہریوں کے کسی بھی طبقے کے مذہبی جذبات کی بے حرمتی کرے، خواہ الفاظ سے، زبان سے، تحریر سے یا کسی بھی واضح طریقے سے توہین کرے یا مذہب کو برا بھلا کہے۔ یا کسی گروہ کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے تو ایسے فرد کو جرمانہ اور دو سال تک کی قید یا ایک ہی وقت میں دونوں سزاؤں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

۲۰۱۳ء میں بنگلہ دیش کی وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد نے بی بی سی سے ایک انٹرویو میں ملک میں توہینِ مذہب کے نئے قانون کے مطالبات پر کہا کہ ملک میں پہلے سے موجود قانون کافی ہے اور اسے بدلنے کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں۔ شیخ حسینہ واجد نے مزید کہا کہ 'ملک میں پہلے ہی ایسے مناسب قوانین موجود ہیں جن کی رو سے کسی مذہب کی توہین کرنے والے کو سزا دی جا سکتی ہے'۔ ہمارا ملک ایک سیکولر جمہوری ملک ہے اس لئے ہر مذہب کے ماننے والوں کو اختیار ہے کہ وہ کھل کر اپنی عبادات کریں لیکن کسی کے مذہبی احساسات کو ٹھیس پہنچانا صحیح نہیں۔ ہاں مذہبی جماعتوں نے توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے لیکن ہمارا کوئی ارادہ ہے نہ ہی ابھی اسکی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات کو بھی رد کیا کہ بنگلہ دیش اپنی سیکولر بنیاد سے ہٹ رہا ہے[1]۔

بنگلہ دیش میں مذہبی جماعتیں کافی عرصے سے توہینِ مذہب کے قانون کو بدلنے کا مطالبہ کر رہی ہیں جس کے پس منظر میں بعض بلاگرز کی جانب سے کی جانے والی توہینِ مذہب ہے۔ روزنامہ دنیا پاکستان لاہور کے مطابق ۲۰۱۴ء میں چار بنگلہ دیشی

http://bdlaws.minlaw.gov.bd/sections_detail.php?id=11&sections_id=[illegible]
16

[1] BBC News, April 8, 2013. (Retrieved on April 9, 2017).
http://www.bbc.com/urdu/world/2013/04/130407_haseena_wajid_interview_tim

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلاگرز کو سات سال قید کی سزا سنائی گئی جن پر اسلام اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف مواد شائع کرنے کا الزام ہے۔چاروں مجرم اس بات سے انکاری ہیں جبکہ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ ان کو سزائے موت دی جائے۔ڈھاکہ کورٹ کے جج ظہیر الحق کا کہنا ہے کہ ان کو کسی اسلامی قانون کے بجائے انٹرنیٹ کے قوانین کی رو سے سزا دی گئی ہے۔وہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کو بھی نشانہ بناتے تھے اور جج کے سامنے لادین ہونے کا دعویٰ کر چکے ہیں[1]۔

الجزیرہ نیوز کے مطابق بنگلہ دیش میں ۲۰۱۵ء میں چار بلاگرز کو توہین رسالت کے الزام میں قتل کیا گیا۔[2] بی بی سی نیوز کے مطابق ۳۰ اپریل ۲۰۱۶ء کو توہین رسالت کے الزام میں بنگلہ دیش میں ایک ہندو کا قتل کیا گیا۔ پولیس کے مطابق ابھی یہ تحقیقات کی جارہی ہیں کہ آیا اس قتل کا تعلق اُس شکایت سے ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ اس ہندو درزی نے پیغمبر اسلام کے بارے میں گستاخانہ کلمات ادا کیے ہیں۔پولیس افسر عبدالجلیل کے مطابق اس شکایت کے بعد یہ ہندو درزی چند ہفتوں کے لیے جیل میں بھی رہا تھا تاہم پھر یہ شکایت واپس لے لی گئی تھی اور اُسے رہا کر دیا گیا تھا۔ ضلعی پولیس چیف صالح محمد تنویر کے مطابق اگرچہ اس واقعے کا پس منظر ابھی واضح نہیں

---

[1] Roznama DunyaPakistan. (Retrieved on April 9, 2017).
http://www.dunyapakistan.com/2238/#.WOmtX2-GPIU

[2] Aljazeera News 8 August 2015, Fourth secular Bangladesh blogger hacked to death (1) August 6 - Niloy Chatterjee, blogger, hacked to death at his home in Dhaka. (2) May 12 - Ananta Bijoy Das, blogger for Mukto-Mona website, killed while on his way to work in the city of Sylhet.(3) March 30 - Washiqur Rahman Babu, blogger, hacked to death by three men in Dhaka.(4) February 26 - Avijit Roy, a prominent Bangladeshi-American blogger, killed while walking with his wife outside Dhaka University. Retrieved on April 9, 2017.
http://www.aljazeera.com/news/2015/08/fourth-secular-bangladesh-blogger-hacked-death-150807102408712.html

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ قتل ہوا اُسی انداز میں ہے جس میں اس سے قبل ایک یونیورسٹی ٹیچر اور سیکولر بلاگر کو اسی الزام میں قتل کیا گیا ہے[1]۔

انڈونیشیا:۔

کریمنل کوڈ کے آرٹیکل A156 کے تحت دانستہ طور پر سرعام کسی مذہب کے خلاف جارحانہ، نفرت آمیز اور توہین پر مبنی جذبات کے اظہار یا مذہب کی توہین قابل سزا جرم۔ اور اس کی سزا زیادہ سے زیادہ 5 سال قید ہے۔ مسلم اکثریت، آرتھوڈکس اور دیگر اقلیتیں قانونی کارروائی کے لئے کریمنل کوڈ، صدارتی حکم اور وزارتی ہدایات کو استعمال کرتی ہیں۔

انڈونیشیاء کے آئین کی تمہید میں لکھا ہے:

> Indonesia shall be formulated into a constitution of the Republic of Indonesia which shall be built into a sovereign state based on a belief in the One and Only God. [2]

انڈونیشیاء ایک ایسے دستور کے تحت ہو گا جہاں خود مختار ریاست کا تصور ایک عقیدہ اور ایک خدا پر ہی مرتب ہو گا۔

اگرچہ انڈونیشیاء کا دستور آزادیٔ اظہار کی اجازت دیتا ہے لیکن مذہب پر تنقید اور الحاد کے فروغ پر زبردست پابندی موجود ہے۔ توہین رسالت قانون کا استعمال نہ صرف مذہبی تنقید، بلکہ الحادی عقائد کا فروغ بھی اسی قانون کے تحت جرم تصور کیا جاتا

[1] BBC News , Bangladesh: Hindu tailor hacked to death in Tangail, April 30, 2016. (Retrieved on April 9, 2017) http://www.bbc.com/news/world-asia-36177810

[2] The 1945 Constitution of the Republic of Indonesia Department of Information Republic of Indonesia 1989, P 1 (Retrieved on April 9, 2017). http://www.wipo.int/edocs/lexdocs/laws/en/id/id048en.pdf

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کتابوں اور فلموں پر سنسر شپ کا اطلاق کافی عام ہے۔ خلاف ورزی پر توہین کی سزا کا اطلاق ہوتا ہے۔

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۵۶ اے کے مطابق:

By a maximum imprisonment of five years shall be punished any person who deliberately in public gives expression to feelings or commits an act, (a). which principally have the character of being at enimity with, abusing or staining a religion, adhered to in Indonesia; (b). with the intention to prevent a person to adhere to any religion based on the belief of the almighty God.[1]

کسی بھی شخص کو جو جان بوجھ کر عوام میں ایسے احساسات کو اظہار رائے دیتا ہے یا اس ایکٹ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اول: وہ شخص انڈونیشیاء میں پائے جانے والے مذہب کو گالی دے یا اس کی توہین کرے۔ دوم: خدا تعالی کی ذات پر اعتقاد رکھنے والے کسی بھی مذہب پر عمل کرنے والے شخص کو روکنے کے لئے ارادے کے ساتھ توہین کرے۔ تو خلاف ورزی کے مرتکب فرد کو زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک کی قید کی سزا دی جائے گی۔

جنوری ۲۰۱۲ء میں مغربی سماٹرا کے صوبے میں Alexander Aan نامی ایک انڈونیشی سرکاری ملازم کو عوام کے ایک ہجوم کے حملے کے بعد گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ہجوم کا یہ رد عمل الیگزینڈر آن کی فیس بک پر اسلام پر تنقید اور اس کے اس اعلان کے بعد ہوا تھا جس میں اس نے اسلام کو چھوڑنے اور دہریہ بننے کا اعلان کیا تھا۔ پولیس نے آن الیگزینڈر پر فرد جرم میں تین دفعات کا نفاذ کیا۔ ایک: مذہب کی توہین جس کے مطابق ۵ سال تک کی سزا ہے۔ دوم: ہتک آمیز تبصرے کی الیکٹرانک

[1] Penal Code of Indonessia Directorate General of law & Lagistation, Indonessia Amended by May 1999, Ministery of Justice Jakarta, P.42.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹرانسمیشن جس کے مطابق ۶ سال تک کی سزا ہے۔ اور سوم: سرکاری فارم پر غلط رپورٹنگ کا الزام جس کی سزا بھی ۶ سال کی قید ہے۔ حتمی الزام فیس بک پر اسکی اسلام پر تنقید سے متعلق تھا جس میں کہا گیا کہ اس نے سرکاری ملازمت کے حصول کے دوران شناخت کے اندراج میں جھوٹ بولا کہ وہ مسلمان تھا، حالانکہ وہ ایک دہریہ ہے۔[1]

جکارتہ پوسٹ کے مطابق ۱۴ جون 2012ء کو ایک ضلعی عدالت نے "مذہبی منافرت اور دشمنی پر اکسانے" کے الزام میں ملحد الیگزینڈر آن کو دو سال اور چھ ماہ تک کی قید سنائی اور سو ملین انڈونیشین روپیہ (دس ہزار چھ سو امریکی ڈالر) کا جرمانہ عائد کیا۔ فروری ۲۰۱۴ء میں اسے رہا کر دیا گیا۔[2]

مصر:

مصر کا دستور سرکاری مذہب اسلام کو قرار دیتا ہے۔ مصر کی اکثریت سنی ہے۔ یہاں پر بھی توہین رسالت اور مذہبی اقدار کی توہین کے متعلق قانون موجود ہے۔ کئی مرتبہ یہ قانون دوسری اقلیتوں اور مسالک کے خلاف بھی استعمال کئے جانے کا الزام ہے۔

مصر کے پینل کوڈ کے آرٹیکل ۹۸ ایف کے مطابق

> Detention for a period of not less than six months and not exceeding five years, or

[1] JOE COCHRANE, Embrace of Atheism Put an Indonesian in Prison, The New York Times, May 3,2014 (Retrieved on April 9, 2017). https://www.nytimes.com/2014/05/04/world/asia/indonesian-who-embraced-atheism-landed-in-prison.html?_r=0

[2] The Jakarta Post, January 31, 2014 Atheist Alexander Aan gets of prison
Retrieved on April 9, 2017.
http://www.thejakartapost.com/news/2014/01/31/atheist-alexander-aan-gets-prison.html

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

paying a fine of not less than five hundred pounds and not exceeding one thousand pounds shall be the penalty inflicted on whoever exploits and uses the religion in advocating and propagating by talk or in writing, or by any other method, extremist thoughts with the aim of instigating sedition and division or disdaining and contempting any of the heavenly religions or the sects belonging thereto, or prejudicing national unity or social peace.[1]

جو شخص بھی گفتگو یا تحریری طور پر، یا کسی بھی دوسرے طریقہ سے، وکالت اور تبلیغ میں مذہب کا استعمال کرتے ہوئے کسی کو برانگیختہ کرتا ہے۔ یا بغاوت کے ارادے سے انتہاپسندی کو فروغ دیتا اور اکساتا ہے۔ یا آسمانی مذاہب کی تقسیم یا تحقیر کرتا ہے، یا اس سے متعلقہ فرقوں کی توہین کرتا ہے۔ قومی اتحاد اور سماجی امن کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ تو ایسے جرم کے مرتکب فرد کو کم سے کم چھ ماہ کی قید اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے لئے حراست اور کم از کم پانچ سو پونڈ اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار پونڈ جرمانہ ہو گا۔

واضح رہے کہ مصری قانون ابراہیمی ادیان ہی کو آسمانی ادیان قرار دیتا ہے، جس میں یہودیت، مسیحیت اور اسلام شامل ہیں۔ دستور کے مطابق قانون سازی کا ماخذ اسلام پر مبنی ہے۔ ۱۹۸۱ء کے تعلیمی ایکٹ کے مطابق پبلک اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم لازم ہے جس کے مطابق تمام طلبہ کا قرآن مجید کی آیات سیکھنا ضروری ہے۔[2]

---

[1] Egypt: Penal Code [Egypt], No. 58 of 1937, August 1937. (Rretrieved on Retrieved on April 9, 2017).
http://www.refworld.org/docid/3f827fc44.html

[2] Kevin Boyle,Freedom of Religion & Belief, Routledge, 1997, P 30.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارتداد کے خلاف ایک مقدمہ ۱۹۹۶ء میں قائم ہوا جس میں ایک مسلم اسکالر نصر ابوزید پر "ارتداد ایکٹ" کا نفاذ کیا گیا۔ جس کے مطابق عدالت کے فیصلے کی بنیاد پر اس کی شادی کو باطل قرار دیا گیا[1]۔

مصری پینل کوڈ ۹۸ ایف کے مطابق ہی ایک مرتد کو سزا سنائی گئی کہ اس نے آسمانی مذہب کی توہین کی ہے۔ مئی ۲۰۰۷ء میں ایک سابق مسلمان مبلغ اور دعوت و تبلیغ کے رکن Bahaa El-Din El-Akkad بہاء الدین احمد حسین العقاد نامی شخص کو "اسلام کے خلاف توہین رسالت" کے جرم میں عیسائیت قبول کرنے کے بعد دو سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔ یہ شخص ۲۰ سال سے زیادہ مصر میں دعوت و تبلیغ کا کام کرتا رہا[2]۔

سوڈان:۔

سوڈان میں سنی اسلام ریاستی مذہب ہے۔ یہاں کی ۷۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ سوڈان کے کریمنل ایکٹ کے سیکشن ۱۲۵ کے تحت مذہب کی توہین یہاں تک کہ کسی کی دل آزاری اور عقائد کے خلاف تک بات کرنا قابل دست اندازی جرم ہے۔ توہین کے مرتکب افراد کو قید اور جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ چالیس کوڑوں کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

سوڈان کے پینل کوڈ باب ۱۳ کی دفعہ ۱۲۵ بعنوان Offences Relating to Religions Insulting religious creeds کے مطابق

---

[1] Maurits S. Berger, Apostasy and Public Policy in Contemporary Egypt: An Evaluation of Recent Cases from Egypt's Highest Courts, HUMAN RIGHTS QUARTERLY, Vol. 25, Number 4, November 2003, The Johns Hopkins University Press, P 720.

[2] Laws Criminalizing Apostasy, Library of Congress, Egypt. (Rretrieved on Retrieved on April 9, 2017).
http://www.loc.gov/law/help/apostasy/index.php#_ftnref19

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Whoever, by any means, publicly abuses, or insults any of the religions, their rites, or beliefs, or sanctities or seeks to excite feelings, of contempt and disrespect against the believers thereof, shall be punished, with imprisonment, for a term, not exceeding one year, or with fine, or with whipping which may not exceed forty lashes [1].

جو شخص، کسی بھی طرح، عوامی طور پر کسی مذہب کی توہین، یا مذہبی رسومات کی توہین، یا عقائد، یا مقدسات یا احساسات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کرے، یا کسی کے عقیدے کی تحقیر اور مومنین کے خلاف بد تہذیبی دکھائے۔ تو ایسے جرم کے مرتکب فرد زیادہ سے زیادہ سال تک کی قید، یا جرمانے اور ۴۰ کوڑوں تک کی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسی باب کی دفعہ ۱۲۶ بعنوان ارتداد کے مطابق

There shall be deemed to commit the offence of apostasy, every Moslim, who propagates for renunciation of the creed of Islam or publicly declares his renouncement thereof, by an express statement, or conclusive act.Whoever commits apostasy, shall be given a chance to repent, during a period to be determined by the court; where he insists upon apostasy, and not being a recent convert to Islam, he shall be punished with death. The penalty provided for apostasy shall be remitted whenever the apostate recants apostasy before execution [2].

ایسا شخص ارتداد کا مجرم سمجھا جائے گا جو اسلام کے عقیدے سے دستبرداری کی تشہیر کرے یا علانیہ کسی بیان یا طرز عمل کے ذریعے اس کا

[1] Sudan: The Criminal Act 1991, Arab Law Quarterly, Vol. 9, No. 1 (1994), Published by: Brill, P. 32,80

[2] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار کرے۔ جو شخص بھی ارتداد کا مرتکب ہو گا، اس کو عدالت کے دیے گئے وقت میں توبہ کا موقع دیا جائے گا۔ اگر وہ پھر بھی ارتداد پر مصر رہے اور اسلام کی اس حالیہ دعوت پر نہ پلٹے، تو اس کو موت کی سزا دی جائے گی۔ پھانسی سے قبل جب بھی وہ اپنے ارتداد سے رجوع کر لے تو مرتد کی اس سزا کو معاف کیا جائے گا۔

برطانوی اخبار گارڈین ۲ فروری ۲۰۱۵ کے مطابق سوڈانی دارالحکومت خرطوم میں عدالت نے ایک عیسائی عورت مریم ابراہیم کو سزا سنائی ،اس نے ایک عیسائی مرد سے شادی کی تھی، اس کے خلاف زنا اور ارتداد کے الزامات تھے، اس کیس کو اس کے اپنے خاندان کے ارکان کی طرف سے دائر کیا گیا تھا۔ جرم ثابت ہونے پر عدالت کی طرف سے ایک سو کوڑے اور پھانسی کے ذریعے سے موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ پھر عدالت نے دو سال کے لئے اس سزا کے نفاذ کو معطل کر دیا کیونکہ مریم ابراہیم حاملہ تھی۔ تاکہ وہ بچے کو جنم دے کر دو سال تک دودھ پلا سکے۔ تاہم ۲۰۱۵ء میں سوڈانی حکام نے شدید بین الاقوامی دباؤ کے بعد مریم ابراہیم کو آزاد کر دیا اور اب یہ اپنے خاوند اور بیٹی کے ساتھ امریکہ میں نیو ہیمپشائر میں ہے[1]۔

قازقستان:

قازقستان ایک مسلم ملک ہے۔ آئینی طور پر ایک سیکولر ریاست ہے۔ قازقستان ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کی تحلیل کے بعد آزادی کا اعلان کرنے والی سوویت ریاستوں میں سے آخری ملک تھا۔ ۲۰۰۹ء میں منعقدہ مردم شماری کے مطابق

[1] The Guardian February 2, 2015, Meriam Ibrahim on her escape from death row.
(Rertieved on April 9, 2017).
https://www.theguardian.com/world/2015/feb/02/meriam-ibrahim-pregnant-death-row-sudan-your-questions

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آبادی کا ۷۰ فیصد مسلمان ہے، جبکہ ۲۶ فیصد عیسائی آبادی ہے[1]۔

اظہار رائے کی آزادی پر وسیع آئینی ضمانت کے باوجود قازقستان میں دینی معاملات پر اظہار رائے کی آزادی لامحدود نہیں۔ ضابطہ فوجداری کے آرٹیکل ۱۶۴، حصہ ۱ میں شرائط واضح اور وسیع پیمانے پر بیان کی گئی ہیں۔

"Deliberate actions aimed at the incitement of social, national, clan, racial, or religious enmity or antagonism, or at offence to the national honour and dignity, or religious feelings of citizens, as well as propaganda of exclusiveness, superiority, or inferiority of citizens based on their attitude towards religion, or their genetic or racial belonging, if these acts are committed publicly or with the use of the mass information media, Religious discord or hatred are punished by a fine in the amount up to one thousand monthly calculation indices or with the corrective labor for a period up to two years, or with the deprivation of liberty for a period up to seven years"[2].

جان بوجھ کر ایسے اعمال کرنا جن میں سماجی، قومی، قبیلہ، نسلی یا مذہبی دشمنی یا عداوت پر اکسانے کا مقصد ہو، یا قومی عزت و وقار کو خطرے میں ڈالنا، یا شہریوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا۔ اس کے ساتھ ساتھ پروپیگنڈے کے طور پر علیحدگی پسند رجحانات کا احساس برتری یا احساس کمتری کا فروغ

---

[1] The Agency of Statistics of the Republic of Kazakhstan,The Results of The national Population 2009. (Retrieved on April 9, 2017). https://web.archive.org/web/20110722142449/http://www.eng.stat.kz/news/Pages/n1_12_11_10.aspx

[2] Criminal Code of the Republic of Kazakhstan, Code of the Republic of Kazakhstan dated July 16, 1997 No. 167. (Retrieved on April 9, 2017). http://adilet.zan.kz/eng/docs/K970000167_

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس میں ان کے مذہب کو نشانہ بنایا جائے، جینیاتی یا نسلی بنیاد پر کسی کو نشانہ بنایا، اگر یہ تمام جرائم عوامی طور پر سرزد ہوں، یا اس کے لئے ذرائع ابلاغ کا وسیع استعمال کیا جائے۔ مذہبی اختلاف یا نفرت کے پھیلاؤ پر ماہانہ اعتبار سے ایک ہزار کے جرمانے اور دو سال کی قید با مشقت اور سات سال تک کی آزادی سے محرومی کی صورت میں دی جا سکتی ہے۔

۱۴ مارچ ۲۰۱۴ کو قازقستان میں ملحد قلمکار Aleksandr Kharlamov کو "مذہبی منافرت پر اکسانے" کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے خلاف فرد جرم عائد کی گئی کہ اس نے "اخبارات اور انٹرنیٹ پر اپنے مضامین میں ذاتی آراء کے نام پر عوام کے اکثریتی خیالات اور عقیدے کو مجروح کیا اور انہیں مذہب دشمنی پر آمادہ کیا۔ Kharlamov مذہب پر اس کی آراء اور تحریروں کی وجہ سے "نفسیاتی تشخیص" کے لئے ایک نفسیاتی ہسپتال میں قید کیا گیا تھا. اسے پانچ ماہ تک نفسیاتی قید کے ایک ماہ بعد حراست میں لے لیا گیا تھا، بعد ازاں اسے ضمانت پر رہا کر دیا گیا[1]۔

ترکی:

مشہور سیکولر آئین کے باوجود ترکی میں "توہین رسالت" قوانین کے تحت خاص طور پر موجودہ حکومت مختلف اوقات میں قانونی کاروائی کرتی رہی ہے۔ اس وقت حکمران جماعت AKP (Turkish Adalet ve Kalkınma Partisi) ہے۔ جو جسٹس اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی کے نام سے معروف ہے۔ Tayyip Erdoğan طیب اردگان اسی جماعت کے بانی اور ترکی کے موجودہ صدر ہیں، یہ جماعت ۲۰۰۲ء میں اقتدار میں آنے والی اسلام پسند جماعت ہے۔ ترکی میں توہین

---

[1] Mushfig Bayram, Kazakhstan: Atheist and Pastor still detained with little evidence to convict either. (Retrieved on April 9,2017). https://www.ecoi.net/local_link/254112/378627_de.html

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالت کے خلاف مخصوص قانونی دفعات موجود ہیں جو مذہب کی توہین کو ممنوع قرار دیتی ہیں۔ پینل کوڈ کا آرٹیکل ۲۱۶ سیکشن ۳ مذہبی عقائد کی توہین پر مجرم قرار دیتا ہے۔

Any person who openly humiliates another person just because he belongs to different social class, religion, race, sect, or comes from another origin, is punished with imprisonment from six months to one year. Any person who openly disrespects the religious belief of group is punished with imprisonment from six months to one year if such act causes potential risk for public peace[1].

"کوئی بھی شخص جو عوام کے سامنے کسی دوسرے شخص کی اس بنیاد پر توہین کرتا ہے کہ وہ مختلف سماجی طبقے، مذہب، نسل، فرقے یا علاقے سے تعلق رکھتا ہے تو اسے چھ ماہ سے ایک سال تک قید کی سزا دی جاتی ہے۔ جو شخص افراد کے کسی گروہ کے مذہبی عقیدے کی توہین کرے گا جو عوامی امن کے لئے ممکنہ خطرے کا سبب بنتا ہے تو چھ ماہ سے ایک سال تک کی قید دی جائے گی۔"

ترکی کے معروف اخبار حریت ڈیلی نیوز کے مطابق ۲۰۱۳ء میں ترکی میں اس سلسلے میں معروف کیس ایک پیانو بجانے والے ملحد شخص Fazil Say کے خلاف مذہبی بیانات پر توہین کی وجہ سے مقدمہ چلایا گیا۔ اس کے ٹویٹر پیغامات میں اس پر اسلامی اقدار کی توہین کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ استنبول پبلک پراسیکیوٹر کے دفتر نے اس پر توہین رسالت کا الزام لگایا۔ اس نے اپنے دفاع میں کہا کہ اس نے گیارہویں صدی کے معروف ایرانی شاعر عمر خیام کی شاعری کو بیان کیا ہے جس میں آخرت کی زندگی کے

---

[1] Criminal Code of Turkey, Passed On 26.09.2004, (Official Gazette No. 25611 dated 12.10.2004), P 52.
http://euthanasia.procon.org/sourcefiles/turkey-criminal-code.pdf

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں مزاح کیا گیا ہے۔ لیکن عدالت نے اسے ۱۵ اپریل ۲۰۱۳ء کو ۱۰ ماہ کی جیل کی سزا سنا دی۔ اس نے عدالت میں دوبارہ سماعت کی اپیل کی اور سزا کی منسوخی کی درخواست کی۔ ستمبر ۲۰۱۳ء میں عدالت نے سزا کو باقی رکھا، لیکن ملحد نے سپریم کورٹ میں اپیل کر دی۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۱۵ء کو سپریم کورٹ کے آٹھویں فوجداری چیمبر کی اکثریت نے فیصلہ دیا کہ ٹویٹر پر خیال اور اظہار رائے کی آزادی ہے اور اس بنیاد پر سزا نہیں دی جا سکتی[1]۔

پاکستان میں قانون توہین رسالت:

پاکستان میں توہین رسالتؐ پر موت کی سزا کا قانون ہے، یہ مسلمانوں کے دین و ایمان کا مسئلہ ہے اور اس پر امت مسلمہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں متفق ہے کہ توہین رسالتؐ کے سنگین جرم کی سزا موت ہے۔ اسی اجماعی عقیدہ کی بنیاد پر پاکستان میں توہین رسالتؐ پر موت کی سزا کا قانون نافذ ہے جو دنیا بھر کے سیکولر حلقوں بالخصوص اقوام متحدہ، یورپی یونین اور مغربی ممالک و اداروں کی طرف سے مسلسل ہدف تنقید بنا ہوا ہے۔ ملکی اور بین الاقوامی سیکولر لابیوں کا کہنا ہے کہ یہ قانون آزادیٔ رائے کے انسانی حق کے منافی ہے جس کی اقوام متحدہ کے حقوق کے چارٹر میں ضمانت دی گئی ہے اس چارٹر پر پاکستان سمیت کم و بیش تمام مسلم حکومتوں کی طرف سے بارہا اتفاق کا اظہار کیا جا چکا ہے۔

---

[1] HurriyetDailyNews, ISTANBUL, Turkish pianist Fazıl Say acquitted of blasphemy charges after four-year legal battle. Retrieved on April 9, 2017.
http://www.hurriyetdailynews.com/turkish-pianist-fazil-say-acquitted-of-blasphemy-charges-after-four-year-legal-battle.aspx?pageID=238&nID=103664&NewsCatID=339

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجموعہ تعزیرات پاکستان کا بنیادی مآخذ تعزیرات ہند ہے۔ یہ فوجداری قوانین کا ایک جامع مجموعہ ہے جس کا مقصد قانون فوجداری کے تمام اہم مسائل کا احاطہ کرنا ہے۔ اس قانون کا مسودہ ۱۸۶۰ء میں تیار کیا گیا تھا جس کے پیچھے برطانوی بھارت کے پہلے قانونی کمیشن کی سفارشات کارفرما تھیں۔ یہ کمیشن ۱۸۳۴ء میں چارٹر ایکٹ ۱۸۳۳ء کے تحت تھامس بابنگٹن میکالے کی صدارت میں قائم ہوا تھا[1]۔

اسلامی قانون کی رو سے توہینِ رسالت کا مرتکب سزائے موت کا مستحق ہے اور اس مسئلہ پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ اور فقہائے اُمت متفق ہیں۔ انگریز کے دورِ اقتدار میں ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لئے قانون نہیں تھا، جس سے ان افراد کو شہہ ملتی تھی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں گستاخی اور آپ کی عزت و حرمت کے حوالے سے بے حرمتی کرتے تھے، چنانچہ متحدہ ہندوستان میں جب راجپال جیسے ازلی بدبختوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر ناپاک حملے کئے اور وہ غازی علم الدین شہید جیسے فدائیانِ رسالت کے ہاتھوں کیفرِ کردار کو پہنچے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے انگریز کو ہر ایک کے مذہبی راہنماؤں کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے قانون وضع کرنا پڑا۔ واضح رہے کہ قانون توہین رسالت کوئی نیا نہیں، بلکہ یہ قانون انگریزی دور سے رائج اور نافذ چلا آرہا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ پہلے یہ قانون اتنا سخت نہیں تھا، اب اس کو کسی قدر مدوّن و مرتب کر کے موثر انداز میں نافذ کیا گیا ہے۔ انگریزوں کو مذہبی راہنماؤں کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے باقاعدہ قانون وضع کرنا پڑا۔ انڈین پینل کوڈ ۱۸۶۰ء میں "مذہب سے متعلقہ جرائم" کو دفعہ ۲۹۵ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا تھا:

[1] Gaurac Mehta, Universal's Judicial Service Examination, Universal Law Publishing, New Delhi, India, P. 2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Whoever destroys, damages, or defiles any or an place of worship, or any object held sacred by any class of persons, with the intention of thereby insulting the religion of any class of persons, or with the knowledge that any class of persons is likely to consider such destruction, damage, or defilement as an insult to their religion shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years, or with fine, or with both[1].

”جو کوئی بھی کسی بھی عبادت گاہ یا کسی ایسی چیز کی جو افراد کے کسی گروہ کے لئے تقدس کا درجہ رکھتی ہے، کو تباہ کرتا، نقصان پہنچاتا، یا بے حرمتی کرتا ہے، اس ارادے کے ساتھ کہ وہ کسی مخصوص افراد کے مذہب کی توہین کرے۔ یا پھر وہ جانتے بوجھتے ہوئے ایسا نقصان، توہین یا ان کے مذہب کی بے حرمتی کرے۔ تو ایسے فرد کو دو سال تک قید یا جرمانے کی سزا، یا بیک وقت دونوں سزائیں دی جائیں گی۔“

۱۹۲۷ء کی تعزیرات ہند میں دفعہ ۲۹۵-الف کا اضافہ کیا گیا۔ یہی قانون مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۹۶۲ء میں الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یوں مذکور ہے:

Whoever, with deliberate and malicious intention of outraging the 'religious feelings of any class of the citizens of Pakistan, by words, either spoken or written, or by visible representations insults the religion or the religious beliefs of that class, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to ten years, or with fine, or with both[2].

---

1 John D Mayne, Commentaries on the Indian Penal Code (Act XLV of 1860), Criminal law,Higginbotham & Co, 1874 , Madras, P 229.

2 Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860),Amended by: Protection of Women (Criminal Laws Amendment) Act, 2006,Criminal Laws

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی شخص ارادتاً اور عداوتی نیت سے کہ پاکستان کے شہریوں کی کسی جماعت کے مذہبی احساسات کو بھڑکائے، بذریعہ الفاظ، زبانی یا تحریری اشکال یا کسی بھی اظہار میں اس جماعت کے معتقدات مذہبی کی توہین کرے یا توہین کرنے کا اقدام کرے۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

اسی قانون کی ۲۹۵ سیکشن بی میں قرآن مجید کی توہین کی سزا مذکور ہے۔

295- B. Defiling, etc., of Holy Qur'an: Whoever wilfully defiles, damages or desecrates a copy of the Holy Qur'an or of an extract therefrom or uses it in any derogatory manner or for any unlawful purpose shall be punishable with imprisonment for life [1].

"جو کوئی بھی قرآن مجید کی جان بوجھ کر بے حرمتی کرے یا نقصان پہنچائے یا اہانت کرے، قرآن مجید کے کسی بھی نسخے کی، یا قرآن مجید کے کسی اقتباس کو لے کر کسی کا ناپسندیدہ طریقے سے اسے استعمال کرتا ہے یا کسی غیر قانونی مقصد کے لئے اس کی بے حرمتی کرے تو ایسے شخص کو عمر قید کی سزا دی جائے گی۔"

چونکہ دفعہ ۲۹۵-الف میں بیان کردہ توہین رسالت کے جرم کی سزا بالکل ناکافی تھی، اس لئے جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت ۱۹۸۴ء میں تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵۔سی بعنوان "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا

(Amendment) Act, 2004 (I of 2005),Criminal Law (Amendment) Ordinance (LXXXV of 2002),Criminal Laws (Reforms) Ordinance (LXXXVI of 2002). P 79
http://www.fmu.gov.pk/docs/laws/Pakistan%20Penal%20Code.pdf

[1] Ibid

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعمال "کا اضافہ کیا گیا اور اس کے ذریعے اس جرم کی سزا، سزائے موت یا عمر قید مع جرمانہ تجویز کی گئی۔ اس دفعہ کا متن حسب ذیل ہے:

295- C. Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet: Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine[1].

"جو شخص الفاظ کے ذریعے خواہ زبان سے ادا کیے جائیں یا تحریر میں لائے گئے ہوں، یا دکھائی دینے والی تمثیل کے ذریعے کنایتاً یا اشارتاً یا بلاواسطہ یا بالواسطہ تہمت یا طعن یا چوٹ کے ذریعے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے، اس کو موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا"۔

پاکستان میں امتناعِ توہین رسالت کا قانون ایک بار پھر لادین مغربی طبقہ کے پیدا کردہ شبہات اور اعتراضات کی زد میں ہے۔ اسی سلسلے میں A. Tyler پاکستانی پینل کوڈ ۲۹۵ سی کو بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے:

In Pakistan...Various Human rights organizations lament that falsified charges of Blasephemy against Ahmadis,Christians,Hindus & even other Muslims are not uncommon[2].

پاکستان میں انسانی حقوق کی بہت سی تنظیمیں نوحہ کناں ہیں کہ توہین رسالت کے الزامات قادیانیوں عیسائیوں اور ہندوؤں اور حتی کہ مسلمانوں پر بھی

---

[1] Ibid.

[2] A. Tyler, Islam, the West, and Tolerance: Conceiving Coexistence, Springer, New York ~~City, 2~~008, P 131.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام معمول ہیں۔

سیکولر عناصر کے لگاتار دباؤ اور عالمی قوتوں کے پرزور اصرار کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں اس کو کتابِ قانون سے حذف یا کم از کم غیر مؤثر کر دیا جائے۔ جبکہ ایک اسلامی ریاست ہونے کے ناطے حکومت کا یہ بنیادی فرض بنتا ہے کہ یہاں براہِ راست کتاب و سنت کو نافذ کر کے پاکستان کے مقصدِ وجود کے مطابق ضروری اقدامات کئے جائیں۔

ڈاکٹر حسن مدنی اس سلسلے میں رقمطراز ہیں:

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر اہانتِ رسول کا کوئی قانون اسلام میں موجود ہو بھی، تب بھی اس کو ریاستی سطح پر 'جرم' کی بجائے مغرب کی طرح یہاں بھی محض مذہبی بنیاد پر 'ایک گناہ' کی حیثیت تک محدود کر دیا جائے اور ان قوانین کی تنفیذ سے ریاست کو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ جبکہ دوسری طرف یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان کا وجود ہی کلمہ طیبہ کا مرہونِ منت ہے۔ قرار دادِ مقاصد کی منظوری اور اس کے بعد ۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین میں پاکستان میں کئی ایک اسلامی قوانین متعارف کرائے گئے ہیں۔ اگر بانئ پاکستان کی کسی تقریر میں پاکستانی معاشرہ کے بارے میں کوئی احتمالی الفاظ ملتے بھی ہیں جن کا مخصوص پس منظر ہے تو بعد ازاں اُن کے دیگر متعدد بیانات اور واضح قومی پیغامات سے اس کی صریح نفی ہو جاتی ہے۔ قراردادِ مقاصد کے ذریعے قیامِ پاکستان کی جدوجہد کے حقیقی رخ اور اہداف و مقاصد کا دستوری تعین کیا جا چکا ہے جس کو بعد میں آئین پاکستان ۱۹۷۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں واضح تر الفاظ میں کئی ایک قانونی دفعات کی بھی شکل دے دی گئی ہے[1]۔

مغربی حکومتیں اور ادارے اس قانون کو صرف تنقید کا نشانہ نہیں بنا رہے بلکہ اسے منسوخ کرانے کے لیے ایک عرصہ سے سرگرم عمل ہیں۔ پاکستان پر یہ دباؤ مسلسل بڑھایا جا رہا ہے کہ وہ اس قانون کو ختم کر دے یا ترامیم کے ذریعہ غیر مؤثر بنا دے۔ ملک کے اندر بعض سیکولر حلقوں اور دانش وروں کا موقف بھی یہی ہے اور وہ اسے ختم کرانے کی مہم میں بین الاقوامی سیکولر حلقوں کے ساتھ شریک و معاون ہیں۔

حُرمتِ انبیاء کانفرنس منعقدہ مدینہ منورہ 2013ء کا اعلامیہ:

اس سلسلے میں مدینہ منورہ میں نومبر ۲۰۱۳ء میں منعقد ہونے والی تین روزہ "حرمتِ انبیاء کانفرنس" کا اعلامیہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مدینہ منورہ میں منعقدہ تین روزہ "حرمت انبیاء کانفرنس" کے اختتام پر بزرگ ہستیوں کی توہین کو قابلِ مؤاخذہ جرم قرار دیتے ہوئے اس کی روک تھام کے لیے عالمی سطح پر قانون سازی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عالمی کانفرنس کے اختتام پر جاری اعلامیہ کے حوالے سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ

> "انبیاء علیہم السلام کی توہین ناقابلِ معافی جرم قرار دلوانے کے لئے عالمی سطح پر ایک مشترکہ معاہدہ کیا جائے تاکہ آئندہ ایسی مجرمانہ حرکتوں کا سدّباب کیا جاسکے۔ اعلامیے میں نبی آخر الزماں کی عزت و ناموس کو یقینی بنانے کے لئے خاص طور پر زور دیتے ہوئے کہا گیا کہ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے لیے نہ صرف مسلمان بلکہ پوری دنیا کے مذاہب

([1]) حسن مدنی، قانونِ توہین رسالت: منظوری اورخاتمے کے مابین، ماہنامہ محدث، جنوری ۲۰۱۱، ج ۴۳ شمارہ ۱، ص ۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک معاہدہ کریں جس میں آخری پیغمبر کی توہین کو ناقابلِ معافی جرم قرار دیا جائے"۔ کانفرنس میں سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی نگرانی میں ناموسِ رسولؐ کو یقینی بنانے کے لئے ایک مرکز کے قیام کی بھی تجویز دی گئی جس کی سربراہی ولی عہد شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز کو سونپے جانے کی سفارش کی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ حرمتِ رسول مرکز میں ایسا لٹریچر تیار کیا جائے جو اسلام سے بیزار طبقات بالخصوص شاتمین کی گستاخیوں کا مدلل جواب بن سکے۔ عالمی اسلامی کانفرنس میں انبیاء کی توہین کرنے پر مسلمانوں کے تخریبی ردِّ عمل کی بھی مذمت کی گئی۔ بیان میں کہا گیا کہ گستاخانِ رسولؐ کے خلاف مجرمانہ اقدامات پر مسلمانوں کو احتجاج کا حق حاصل ہے مگر احتجاج کی آڑ میں قومی املاک کو نقصان پہنچانا اور توڑ پھوڑ کرنا دانشمندی نہیں۔ اس طرح کی کارروائیوں سے اسلام کی ساکھ کو الٹا نقصان پہنچتا ہے۔ کانفرنس میں مسلمان ملکوں کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کریں اور اخلاقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کرنے کی کوشش کریں"[1]۔

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم ممالک کے سفراء کا عزم:

گورنمنٹ آف پاکستان کی منسٹری آف انفارمیشن کی سرکاری پریس ریلیز کے مطابق ۲۴ مارچ ۲۰۱۷ کو وفاقی وزیر داخلہ چودھری نثار علی خان کی زیر صدارت مسلم

---

(1) ایمن بادحمان، البیان الختامی للمؤتمر العالمی عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وحقوقہ علی البشریۃ، الجامعہ الاسلامیہ بالمدینۃ المنورہ، ۲۴ محرم ۱۴۳۵ھ - ۲۸ نومبر ۲۰۱۳ء، تم الاسترجاع فی ابریل ۲۰۱۷،۴ http://www.iu.edu.sa/Site/74

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ممالک کے سفیروں کا ایک اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اعلیٰ سطح کے اس اجلاس میں سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کے حوالہ سے ایک نکاتی ایجنڈے اور مقدس ہستیوں کے خلاف پراپیگنڈے کا موثر جواب دینے پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں آذربائیجان، بوسنیا، قازقستان، لبنان، مالدیپ، قطر، صومالیہ، تاجکستان اور ترکی کے سفیروں نے شرکت کی۔ سفیروں نے معاملہ کو اجاگر کرنے پر پاکستان کے وزیر داخلہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس اجلاس کا یہ اعلامیہ جاری کیا گیا:

> Distortion of religious beliefs and sacrilege of holy personalities of any religion is intolerable. No law permits showing disrespect or distortion of any religion. There was unanimity among the participants that the entire Muslim Ummah is united to protect the sanctity and dignity of the religion and Holy Prophet (P.B.UH).... After response is received from the government of the Islamic countries, the matter then would be taken up at the level of United Nations besides looking into legal options available to follow-up the matter legally in the courts of the respective countries from where such content was being generated[1].

مذہب اور مقدس ہستیوں کی بے حرمتی ناقابل برداشت ہے اور دنیا کا کوئی قانون کسی بھی مذہب کی توہین یا مسخ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ تمام شرکاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دین اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے تقدس، وقار اور ناموس رسالت کے تحفظ پر تمام امت مسلمہ متحد ہے۔ دنیا کو "اسلام فوبیا" سے نکالنے کے لیے مسلم امہ مل کر کام کرے، دنیا تسلیم کرے کہ مذہب کی بے حرمتی بھی دہشت گردی ہے۔ مغربی دنیا

---

[1] PR No.250 MUSLIM UMMAH IS ONE IN DEFENDING THE DIGNITY OF ITS FAITH. Islamabad: March 24, 2017, Press Information Department, Ministry of Information, Broadcasting & National Haritage, Government of Pakstan. Retrieved on April 12, 2017. http://www.pid.gov.pk/?p=370[illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور مسلمانوں کے حوالہ سے دہرا معیار نہ اپنائے۔ وزارت خارجہ گستاخانہ مواد کو روکنے کے لیے اسٹریٹیجی بنائے گی جو تمام مسلم سفیروں کے حوالہ کی جائے گی۔ مسلم ممالک کے سفیر اپنی حکومتوں سے رابطہ کر کے رائے حاصل کریں گے اور مسلم ممالک کی آراء پر مشتمل حکمت عملی طے کی جائے گی۔ اجلاس میں عرب لیگ اور او آئی سی کے سیکرٹری جنرلز کو بھی ریفرنس بھجوایا جائے گا۔ ریفرنسز میں گستاخانہ مواد سے متعلق معاملہ اٹھایا جائے گا اور مسلم ممالک سے آراء ملنے کے بعد معاملہ اقوام متحدہ میں بھی اٹھایا جائے گا۔

حاصل کلام:

اس فصل میں مختلف اسلامی ممالک میں پائے جانے والے قوانین کے مطالعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عصمت وعظمت انبیاء کا مسئلہ پورے عالم اسلام کا ایک اجماعی مسئلہ ہے۔ جہاں پر پائے جانے والے قوانین کا موازنہ اور تقابل ثابت کرتا ہے کہ اسلامی ممالک میں انبیاء کی توہین پر بنائے جانے والے قوانین کسی فرد واحد کے بنائے ہوئے آمرانہ قوانین نہیں، جیسا کہ پاکستان میں موجود قوانین پر یہی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ بلکہ توہین رسالت کے حوالے سے پاکستان میں موجودہ قانون کا ماخذ برطانوی دور میں بنائے جانے والے انڈین پینل کوڈ ۱۸۶۰ء میں "مذہب سے متعلقہ جرائم" کی دفعہ ۲۹۵ ہی کی ارتقائی شکل ہے۔ جبکہ دیگر اسلامی ممالک میں موجود قوانین اور سزائیں ثابت کرتی ہیں کہ عصمت انبیاء پر تمام عالم اسلام کا اجتماعی موقف ایک ہی ہے۔

واضح رہے کہ جب جمہوری اصولوں کے مطابق ایک مسلمان ملک کے مسلمان باشندوں کو اپنے مذہبی جذبات کے تحفظ کے لیے قانون بنانے کا حق حاصل ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہبی حقوق کی خلاف ورزی کو جرم قرار دے کر اس کے سدباب کے لیے ان کا، سزائے موت مقرر کرنا ہر لحاظ سے جمہوری اصولوں کے مطابق ہے۔ اس سزا کی شرعی بنیادیں بھی موجود ہیں اور حالات میں کوئی ایسی تبدیلی بھی نہیں آئی جو خود کسی ترمیم کا تقاضا کرتی ہو اور نہ ان ممالک کے مذہبی وابستگی رکھنے والوں کی طرف سے کسی ترمیم کا مطالبہ ہوا ہے تو پھر بحث و مباحثہ کی کیا ضرورت ہے؟! جبکہ عالم اسلام کے جمہور مسلمانوں کو اس کی ضرورت بھی نہیں، کیونکہ وہ تو حسب حال قانون بنا چکے ہیں اور اس پر وہ مطمئن بھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

قانون ناموس رسالت اور بین الاقوامی قوانین، تجزیہ
(آزادیٔ اظہارِ رائے کے تناظر میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون ناموس رسالت اور بین الاقوامی قوانین، تجزیہ
(آزادیٔ اظہارِ رائے کے تناظر میں)

ماہنامہ آبِ حیات، لاہور میں اسماعیل قریشی کا 4 صفحات کا مختصر مضمون "یورپ اور قانون توہین انبیاء" کے عنوان سے شائع ہوا۔ راقم الحروف کے نزدیک فاضل مصنف واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ عیسائیت کے شعائر میں خداوند، عیسیٰ علیہ السلام اور انجیلِ مقدس انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ یورپ کے اکثر ممالک عیسائیت کے حامل ہونے کی وجہ سے خداوند، یسوع مسیح اور روح اللہ کے قائل ہیں۔ قانونِ توہینِ رسالت کوئی نیا قانون نہیں، کتابِ مقدس انجیل میں انبیاء کی توہین کے جرم کی سزا بھی جان سے ہاتھ دھونا ہے۔ مغربی ممالک میں صدیوں سے ماضی قریب تک یہ ضابطہ رائج رہا ہے اور اب بھی کم و بیش ترامیم کے ساتھ لاگو ہے جبکہ یہ ممالک ملکِ پاکستان میں قانونِ توہینِ رسالت کو گوارا نہیں کر رہے۔ فاضل مصنف نے نہایت عرق ریزی سے خلاصہ کی صورت میں بیرون ممالک رائج قوانین کے تناظر میں یہ تحریر قلمبند کی ہے، تحریر کا اقتباس حسبِ ذیل ہے:

"یورپ کی عیسائی نام نہاد سیکولر حکومتوں کا شروع ہی سے یہ عجیب و غریب دوہرا معیار رہا ہے کہ اپنے ملکوں میں تو توہین مسیح کے جرم کی سنگین سزا، سزائے موت نافذ کرتی رہی ہیں اور اب بھی عمر قید کی صورت میں موجود ہے لیکن وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان یا دوسرے مسلمان ملکوں میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی سزا سرے سے موجود نہ رہے کیونکہ اس سے عیسائی اور دیگر اقلیتوں کے انسانی حقوق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجروح ہوتے ہیں"[1]۔

ماہنامہ مسیحائی، کراچی میں ڈاکٹر طاہر القادری کا 10 صفحات کا مضمون "دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے" کے عنوان سے شائع ہوا۔ فاضل مصنف ایک قادر الکلام شخصیت ہیں اور دینی و علمی حلقوں میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ یورپی ممالک کے اخبارات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بنائے گئے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت نے عالمی سطح پر اشتعال انگیز صورتحال اختیار کر لی تھی، اس کشیدہ صورتحال پر قابو پانے اور سلجھانے کے لئے فاضل مصنف نے اہلِ یورپ اور دیگر عالمی رہنماؤں کو پُرامن بقائے باہمی کے نقطہ پر عالمی سطح پر تمام ممالک میں قابلِ عمل اقدامات اٹھائے جانے کی تجویز پیش کرنے کے ساتھ معاملہ کی سنگینی سے بھی آگاہ کیا:

"دنیا کے کم و بیش تمام ممالک میں ہرجانہ کے دیوانی قانون کے تحت ہتک عزت کا قانون نافذ ہے جس کے تحت کسی فرد کو کسی کی حق تلفی یا شہرت کے نقصان پر ہرجانہ ادا کرنے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اس طرح آزادانہ اظہار کے مطلق حق کی تعزیر کسی فرد کے حقوق کو توازن عطا کرنے کے لیے عمل میں لائی جاتی ہے۔ بعینہ اگر کسی کا کوئی عمل ایک خاص قوم یا ملت کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا باعث بنتا ہے تو آزادیٔ تقریر کی آڑ میں اسے کبھی جائز نہیں گردانا جاسکتا۔ مزید برآں بہت سے ملکوں میں مخصوص قومی اداروں کے دستور کی تضحیک و توہین قانونی طور پر قابل گرفت ہے اور اسکی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ ان قومی اداروں میں فوج، قانونی عدالتیں یا پارلیمنٹ شامل ہیں۔ اس طرح دنیا بھر میں توہین عدالت کا قانون موجود ہے جو آزادیٔ تقریر پر سخت پابندیاں عائد کرتا ہے، اس کی خلاف ورزی کرنے پر قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اگر مطلق آزادیٔ اظہار کا قانون موجود ہے تو ان قوانین پر اعتراضات کیوں نہیں

(1) اسماعیل قریشی، یورپ اور قانون توہین انبیاء، ماہنامہ آبِ حیات، لاہور، فروری 42۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُٹھائے جاتے؟ کسی فرد کی عزت و آبرو کا تحفظ ایک بنیادی انسانی حق ہے جس میں نازیبا کلمے اور گستاخانہ الفاظ کہنے اور لکھنے کی ممانعت، ہتک عزت پر پابندی اور مذہبی آزادی کا تحفظ شامل ہے۔ اقوام متحدہ، بہت سے ممالک کے دساتیر اور قوانین میں ان حقوق کے تحفظ کی شق موجود ہے"[1]۔

چونکہ اہل یورپ نے دعویٰ کیا تھا کہ آزادیٔ اظہار رائے بنیادی انسانی حق ہے اور وہ ان خاکوں کو آزادیٔ اظہار رائے کے نام پر شائع کر رہے ہیں۔ یہ بات صرف کہنے، سننے اور پڑھنے کی حد تک تو معقول نظر آتی ہے لیکن صورتحال اس کے برعکس ہے۔ درحقیقت مغرب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مسلمانوں کے تعلق کو کمزور کرنا چاہتا ہے۔ عالم کفر کی یہ شدید خواہش ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات و عبادات اور تہذیب و تمدن کو مسخ کر کے مسلمانوں کو اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت سے عاری کر کے باطل راہ پر چلا دے اور پورے عالم میں اپنی تہذیب بد کو غالب کر دے۔ کفار و مشرکین نے دین حق کو مٹانے کے لیے ایسی کوششیں نہ صرف آج شروع کی ہیں بلکہ وہ ہر دور میں مختلف طریقوں سے اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے بھرپور جدوجہد کرتے رہے لیکن وہ اپنی ان کوششوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾[2]

"(کافر) لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ تعالیٰ کے نور (دین اسلام)

---

(1) طاہر القادری، ڈاکٹر، دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے، ماہنامہ مسیحائی، کراچی، جون 2011ء، ص 107۔

(2) الصف 61 : 8۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو"۔

فاضل مصنف ڈاکٹر طاہر القادری نے معاملہ کی عکاسی یوں کی:

"ان خاکوں کی اشاعت رواروی میں نہیں ہوئی بلکہ وہ مسلمانوں کے خلاف تعصب اور جانبداری کے خاص ماحول میں شائع کئے گئے ہیں۔ نہ صرف ڈنمارک میں پائی جانے والی فضا بلکہ یورپ بھر کی آبادیوں میں مسلمانوں کے خلاف تناؤ اور مخاصمت پورے عروج پر ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ڈنمارک کی ملکہ کے یہ متنازعہ جملے اخبار میں چھپے ہیں کہ "ہمیں اسلام کی مخالفت کرتے ہوئے اس امر کی کوئی پروا نہیں اگر ہمارے خلاف ناپسندیدہ لیبل بھی چسپاں کر دیئے جائیں، کیونکہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کے لیے ہمیں تحمل اور برداشت سے کام نہیں لینا"[1]۔

ماہنامہ ایشیا، لاہور میں عمر وسیم نے "مسلم و غیر مسلم کے دساتیر کا جائزہ" کے عنوان سے تین صفحات پر مشتمل شذرہ قلم بند کیا ہے۔ اس مضمون میں افغانستان، الجزائر، بنگلہ دیش، مصر، انڈونیشیا، ایران، اردن، کویت، ملائشیا، نائجیریا، پاکستان، سعودی عرب، سوڈان، متحدہ عرب امارات، یمن، آسٹریلیا، آسٹریا، برازیل، کینیڈا، ڈنمارک، کونسل آف یورپ، فن لینڈ، جرمنی، یونان، انڈیا، آئر لینڈ، اسرائیل، مالٹا، نیدر لینڈ، نیوزی لینڈ، برطانیہ اور امریکہ سمیت 31 ممالک کے قوانین کا اجمالی جائزہ لیا ہے۔ دیگر ممالک کے توہین کے قوانین کی صورتِ حال بہر حال مزید تشریح طلب ہے مگر ایک مصروف قاری اس مضمون کے مطالعہ سے تھوڑے وقت میں مناسب

www.kitabosunnat.com

(1) طاہر القادری، ڈاکٹر، دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے، ماہنامہ مسیحائی، کراچی، جون 2011ء، ص110,109۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتائج اخذ کر سکتا ہے کہ جو مغربی ممالک پاکستان میں نافذ قانونِ توہینِ رسالت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اس کے خاتمے کے لئے کوششیں کرتے ہیں، ان کے اپنے ممالک میں بھی اِسی طرح کے قوانین کم و بیش الفاظ کے ساتھ مثلاً فرد کی ہتکِ عزت کا قانون، مذہب کی بے توقیری کا قانون، مذہبی شعائر، عبادات اور عقائد کے تحفظ بارے قوانین نافذ العمل ہیں۔ عدالتیں ان قوانین کے مطابق جرائم کا ارتکاب کرنے والے افراد کو سزائیں بھی سناتی ہیں۔ فاضل مصنف کی تحریر بھی اس صورتِ حال کی عکاسی کرتی ہے:

"محسن انسانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہر مسلمان کو دل و جان سے عزیز ہے۔ ہر مسلمان آپ کی عزت و ناموس کو اپنی عزت و حرمت سے بڑھ کر جانتا ہے۔ نام نہاد عیسائیت، یہودیت اور ہندومت کے پیروکار اس حقیقت سے بخوبی واقف، ماضی میں بھی تھے اور اب بھی ہیں لیکن جس طرح صہیونیت نے پوری دنیا کو اپنی جاگیر بنا رکھا ہے اور اپنی جاگیر کی حفاظت کے لیے ہر قانون و اصول شطرنج کی بچھی ہوئی بساط کے وہ مہرے ہیں جسے وہ جب چاہتے ہیں کسی خوبصورت و دلکش الفاظ کا رنگ چڑھا کر تبدیل کر دیتے ہیں۔ ان لوگوں کی یہ مخاصمت ازل سے چلتی آ رہی ہے اور نتیجے میں ہر دور میں یہ اپنے منہ کی کھاتے رہے ہیں۔ اس استعمار کے دَر پردہ اور عیاں مقاصد کی بحث کو ایک طرف رکھتے ہوئے ذیل میں ہم نے دنیا کے بیشتر ممالک میں "قانون توہین رسالت" کے حوالے سے مختلف ممالک کے آئین میں موجود مختلف عنوانات کے نام سے جو قانون موجود ہے اس کو آپ کے سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف ناموں اور حالتوں میں توہین رسالت کا قانون موجود ہے۔ کہیں مذہبی بے توقیری، کہیں منافرانہ گفتگو اور کسی جگہ مذہبی عقائد و عبادات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے تحفظ کے نام پر یہ قانون موجود ہے"[1]۔

ماہنامہ لا نبی بعدی، لاہور میں محمد صلاح الدین سعیدی کا "گستاخی پر سزائے موت رائج کریں" کے عنوان سے 7 صفحات پر مشتمل مضمون شائع ہوا ہے۔ دراصل یہ مضمون ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور میں اداریہ کے طور پر لکھا گیا تھا، مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر مجلہ ماہنامہ "لا نبی بعدی"، لاہور نے بھی اس اداریہ کو ایک الگ مضمون کی حیثیت سے اپنے حلقۂ فکر کے قارئین تک پہنچانا ضروری سمجھا ہے۔ تمام اہل یورپ گستاخِ رسول نہیں ہیں، مغربی دنیا میں بھی ایسے سلیم العقل اور باشعور افراد کی کمی نہیں جو اس موٴقف کے حامی ہیں کہ اظہارِ رائے کی لا محدود آزادی اپنے اندر بے شمار قباحتیں رکھتی ہے۔ اپنے جذبات کا اظہار ضرور کرنا چاہیے اگر ایسا کرنے میں عوام الناس کے معتد بہ حصہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچے تو سوچنا پڑے گا کہ غلط کہاں ہوا ہے، اسی وجہ سے اظہارِ رائے کی اس آزادی پر قدغن لگانا وقت کا اہم تقاضا ہے مضمون نگار نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا:

"اہل یورپ یہ بات پلے باندھ لیں کہ اگر آج انہوں نے اس موقع پر آزادی اظہار رائے اور انسانی حقوق کی آڑ میں ایسے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے موٴثر قانون سازی نہ کی تو کل یہ دیگر انبیاء علیہم السلام خود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت پر بھی ہاتھ ڈالیں گے جس کا اہل اسلام کو اسی طرح افسوس ہو گا۔ ہمارے ہاں رائج توہین رسالت کا قانون ایک وسیع البنیاد قانون ہے جو کسی مخصوص پیغمبر کی گستاخی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ کسی بھی رسول کی گستاخی کرنے والا اس قانون کی زد میں آ جاتا ہے۔ انبیاء و رسل عظام علیہم السلام کی عصمت کا تحفظ بھی کسی ایک مذہب کا

(1) عمر وسیم، مسلم و غیر مسلم کے دساتیر کا جائزہ، ماہنامہ ایشیا، لاہور، فروری، مارچ 2011ء، ص 59۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ نہیں بلکہ یہ تمام مذاہب عالم کا مشترکہ مسئلہ ہے"[1]۔

ماہنامہ مسیحائی، کراچی میں ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے مضمون "دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے" میں نسلِ انسانی کے باہم دست و گریباں ہونے کی وجوہات بیان کرنے کے بعد اس امر کی ضرورت پر زور دیا کہ مستقبل میں مستقل طور پر حل نکالتے ہوئے مناسب سدِ باب روبہ عمل لایا جائے۔ کوئی قول یا فعل جو کسی طبقہ کی اخلاقی اور مذہبی اقدار کو ٹھیس پہنچاتا ہے اور جس سے اس کی سلامتی، بقا اور تقدیس پر ضرب لگانے سے امن کے لیے سنگین خطرہ پیدا ہو جاتا ہے، اسے آزادیٔ تحریر و تقریر کا حق نہیں گردانا جا سکتا۔ یہ دوسرے مذاہب کے معبودوں، مذہبی علامتوں کو برا کہنے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور انسانیت کے احترام کا سبق دیتا ہے۔ اسلامی قانون نے بلا امتیاز دیگر مذاہب کی سلامتی، وقار و احترام اور ان کے عقائد کے احترام پر بہت زور دیا ہے۔

اگر بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ بقائے باہمی اور تحمل و برداشت کے اصولوں کو بالائے طاق رکھ دیا جائے، اخلاقی اور مذہبی اقدار کی توہین و تضحیک کی جائے تو اس صورت میں موجودہ کشیدگی میں مزید اضافہ ہو گا اور تناؤ کی فضا اور بھی سنگین ہو جائے گی۔ یورپ اپنے آپ کو ایک تعلیم یافتہ اور مہذب معاشرہ سمجھتا ہے لیکن یہ بات ماورائے فہم ہے کہ اس کا ردِّ عمل اپنی ایک بڑی اقلیت کے مذہب کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کے بارے میں اس قدر بے حسی اور بے عملی کا مظاہرہ، مظہر و عکاس ہو گا۔ فاضل مصنف نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

"کوئی ایسی تدبیر اور لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس سے ایسے واقعات دوبارہ

(1) محمد صلاح الدین سعیدی، گستاخی پر سزائے موت رائج کریں، ماہنامہ لا نبی بعدی، لاہور، اپریل، مئی 2006ء، ص 206۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رونما ہونے سے روکا جاسکے جو عالمی امن کو سنگین خطرات سے دوچار کرنے کا باعث بن رہے ہیں۔ وہ لوگ جو اس بات کی وکالت کرتے ہیں کہ آزادئ تحریر و تقریر سے تعرض نہیں کرنا چاہیے اور یہ کہ اس پر کوئی قدغن نہیں کی جاسکتی۔ انہیں اپنے جمہوری معاشروں پر ایک نظر ضرور ڈال لینی چاہیے اور یہ دیکھ لینا چاہیے کہ ان کی شہری آبادیوں کو دہشت گردی کے خلاف حالیہ قانون سازی کے ذریعے کتنا کھوکھلا بنادیا گیا ہے۔ ان کی طرف سے اُٹھائے جانے والے اقدام نے افراد کے حقوق اور آزادیوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا ہے اور اس سے پیدا ہونے والے مضمرات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اس صورتحال کا فوری ازالہ کیا جائے۔ مسلمانوں میں اجنبیت اور نشانہ بنائے جانے کا احساس بہت شدت اختیار کر گیا ہے۔ بالخصوص جب ان کے مقدس ترین دینی شعائر اور شخصیات پر اخبارات کے ذریعے حملہ کیا جاتا ہے تو لامحالہ اس کا ردِ عمل بھی اتنا ہی شدید ہوگا"[1]۔

آزادئ تقریر و تحریر کو ایک بنیادی انسانی حق تو کہا جاسکتا ہے مگر یہ ایک مطلق حق تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ماضی میں سینکڑوں کی تعداد میں ایسی کتابیں اور اخباری مضامین شائع ہوئے جن میں اسلام کو ہدف تنقید بنایا گیا اور مسلمانوں کے بنیادی عقائد کی تضحیک کی کوشش کی گئی مگر مسلمانانِ عالم نے کبھی اس عالمانہ بحث مباحثے پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ یہ اسلام پر جاری بحث مباحثے کا حصہ ہے اور یہ آزادی اظہار کے ضابطوں کے زمرے میں آتا ہے۔ لاتعداد اخباری مقالوں اور مضامین میں اسلام کو بالکل غلط رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ صریحاً جھوٹ اور مبالغہ آمیز

---

(1) طاہر القادری، ڈاکٹر، دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے، ماہنامہ مسیحائی، کراچی، جون 2011ء، ص 112،113۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہانیوں پر مبنی مواد اسلام کے حوالے سے پریس میں چھاپا جاتا ہے لیکن مسلمانوں نے کبھی تحمل اور برداشت کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اسلام کے علماء اور محققین نے ہمیشہ ایسے اعتراضات کا علمی اور تحقیقی جواب دینے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ وہ یہ بات بخوبی جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ایسے معاشروں میں رہ رہے ہیں جو آزاد اور حریت پسند جمہوریتوں کا حصہ ہونے کے داعی ہیں۔ تاہم جب کبھی آزادیٔ اظہار کے حق کا غلط اور بے جا استعمال کیا جاتا ہے اور اسلام کی مقدس ترین ہستیوں کی دیدہ دانستہ توہین کی جاتی ہے تو پھر اس معاملے پر بے چینی، اضطراب اور غم وغصے کا پیدا ہونا ایک فطری اور قابل فہم امر ہے اور یہ تاثر کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروکار پر تشدد، وہشت گرد اور امن عالم کے دشمن ہیں، یقیناً عدل و انصاف کے تمام مسلمہ ضابطوں کی دھجیاں بکھیرنے کے مترادف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابِ سوم

آزادیٔ اظہارِ رائے، حدود و ضوابط

فصل اول: اظہارِ رائے کی تعریف

فصل دوم: آزادیٔ اظہارِ رائے کا غلط استعمال

فصل سوم: اقوامِ عالم میں اظہارِ رائے کی حدود و ضوابط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ اوّل

اظہارِ رائے کی تعریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزادی اظہار رائے

آزادی اظہار رائے کی تعریف:

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم بنی نوع انسانی کی تکریم ہے اسی طرح ان کی توہین انسانیت کی توہین ہے۔ انسانیت کے عظیم ترین محسن کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت کے بغیر انسانی حقوق کا کوئی بھی چارٹر ایک مہمل دستاویز سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتا۔

انسانی حقوق کے حوالے سے آزادی ضمیر، آزادی عقیدہ اور آزادی رائے جیسی اصطلاحات کا بہت کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان خوش کن تراکیب کی من مانی تعبیرات کے ذریعے اسلام اور شارع اسلام پر ناروا تنقید کے جواز مہیا کیے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر کی دفعہ 18 اور 19 میں ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

- ہر شخص کو آزادئ خیال، آزادئ ضمیر اور آزادئ مذہب کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں اپنا مذہب اور عقیدہ تبدیل کرنے اور انفرادی و اجتماعی طور پر علیحدگی میں یا سب کے سامنے اپنا مذہب یا عقیدے کی تعلیم، اس پر عمل کرنے، اس کے مطابق عبادت کرنے اور اس کی پابندی کرنے کی آزادی کا حق شامل ہے۔
- ہر شخص کو آزادئ رائے اور آزادئ اظہار کا حق حاصل ہے۔ اس حق میں بلا مداخلت رائے رکھنے کی آزادی اور بلا لحاظ علاقائی حدود کسی بھی ذریعے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطلاعات اور نظریات تلاش کرنے، حاصل کرنے اور انہیں دوسروں تک پہنچانے کی آزادی شامل ہے۔

مندرجہ بالا شقیں بہت واضح ہیں، ان کا کوئی بھی جملہ قانون توہین رسالت سے متصادم یا متعارض نہیں۔ پاکستان میں مسیحی برادری کو اپنے ضمیر اور مذہب کے اظہار کی مکمل آزادی ہے۔ آزادیٔ رائے میں جہاں معقول اور صائب طریقے سے اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی مکمل آزادی ہے وہاں اس اصطلاح کے دائرہ کار میں کسی دوسرے انسان کی کردار کشی، گالی گلوچ، توہین، دل آزاری یا سب وشتم ہرگز شامل نہیں۔ جب آزادیٔ رائے کے حق کو کسی دوسرے انسان کی تذلیل تک توسیع نہیں دی جاسکتی تو پھر اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے توہین رسالت کے استحقاق کا دعویٰ کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ انسانی حقوق کے انتھک منادوں کے لیے یہ ایک کھلا چیلنج ہے کہ وہ ثابت کریں کہ قانون توہین رسالت انسانی حقوق کے منافی آخر کس طرح ہے؟

انسانی حقوق کا چارٹر 1948ء میں پیش کیا گیا۔ بعد میں جنیوا کنونشن وغیرہ بھی سامنے آئے۔ کسی بھی دستاویز میں توہین رسالت کے خلاف سزا کو انسانی حقوق کے منافی قرار نہیں دیا گیا۔ درحقیقت Blasphemy (توہین رسالت) اور انسانی حقوق کا ربط اس وقت جوڑا گیا جب شاتم رسول، سلمان رشدی ملعون کی شیطانی آیات پر مسلمانوں نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا۔ سلمان رشدی نے اس سے پہلے بھی دو ناول تحریر کیے تھے لیکن اس کو وہ پذیرائی نہ ملی تھی۔ لیکن اس کے شیطانی ناول کے حقوق پلک جھپکتے ہی کروڑوں میں بک گئے۔ اس ناول میں ملعون رشدی کی ناپاک تھوتھنی سے خیر البشر کے منزہ وپاکیزہ گھرانے پر زہر افشانی کرائی گئی تھی۔ مغرب کی ایک مخصوص صہیونی وعیسائی لابی آج بھی پیغمبر اسلام اور ان کے مقدس گھرانے کے خلاف گستاخانہ جسارتوں پر مریضانہ حظ اٹھاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے مغرب اپنی تمام تر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روشن خیالی اور سیکولرازم سے وابستگی کے باوجود مسلمانوں کے خلاف صلیبی دور کا بغض اور کینہ اب تک پال رہا ہے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف توہین آمیز سازشوں کی نئی تحریک ننگ اسلام بے دین مسلمانوں کے ذریعے سے برپا کی جارہی ہے جس کے مہرے سلمان رشدی، بنگلہ دیشی تسلیمہ نسرین جیسے لوگ ہیں۔ ان کی تمام تر شیطانی ہرزہ سرائیوں کو انسانی حقوق کا نام دے کر تحفظ دیا جارہا ہے۔ انسانی حقوق کے لبادے میں مسلمانوں سے شیطانی حقوق کو تسلیم کرانے کی مہم زوروں پر ہے۔ انسانی حقوق کے چارٹر کو انسانیت کا متفق علیہ مذہب بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ یہ مسلم دنیا کے خلاف نیا استعماری ہتھیار ہے جسے بے حد مکاری اور منافقت سے استعمال کیا جارہا ہے۔

مختصر تمہیدی کلمات کے بعد آنے والی سطور میں اظہار رائے کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق:

"اپنے خیالات، معلومات اور آراء کا حکومت کی پابندیوں سے آزاد ہو کر اظہار کرنا آزادی اظہار رائے کہلائے گا"[1]۔

کنیڈین سپریم کورٹ نے آزادی اظہار رائے کے اہم مقاصد بیان کیے ہیں:

۱۔ جمہوریت کے فروغ کے لیے۔

۲۔ ریاستی یا گروہی زیادتیوں کی روک تھام کے لیے۔

۳۔ حقیقت کی تلاش کے لیے ہر فرد آواز اٹھا سکتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا آزادی رائے کی تعریف کے ساتھ ساتھ ہر اس گفتگو یا رائے پر پابندی کی بات کرتا ہے جو واضح اور حقیقی خطرے کی موجب ہو جیسے:

(1) انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا، والیم نمبر4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ کسی پر بہتان لگایا گیا ہو۔

۲۔ فحاشی کی موجب ہو۔

۳۔ کسی پر دباؤ ڈال کر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔

اسی طرح اقوام متحدہ کے مطابق جو جنرل اسمبلی نے 1966ء میں منظور کیا تھا کہ آرٹیکل 20 تشدد کے فروغ، نسلی تعصب، مذہبی منافرت اور کسی بھی قسم کے امتیازی رویے پر مبنی تقریر و تحریر پر پابندی عائد کرتا ہے۔

اظہارِ رائے کی بے مہار اور کھلی آزادی نسلی، گروہی، لسانی اور علاقائی عصبیتوں کے فروغ اور باہمی فساد و جدال کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے ذریعے کسی کے عقائد اور مذہب کی تضحیک کے ذریعے قتل و غارت گری کی راہ بھی کھل سکتی ہے۔ اس لیے تقریباً ہر جمہوری ملک میں اسے قانونی طور پر روکا گیا ہے اور قابل تعزیر جرم گردانا گیا ہے۔ خود ڈنمارک (جہاں سب سے پہلے خاکے شائع کیے گئے تھے) کا قانون بھی خاموش نہیں۔ وہاں بھی ناموس مذہب کا قانون 'بلاس فیمی لاء' عرصے سے موجود ہے اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 140 کے مطابق جو لوگ کسی مذہبی برادری کی عبادات اور مسلمہ عقائد کا کھلا مذاق اڑائیں یا ان کی توہین کریں انہیں جرمانے اور قید کی سزا دی جاتی ہے۔

1973ء کا دستور پاکستان اور آزادیٔ اظہار رائے:

1973ء کے آئین آرٹیکل 19 میں اظہار رائے کی آزادی دی گئی ہے:

Every citizen shell have right to freedom of speech and escpeession, and there shell be freedom of press, subject to any reasonable restriction imposed by learn in the interest of the glory of Islam or the integrity security or defense of Pakistan or any Part therefore friendly relation with foreign state publice

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

order, or in relation to contempt of court or incitement to offence.

دفعہ 19۔ تقریر و تحریر وغیرہ کی آزادی:

اسلام کی عظمت یا پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سالمیت، سلامتی، دفاع، غیر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاق کے عناد کے پیش نظر یا توہین عدالت، کسی جرم (کے ارتکاب) یا اس کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع ہر شہری کو تقریر اور اظہارِ خیال کی آزادی کا حق حاصل ہوگا اور پریس کی آزادی ہوگی[1]۔

جو کوئی ان پابندیوں کو پامال کرتا ہے وہ دستور پاکستان کی بے حرمتی کا مرتکب ہوگا اور قانون کے مطابق تادیبی کاروائی کا مستحق ہوگا۔

اظہار رائے کی آزادی کے نام پر مغرب کے جو حلقے مسلمانوں کی مقدس مذہبی شخصیات کی شان میں گستاخی کے ارتکاب کو جائز قرار دیتے ہیں ان کے مؤقف کے بودے پن کو ظاہر کرنے کے لیے پوپ فرانس کے یہ الفاظ کافی ہیں:

> "اگر تم کسی کی ماں کو گالی دوگے تو جواباً اپنے منہ پر تھپڑ کھانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ تاہم مسلمانوں کی دل آزاری اور شرپسندی کے مذموم کھیل کے پیچھے چھپے اصل مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے رد عمل کے اظہار کے طریقوں کا تعین کرنا چاہیے، اس اشتعال انگیزی کا مقصد مسلمان عوام کو پر تشدد احتجاج پر اکسانا ہوتا ہے تاہم اسلام کو دہشت گردی کا علمبردار قرار دے کر بدنام کیا جائے"[2]۔

---

(1) دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان 1973، آرٹیکل نمبر 19۔

(2) روزنامہ جنگ کراچی، 26 مارچ 2017ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزنامہ نوائے وقت نے اپنے اداریے بعنوان "سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد پھیلانے والوں کو نشان عبرت بنایا جائے۔"

پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر قائم ہوا اور انبیاء علیہم السلام بالخصوص رسول اکرم، صحابہ کرام، اولیاء کرام اور اہل بیت کا احترام ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کی پاسداری حکومت اور اپوزیشن کی ذمہ داری ہے۔ بدقسمتی سے اس نام نہاد ترقی پسند اور لبرل ہونے کے دعویداروں نے اظہار رائے کی آزادی کی آڑ میں اسلام اور قابل احترام مذہبی ہستیوں اور سیاسی جماعتوں کے اکابرین کے تمسخر کو اپنا مشن بنالیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ان کے خلاف توہین آمیز کلمات اور مواد سے مسلمانوں کے جذبات بھڑکا کر معاشرے میں نفرت کا زہر پھیلا رہے ہیں۔ ان کا یہ طرزِ عمل اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش کے مترادف ہے۔ آزادی اظہار رائے کے نام پر مقدس ہستیوں کی تضحیک کرنے والوں کی سرگرمیاں ناقابل برداشت ہیں۔ حکومت کو ان کے خلاف سخت تادیبی اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ اب تک اس سلسلے میں کوئی کاروائی نہ ہونا افسوسناک ہے[1]۔

سوشل میڈیا پر گستاخانہ مہم کی فتنہ انگیزی، شر انگیزی، اور اشتعال انگیزی کی شرمناک کاروائی قرار دیتے ہوئے جناب انصار عباسی (معروف تجزیہ نگار) لکھتے ہیں:

"یہ قانون تو ریاست کو گستاخی کے الزام پر کاروائی کا حکم دیتا ہے جو کچھ حال ہی میں عدلیہ، پارلیمنٹ اور حکومت نے سوشل میڈیا پر سے گستاخانہ مواد کو ہٹانے کے لیے کیا وہ انتہائی قابل تعریف اقدام ہے۔ اس کا مقصد ایک ایسے فتنے پر قابو پانا ہے جو کسی بھی اسلامی معاشرے میں اشتعال انگیزی، نفرت اور غم و غصے کا باعث بنتا ہے۔ کسی ایک واقعہ کا بہانہ بنا کر یہ چاہے کہ

(1) روزنامہ نوائے وقت لاہور، 29 جون 2017ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

Blasphemy Law کو ہی ختم کر دیا جائے یا کوئی یہ چاہتا ہے کہ آزادی رائے کے مغربی معیارات کو یہاں لاگو کیا جائے تو ایسا ممکن نہیں کیونکہ اس سے فتنہ بڑھے گا"[1]۔

مزید انصار عباسی لکھتے ہیں:

سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کو روکا جائے اور ایسا کرنے والوں کو سزائیں دی جائیں پھر میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے دوسروں پر توہین مذہب کے جھوٹے الزام لگانے والوں کے ساتھ سختی سے نپٹا جائے اور انہیں سزائیں دی جائیں، اس کے ساتھ مواد کو بھی سوشل میڈیا پر بلاک کیا جائے اور میڈیا پر اس تشہیر کو سختی سے روکا جائے۔ ہمیں نوجوانوں اور بچوں کو یہ تعلیم دینی چاہیے کہ وہ نہ صرف ہر صورت میں اپنے دین اور مقدس ہستیوں کا احترام کریں بلکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق دوسروں کے مذاہب کو برا مت کہیں"[2]۔

دنیا میں ہر چیز کے اچھے پہلو بھی ہوتے ہیں اور برے بھی، سوشل میڈیا میں بھی درجن بھر خرابیاں موجود ہیں اور ان سب خرابیوں میں سب سے بڑی خرابی سنسر شپ کی کمی ہے۔ آپ سوشل میڈیا کے کسی بھی پیج پر کوئی بھی مواد چڑھا سکتے ہیں۔ دنیا

---

(1) بلاس فیمی لاء اس کا ترجمہ (قانون ضبط الحاد) ہے قدیم انگریزی زبان میں اس کے لیے لفظ Blasfemen استعمال ہوا ہے فرانسیسی میں Blasfemer اور قدیم لاطینی زبان میں Blasphemare استعمال ہوا ہے جس سے مراد کسی کی عزت خراب کرنا، الزام تراشی کرنا یا بدنام کرنا لیا جاتا ہے۔ عمومی معنوں میں اس سے مراد مقدس ہستیوں، مذہبی رواجات و عقائد اور خود مذہب سے متعلق دشنام طرازی لیا جاتا ہے۔Black's Law Dictionary, p131!۔

(2) روزنامہ جنگ لاہور، 17 اپریل 2017ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کوئی شخص آپ کو روک نہیں سکتا۔ یہ خرابی خوفناک ہے اور اسلامی دنیا اس وقت اس خرابی کا سب سے بڑا ہدف ہے۔ دنیا کے چند منافق مسلمان، چند عاقبت نااندیش پاکستانی، چند شر پسند غیر مسلم اور چند ننگ افلاس قادیانی اس خرابی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ سوشل میڈیا پر روزانہ گستاخانہ مواد چڑھا دیتے ہیں جو ہم مسلمانوں کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ پاکستان میں ایسے 70 گستاخ ہیں۔ ایف آئی۔ اے نے گیارہ لوگوں کا ایسا گروپ پکڑا ہے جو مسلسل یہ مکروہ حرکتیں کر رہا تھا۔ یہ لوگ پاکستان سمیت پوری دنیا میں انتشار پھیلا رہے تھے[1]۔

مندرجہ بالا تعریفوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آزادی اظہار رائے تو موجود ہے مگر اس کی کچھ حدود (Limits) ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کوئی بھی شخص ملکی معاملات، سیاسی معاملات جیسے بجٹ اور حکومتی پالیسیوں پر اظہار رائے اور اختلاف رائے رکھ سکتا ہے۔ حکومتی پالیسیوں پر کھل کر تنقید کر سکتا ہے۔ مگر سکیورٹی کے معاملات جن سے ملکی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو اور دشمن اس سے فائدہ اٹھا سکے اس کی ہرگز اجازت نہیں، بلکہ اس طرح کے اظہار رائے سے اس پر غداری کا مقدمہ درج ہوگا۔ کسی بھی شخص کی کردار کشی سے منع کیا گیا ہے۔ کوئی بھی ایسی بات ممنوع ہے جس سے کسی مذہبی طبقے کی دل آزاری ہو۔ اس آرٹیکل کی رو سے اعلیٰ عدلیہ کی توہین کی اجازت نہیں۔ لہٰذا آزادی اظہار رائے تو ضروری ہے مگر کچھ Limitation کے ساتھ۔ اگر ہر شخص کو اظہار رائے کی آزادی دے دی جائے اور شتر بے مہار چھوڑ دیا جائے تو اس سے ملک میں فتنہ فساد برپا ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جائے اور ملکی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔ معاشرے میں امن و امان کی صورت حال قائم رکھنے کے لیے اظہار رائے پر حدود و قیود رکھنا ضروری ہے۔

---

(1) محمدی طریقہ، روزنامہ ایکسپریس لاہور، 30 مارچ 2017ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ دوم

آزادیٔ اظہارِ رائے کا غلط استعمال
خصوصاً حرمت رسول ﷺ کے حوالہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزادی اظہارِ رائے کا غلط استعمال خصوصاً حرمت رسول ﷺ کے حوالہ سے

آزادی اظہار رائے کی حدود و قیود کو سمجھے بغیر جب کبھی کوئی شخص کسی مذہب، شخصیت، حتی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتا ہے تو ہمیشہ آزادی اظہار رائے کا ہی سہارا لیا جاتا ہے۔ ملکی و غیر ملکی میڈیا، روشن خیال، دانشور اسے آزادی اظہار رائے تصور کرتے ہیں۔ لیکن غیر مسلم اقوام کا یہ دوہرا معیار ہے۔ جب ہمارے مذہب اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر حملہ کیا جاتا ہے تو یہ آزادی اظہار رائے اور اگر ان کے مذہب یا شخصیت کی توہین کی جائے تو اس کو قانون کے شکنجے میں جکڑا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور عافیت وہ ٹھنڈا اور میٹھا چشمہ ہے جو جنم جنم کے پیاسوں کی پیاس بجھاتا اور نسلوں کو سیراب کرتا ہے۔ اس کی پاک تعلیمات نے دنیا کو سنوارنے اور نکھارنے میں ایسا اعلیٰ کردار ادا کیا کہ بیگانوں نے بھی سر تسلیم خم کر دیا۔

دنیا کی تمام اقوام کے انصاف پسند اور غیر متعصب مفکرین نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اپنے انداز میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ لیکن چند ازلی بدبخت اور سیاہ باطن ہیں جو محسن انسانیت اور مجسّم رحمت کے حضور گستاخی کے مرتکب ہوتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وہ ایسی ناپاک جسارت کے مرتکب ہوتے ہیں جو چاند پر تھوک پھینکنے کے مترادف ہے۔ اب چاند پر تھوکا ہوا واپس پھینکنے والے کے منہ پر ہی آتا ہے۔ ان کی ناموس کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ ان کا محافظ مالک کائنات خود ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا آخرت میں بھی دردناک عذاب کا مستحق ہوگا بلکہ وہ دنیا میں قابل گردن زنی ہے۔ نبی رحمت نے فتح مکہ کے موقع پر خود اپنے اور اسلام کے دشمنوں کو معاف فرمادیا لیکن وہ چند بدبخت جو نظم اور نثر میں آپ کی ہجو کرتے تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ کعبہ کے پردوں سے بھی چمٹے ہوئے ملیں تو بھی ان کو واصل جہنم کر دیا جائے۔ یہ حکم اس لیے تھا کہ یہ آپ کی شان میں گستاخی کی جسارت کرنے والے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و توقیر گھٹانے والے تھے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک شان اقدس میں گستاخی کرنے والا درحقیقت ساری امت کو گالی دینے اور ہمارے ایمان کی جڑ کاٹنے کی کوشش کرتا ہے[1]۔

مسلمانوں کے ایمان اور غیرت کو بچانے کے لیے ایسے گستاخوں کی سزا صرف اور صرف ان کا خاتمہ ہی ہے۔

گستاخان یورپ گاہے گاہے کائنات کی سب سے عظیم و افضل ہستی کی شان اقدس میں گستاخی کر کے دنیا میں سب سے زیادہ بسنے والے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں اور پھر اسے 'آزادی اظہار رائے' کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ رائے کی آزادی اور دل آزاری میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دنیا کے کسی معاشرے

(1) ابن تیمیہ، الصارم المسلول:117۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں رائے کے اظہار کی ایسی آزادی نہیں کہ جس کی چاہا عزت خاک میں ملا دی۔ ہر معاشرے میں آزادی اظہار رائے کی حدود و قیود متعین ہیں۔ مثلاً یورپ اور امریکہ میں جہاں فحاشی اور عریانی عروج پر ہے، بچوں میں جنسی ہیجان پیدا کرنے والی فحش نگاری، مذہبی و لسانی منافرت پھیلانے والی تقاریر پر پابندی عائد ہے۔ آسٹریا، فرانس، جرمنی، اسرائیل، پولینڈ، رومانیہ، سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں عالمی جنگوں کی تباہی کے انکار کو فوجداری جرم قرار دیا گیا ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک میں 'ہولوکاسٹ' کے انکار بلکہ اس کے بارے میں یہ تک کہنے کی اجازت نہیں کہ اس میں ہلاک شدہ یہودیوں کی تعداد مبالغہ آمیز ہے۔ حالانکہ ہولوکاسٹ محض ایک پراپیگنڈہ ہے جس کا بہانہ بنا کر فلسطین میں اسرائیل نامی ناجائز ملک بنایا گیا۔

1974ء میں ایک سکول ٹیچر 'جیمز کنگ' نے ہولوکاسٹ کے بارے میں چند الفاظ کہے تھے اس کو نوکری سے برخاست کرکے سزا دی گئی۔ کینیڈا کے 'ارنسٹ انڈل' کو ہولوکاسٹ کے بارے میں مضحکہ خیز انداز اپنانے پر 15 ماہ قید ہوئی۔ آسٹریا کے ایک کالم نگار ڈیوڈ ڈرونگ نے لکھا کہ ساٹھ لاکھ یہودیوں کی ہلاکت کی بات مبالغہ آمیز ہے تو اس کو 17 سال بعد فروری 2002 میں گرفتار کرکے تین سال سزا دی گئی۔ یورپ کے بعض ممالک میں ہولوکاسٹ کے انکار پر 20 سال تک کی سزا مقرر ہے۔

اظہار رائے کی آزادی کی بات کرنے والے یورپ اور امریکہ کی اپنی حالت یہ ہے:

وہاں بھی کوئی کھل کر ان کے دستور، اقتدارِ اعلیٰ یا پالیسیوں پر بات نہیں کر سکتا۔ صرف یورپ اور امریکہ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہتک عزت اور توہین عدالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے فوجداری قوانین موجود ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں وہاں کے دستور یا اقتدار اعلیٰ سے بغاوت یا باغیانہ اظہار رائے کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے اور مجرموں کے لیے موت کی سزا موجود ہے۔ اسی طرح مقدس ہستیوں، مقدس مقامات اور مقدس اشیاء کی توہین پر سزا کا قانون موجود ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق اکثر ممالک میں Blasphemy Law کا لفظ موجود ہے۔ خصوصاً آسمانی صحائف اور آسمانی ادیان سے تعلق رکھنے والی اقوام میں انبیاء اور رسل کی توہین قابل سزا جرم ہے۔ قدیم ایران میں تین قسم کے جرم تھے:

۱۔ خدا کے خلاف

۲۔ بادشاہ کے خلاف

۳۔ انسانوں کے ایک دوسرے کے خلاف[1]۔

ہندو مت میں ستیار تھ پرکاش چھپوتی صفحہ نمبر 297 کے مطابق ناستک (مذہب سے بیزار) کے لیے خشک لکڑی کی طرح جلا کر اس کی جڑ ختم کر دینے کا حکم ہے[2]۔

چین جہاں آج کل کوئی دینی و مذہبی حکومت نہیں وہاں بھی مہاتما بدھ کے مجسمے کی توہین فوجداری جرم ہے۔ 29 مارچ 1990ء کو چین کے صوبے سی چوان میں وانگ ہونگ نامی شخص کو جس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مہاتما بدھ کے مجسمے کا سر کاٹا تھا سزائے موت کی سزا سنائی گئی تھی۔ افغانستان میں طالبان نے بدھ کے مجسمے کو گرایا تو یورپ اور امریکہ نے کتنا شور مچایا۔

---

(1) انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا:218۔

(2) ستیار تھ پرکاش چھپوتی، مکتبہ ستھیار تھ نیو دہلی انڈیا، 1997ء: 201۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کے ہاں خدا، رسول، یوم سبت اور ہیکل کی توہین جرم تھی اور ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر سردار کاہن نے اسی طرح کا الزام لگا کر پھانسی کی سزا کا مطالبہ کیا تھا۔ (کتاب مقدس احبار باب 24)[1]۔

(1) متی کی انجیل باب نمبر 26، فقرہ نمبر 25 تا 63۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ سوم

اقوام عالم میں اظہارِ رائے کی حدود و ضوابط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوام عالم میں اظہار رائے کی حدود و ضوابط

انسان حقوق کا عالمی منشور جسے مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو منظور کیا تھا، اس میں آزادیوں اور حقوق کے ضمن میں انہی حدود کا تعین کیا گیا ہے جو دوسروں کی آزادی اور حقوق تسلیم کرنے اور ان کے احترام کرنے یا جمہوری نظام میں اخلاق، امن و عامہ اور عام فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات سے مقید ہیں۔ انسانی حقوق کے عالمی منشور کی منظوری کے تاریخی کارنامہ کے بعد اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے تمام ممبرز ممالک پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے ہاں اس کا اعلان عام کریں، اشاعت کریں، نمایاں مقامات پر آویزاں کریں اور اسکولوں و تعلیمی اداروں میں اس منشور کو پڑھائیں اور سمجھائیں۔ اس عالمی منشور کی دفعات 29 اور 30 انتہائی اہمیت کی حامل ہیں[1]۔

دفعہ 1-29: ہر شخص پر معاشرے کے حقوق ہیں، کیونکہ معاشرے میں رہ کر ہی اس کی شخصیت کی آزادانہ اور پوری نشوونما ممکن ہے۔

II-29: اپنی آزادیوں اور حقوق سے فائدہ اٹھانے میں ہر شخص انہی حدود کا پابند ہو گا جو دوسروں کی آزادیوں اور حقوق کو تسلیم کروانے اور ان کا احترام کرانے کی غرض سے جمہوری نظام میں اخلاق، امن و عامہ اور فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لیے قانون کی طرف سے عائد کی جاتی ہیں۔

(1) کتاب مقدس احبار، باب نمبر 24۔ متی کی انجیل باب نمبر 26۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دفعہ 30: اس اعلان کی کسی چیز سے کوئی ایسی بات مراد نہیں لی جا سکتی جس سے ملک، گروہ یا شخص کو جو کسی ایسی سرگرمی میں معروف ہے یا کسی ایسے کام کو انجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا منشا ان حقوق اور آزادیوں کی تخریب ہو۔

یہاں پر یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ آزادیِ اظہار رائے اور تقریر پر مناسب اور جائز قدغن صرف پاکستان کے دستور کا خاصہ ہی نہیں بلکہ دنیا کے سیکولر ممالک میں بھی آزادیِ اظہار و تقریر کو مناسب قانونی حدود و ضوابط کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک نے حق اظہار و تقریر کو متعدد پابندیوں کو ساتھ قبول کیا ہے۔

یورپی کنونشن برائے تحفظ رائے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیاں:

ڈنمارک جہاں سے حالیہ گستاخانہ خاکوں کا آغاز ہوا وہ بھی اس کنونشن کا حصہ ہے۔ ڈنمارک نے 1953ء میں اس

کنونشن کی تصدیق کی اور اب ڈنمارک کے دستور و قانون کا لازمی جزو ہے[1]۔

ڈنمارک کے کریمنل کوڈ (قانون تعزیرات) دفعہ 140 میں دوسروں کے مذہبی جذبات کی توہین و تضحیک کو جرم تصور کرتے ہوئے یہ قرار دیا:

”جو لوگ علانیہ طور پر کسی بھی ایسے مذہبی گروہ جسے علاقے میں قانونی حیثیت حاصل ہے، اس کے متعلقہ مذہبی عقائد کا مذاق اڑاتے ہیں یا ان کی توہین کرتے ہیں تو ان کو جرمانے کی سزا دی جائے گی یا چار ماہ قید تک کی سزا دی جائے گی“[2]۔

---

(1) اقوام متحدہ کا عالمی منشور، دفعہ 30۔ I,II 29۔

(2) یورپی کنونشن بروئے تحفظ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیاں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس حوالے سے جرمنی کا قانون بھی بہت واضح ہے۔ ضابطہ تعزیرات جرمنی کے گیارہویں باب بعنوان "جرائم جو مذہب اور فلسفہ زندگی سے متعلق ہیں" کی دفعہ 166 میں جرم قرار دیا گیا ہے کہ:

"جو کوئی بھی علانیہ یا تحریری نشر و اشاعت کے ذریعے دوسروں کے مذہبی عقائد یا کسی فلسفۂ حیات سے متعلقہ عقیدے کے بارے میں اس انداز میں توہین کرتا ہے جس سے امن عامہ متاثر ہوتا ہو تو اسے سزا کی قید دی جائے گی جو تین سال سے زیادہ نہیں ہوگی اور اس پر جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا"[1]۔

فن لینڈ کے قانون بعنوان مذہب کے تقدس کی خلاف ورزی کی دفعہ 10۔ اس ضمن میں توہین مذہب کی تعریف کرتے ہوئے یہ قرار دیتی ہے کہ

"ایک شخص جو علانیہ طور پر خدا کے خلاف کفریہ کلمات لکھتا ہے یا لوگوں کے جذبات مجروح کرنے کی نیت سے علانیہ طور پر کسی ایسی ہستی کی توہین یا تذلیل کرتا ہے جسے بصورت دیگر کسی چرچ یا مذہبی طبقے کے ہاں مقدس سمجھا جاتا ہے"[2]۔

فرانسیسی انقلاب کا مشہور زمانہ حقوق کا اعلامیہ (Declaration of the right of Mans and of the citizen 1793ء) جو کہ بعد ازاں سب ممالک کے دساتیر کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنا اس میں بھی یہ واضح طور پر قرار دیا گیا ہے:

"اپنے خیالات اور آراء کا آزادانہ ابلاغ انسان کے انتہائی بیش قیمت حقوق میں سے ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہر شہری آزادی کے ساتھ بات کر سکتا ہے،

---

(1) قانون تعزیرات، ڈنمارک، دفعہ 140۔

(2) قانون تعزیرات، جرمنی، دفعہ 166

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھ سکتا ہے اور شائع کر سکتا ہے۔ لیکن یہ آزادی اپنے کسی مذموم مقصد کے حصول کے لیے نہیں جس کا تعین قانون میں کر دیا گیا ہو"[1]۔

ناروے کے قومی دستور کی، دفعہ 100، میں یہ واضح اعلان کیا گیا ہے:

"پریس کو آزادی ہو گی۔ کسی بھی شخص کو ایسی تحریر پر اس وقت تک سزا نہیں دی جائے گی چاہے اس کے مندرجات جیسے بھی ہوں جس کی طباعت اور اشاعت کا وہ ذمہ دار ہے۔ جب تک یہ واضح طور پر خود اس چیز کا مظاہرہ نہ کرے یا جب تک وہ دوسرے قوانین کی خلاف ورزی، مذہب، اخلاق یا آئینی اختیارات کی توہین یا ان کے تحت دیئے گئے احکامات کی مزاحمت پر نہ اکسائے یا کسی کے خلاف غلط اور توہین آمیز الزامات نہ لگائے"[2]۔

رومن ایمپائر جب شہنشاہ جنین (فلسطین) عیسائی ہوا تو قانون میں انبیاء بنی اسرائیل کی جگہ سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام) کی توہین جرم قرار پایا۔ روس میں بھی یہ قانون جاری رہا، انقلاب کے بعد مقدس انبیاء کی جگہ سٹالن نے لے لی[3]۔

27 جنوری 2003ء میں ٹیلی گراف میں اسرائیلی وزیر اعظم کا کارٹون شائع ہوا، وہ فلسطینی بچوں کی کھوپڑیاں کھا رہا تھا۔ یہودیوں کے احتجاج پر معذرت کی گئی۔ اٹلی کے وزیر اعظم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہہ حکومت کی بات کی پھر اس پر معذرت کی۔ محمد علی جو کہ عالمی چمپئین رہا ہے اس نے ویت نام کی جنگ کے متعلق امریکی پالیسی پر بیان دیا، اس کا عالمی چمپئین کا ٹائٹل چھین لیا گیا۔ الجزیرہ ٹی وی نے 6 امریکی فوجیوں کی لاشیں دکھائیں تو شدید احتجاج کیا یہاں تک کہ آفس پر بمباری کر

(1) قانون مذہب کے تقدس کی خلاف ورزی فن لینڈ، دفعہ 10۔

(2) شہری انسانی حقوق کا اعلامیہ، فرانس 1793۔

(3) قانون مذہب کا تقدس روس: دفعہ 28۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے عملے کے ارکان کو شہید کر دیا گیا۔ اسرائیل کے لبنان پر حملے کے بعد امریکی وزیر خارجہ کونڈا لیزا رائس نے گریٹر اسرائیل کی بات کی، اس پر ایک فلسطینی اخبار نے کارٹون بنا کر کونڈا لیزا رائس کا مذاق اڑایا تو امریکی محکمہ خارجہ نے شدید احتجاج کیا[1]۔

15 اپریل 2008ء کو فرانس کی پارلیمنٹ نے خواتین کو وزن کم کرنے پر ابھارنے والے اشتہارات شائع کرنے کو جرم قرار دیا، اس کی خلاف ورزی پر 2 سال قید اور 30 ہزار یورو جرمانے کی سزا قرار دی۔ اس دوران اگر کوئی خاتون مر گئی تو اشتہاری کمپنی یا میگزین و اخبار کے ایڈیٹر کو 3 سال قید اور 45 ہزار یورو کی سزا کا اعلان کیا۔ فرانس کے وزیر صحت نے اس موقع پر کہا کہ نوجوان لڑکیوں کی وزن گھٹانے کے لیے کم خوراکی پر مائل کرنا اظہار رائے کی آزادی نہیں بلکہ ایسے اعلانات موت کے پیغامات ہیں۔

19 مئی ستمبر 2012ء برطانیہ میں کثیر الاشاعت آئرش اخبار دی سن۔[2] کے ایڈیٹر مائیکل او کینی کو محض اس لیے معطل کر دیا گیا کہ اس کے اخبار میں برطانوی شہزادہ ہیری کی متنازع تصاویر شائع ہوئی ہیں۔ پاکستان کے وزیر ریلوے غلام احمد بلور نے گستاخ کو قتل کرنے والے کے لیے انعام کا اعلان کیا تو امریکی عہدیداروں نے احتجاج اور مذمت شروع کر دی۔ کیا یہ آزادی رائے ہے...؟!

15 مئی 2010ء یونان کے شہر سیلونیکا میں ایک یہودی قبرستان کے باہر یہودیوں کے خلاف نعرے لکھنے پر تین افراد کو گرفتار کیا گیا جن میں ایک 17 سالہ بچہ بھی شامل تھا۔ اسی دن 15 مئی کو پولینڈ کے جنوب میں ایک فٹ بال سٹیڈیم سے پانچ شائقین کو گرفتار کیا گیا جنھوں نے یہودیوں کے بارے میں ایک بڑا سا کارٹون بنایا تھا

(1) قانون میگنا کارٹا: ص 28 دفعہ 13۔

(2) قومی دستور ناروے، دفعہ 100۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس میں ایک لمبی ناک والا شخص جو یہودیوں کی علامت ہے اس پر موت کی علامت بنائی گئی۔ 11 مئی 2010ء کو کینیڈا کے ایک 83 سالہ بوڑھے شخص میکس مہر کو چھ ماہ کی قید سنائی گئی جس نے دیوار پر یہودیوں کے خلاف نعرے لکھے تھے۔

3 مئی 2010ء کو ناروے کی وزارت ثقافت نے ایک مصری ٹیلی وژن الرحمۃ کی نشریات پر پابندی لگا دی کیونکہ وہ یہودیوں کے خلاف نفرت اگلتا تھا۔ اسی ٹیلی وژن چینل پر فرانس میں 31 مئی 2004ء کو اس وقت پابندی لگائی گئی جب اس نے ایک مصری عالم دین کی یہودیوں کے خلاف تقریر نشر کی۔

30 اپریل 2010ء کو برطانیہ کی نیوسٹہ عدالت نے 19 سالہ نکی ڈیوسن جو ایک دودھ بیچنے والا نوجوان تھا اس کو اس بات پر مجرم قرار دیا گیا کہ اس نے انٹرنیٹ پر یہودیوں کے خلاف آرین سٹرائیک نامی گروپ بنایا تھا۔ اس سارے فیصلے کی سماعت صرف 50 منٹ میں مکمل ہوئی۔

16 اپریل 2010ء کو جرمنی کے شہر رنگین برگ کی ایک عدالت نے ایک عیسائی بشپ رچرڈ ولیم کو اس بات پر سزا سنائی کہ اس نے سویڈن کے ٹیلی وژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ جنگ عظیم دوم میں یہودیوں کا قتل عام ہوا تھا۔

14 اپریل 2010ء کو فرانس کی حکومت نے وہاں کے ایک سیٹلائیٹ اپریٹر کو حکم دیا کہ وہ ایک مصری چینل کی نشریات مکمل طور پر بند کر دے کیونکہ یہ یہودیوں کے خلاف نفرت پھیلاتا ہے۔

12 اپریل کو ان کی ایک عدالت نے ایک شخص پاولو فنزی کو اس بات پر مجرم قرار دیا کہ اس نے انٹرنیٹ پر ایک بلاک بنایا تھا جس میں 162 یونیورسٹی پروفیسروں کی لسٹ شائع کی تھی جو متعصب یہودی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکم اپریل 2010 کینیڈا کی ایک یونیورسٹی کے ایک طالب علم کو یونیورسٹی سے نکال دیا گیا جس نے یہودیوں کے خلاف ایک ویب سائٹ بنائی تھی۔

18 مارچ 2010ء کو امریکہ کی ریاست ٹیکساس کی عدالت نے ایک فرم برادر سکاٹ کو ایک لاکھ پندرہ ہزار ڈالر جرمانہ کیا کیونکہ اس کے اعلیٰ افسران اکثر گندے یہود Dirty Jew جیسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔

ہر ملک میں اظہار رائے کے لیے حدود متعین ہیں اس لیے گستاخان یورپ کا خباثتوں اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اقدامات پر اس بہانے کو استعمال کرنا ایک طرح کی واضح دہشت گردی ہے۔ خود ڈنمارک کے اس اخبار (سلینڈر پوسٹن) جس نے خاکے اڑانے کی جسارت کی تھی 2004ء کو اس کے کارٹونسٹ کرسٹوفر زیلر نے سیدنا عیسیٰ کے خاکے بنانے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اس سے عیسائیوں کے جذبات مجروح ہوں گے۔ اس سے یہ بات عیاں ہے کہ یورپ اور امریکہ کے گستاخ جان بوجھ کر مسلمانوں کو آزار کر اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہیں۔

دل کے ہاتھوں مجبور عقیدت مند کبھی اپنی مقتدا اور مقدس ہستیوں پر حرف زنی قبول نہیں کر سکتے۔ سورہ انعام میں ہے کہ:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾[1]

"معبودان باطلہ کو بھی گالی نہ دو کہ کہیں ان کے ماننے والے سچے اللہ کو بے علمی میں گالی نہ دے دیں"۔

(1) سورۃ الانعام: 108۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں جہاں بھی مذہب اپنے زندہ شعور کے ساتھ موجود ہے وہاں مذہب کے بانیان و مقتدا کی توہین پر کڑی سے کڑی سزائیں رکھی گئی ہیں۔ البتہ اگر کسی جگہ عیاشی کو ہی بطور مذہب اپنالیا جائے تو سوچ کے دھارے بدل جاتے اور وہاں کے مردہ ضمیر "آزادی رائے" کے نام پر سب کچھ برداشت کرلیتے ہیں۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ نمرود کے دور میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آذر سے بتوں کے بارے میں جب کہا:

﴿قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ﴾1

"اے میرے باپ! ان کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ ہی آپ کو فائدہ پہنچاسکتے ہیں، تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو، تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟ تو اس نے کہا کہ اگر تو باز نہ آیا تو تجھے پتھروں سے مار ڈالوں گا پھر جب (سیدنا ابراہیم علیہ السلام) نے ان بتوں کو توڑ ڈالا تو بت پرستوں نے مشورہ کیا کہ کیا سزا دی جائے تو لوگ پکار اٹھے اور کہنے لگے اسے جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے"۔

گویا کہ اگر مذہبی عقیدتیں باقی ہوں تو جھوٹے مذہب بھی اپنی مقتدا ہستیوں کی توہین پر سنگسار کرنے اور جلانے پر تلے نظر آتے ہیں۔ تیسری صدی عیسوی میں

(1) سورۃ الانبیاء: 68۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایران میں بہرام اول کے دور میں مانی کو مذہبی عقائد کی توہین کرنے کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔ اس کی کھال اتار کر اس میں بھس بھر کر جنوبی شاہ پور کے دروازے پر لٹکایا گیا، بلکہ مانی کے 12 ہزار پیروکار بھی قتل کر دیے گئے۔ سقراط کو زہر کا پیالہ پینے پر کیوں مجبور کیا گیا؟ انہی مذہبی عقائد کی خلاف ورزی پر۔ عیسائی ادوار میں گلیلیو کو سزائے موت کا حکم کیوں دیا گیا۔ جادوگرنیوں کے نام پر ہزاروں عورتوں کو کیوں جلایا گیا۔ محض اس بنا پر ہندوؤں کے ہاں ویدوں کی نندا یعنی بے قدری کرنے والا ناشک ہے اور جو ناشک ویدوں کے علم کا مخالف ہو اس بدذات کو جڑ یعنی بنیاد کے ساتھ تباہ کر دیا جائے[1]۔

اٹھارویں صدی تک برطانیہ وغیرہ میں توہین مسیح کی سزا موت رہی۔ 1553ء الزبتھ دور میں 17 افراد کو موت کی سزا سنائی گئی[2]۔

1559ء میں ڈیوڈ نامی پادری کو سزائے موت ملی۔ 1600ء میں روم میں برونو نامی شخص کو مار ڈالا گیا۔ اب اگرچہ برطانیہ میں Common Law موجود ہے پھر بھی اس کی رو سے جو توہین مسیح یا کتاب مقدس کی سچائی سے انکار کرے وہ Blass Phemy کا مرتکب ہوگا اور اس کی سزا تخت و تاج برطانیہ یا حکومت کے خلاف بغاوت کے جرم کے مطابق عمر قید تک ہو سکتی ہے[3]۔

گستاخانہ کلمات اور بے ادبی کی سزا اور حوصلہ شکنی کے لیے دنیا کے کئی ممالک میں قوانین درج ذیل ہیں:

ا۔ آسٹریا، آرٹیکل 188- 189 کریمنل کوڈ۔

---

(1) قانون میگنا کارٹا: ص 28 دفعہ 13۔

(2) ایضاً۔

(3) قانون مذہب کے تقدس کی خلاف ورزی فن لینڈ، دفعہ 10۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ فن لینڈ سیکشن 10 چیپٹر 17 پینل کوڈ۔

۳۔ جرمنی آرٹیکل 112 کریمنل کوڈ۔

۴۔ ہالینڈ آرٹیکل 565 کریمنل کوڈ۔ سپین آرٹیکل 525 کریمنل کوڈ[1]۔

کہا جاسکتا ہے کہ آزادی تحریر و تقریر ایک بنیادی حق ہے مگر مطلق حق نہیں۔ اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے ڈنمارک اور ناروے کے گستاخانہ خاکوں کی طرف سے خاکوں کی اشاعت پر کہا تھا: "میں بھی آزادی تقریر و تحریر کا احترام کرتا ہوں مگر یہ آزادی مطلق نہیں ہونی چاہیے۔" سابق برطانوی وزیر خارجہ جیک اسٹرا نے کہا تھا کہ آزادی رائے کا ہم سب احترام کرتے ہیں لیکن بے عزتی اور اشتعال انگیزی کی کوئی چھوٹ نہیں دی جاسکتی۔ میرے خیال میں ان خاکوں کی اشاعت زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے[2]۔

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کے مطابق:

"اپنے خیالات، معلومات اور رائے کا گورنمنٹ کی پابندیوں سے آزاد ہو کر اظہار خیال کرنا اظہار رائے کہلائے گا۔ کینیڈین سپریم کورٹ نے آزادئ رائے کے بارے میں اہم مقاصد اور کچھ قواعد و ضوابط بیان کیے ہیں:

۱۔ جمہوریت کے فروغ کے لیے۔

۲۔ ریاستی یا گروہی زیادتیوں کی روک تھام کے لیے۔

۳۔ حقیقت کی تلاش کے لیے ہر فرد آواز اٹھا سکتا ہے۔

---

(1) قانون مذہب کے تقدس کی خلاف ورزی فن لینڈ، دفعہ 10۔

(2) قانون مذہب کے تقدس کی خلاف ورزی فن لینڈ، دفعہ 10۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ آزادی رائے کی تعریف کے ساتھ ساتھ ہر اس گفتگو یا رائے پر پابندی کی بات کرنا جو واضح حقیقی خطرے کی موجب ہو، یعنی کسی پر بہتان لگایا گیا ہو، فحاشی کی موجب ہو۔ کسی پر دباؤ ڈال کر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔
اسی طرح اقوام متحدہ کے اعلامیہ برائے سیاسی وسماجی حقوق جو جنرل اسمبلی نے 1966ء میں منظور کیا تھا، کا آرٹیکل 20 تشدد کے فروغ، نسلی تعصب، مذہبی منافرت اور کسی بھی قسم کے امتیازی رویے پر مبنی تقریر و تحریر پر پابندی کی بات کرتا ہے۔
اظہار رائے کی بے مہار اور کھلی آزادی، نسلی، گروہی، لسانی و علاقائی عصبیتوں کے فروغ اور باہمی فساد وجدال کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے ذریعے کسی کے عقائد اور مذہب کی تضحیک کے ذریعے قتل و غارت گری کی راہ بھی کھل سکتی ہے۔ اس لیے تقریباً ہر جمہوری ملک میں اسے قانونی طور پر روکا گیا ہے اور قابل تعزیر جرم گردانا گیا ہے۔ خود ڈنمارک کا قانون بھی خاموش نہیں۔ وہاں بھی ناموس مذہب کا قانون "بلاس فیمی لاء" عرصے سے موجود ہے اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 140 کے مطابق جو لوگ کسی مذہبی برادری کی عبادات اور مسلمہ عقائد کا کھلا مذاق اڑائیں یا ان کی توہین کریں، ان کو جرمانے اور قید کی سزا دی جائے گی۔
خلاصہ کے طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اقوام عالم میں اظہار رائے کی آزادی موجود ہے مگر اس کے لیے کچھ حدود، قواعد و ضوابط موجود ہیں ان کی خلاف ورزی کو جرم قرار دیا گیا ہے خصوصاً حرمت انبیاء علیہم السلام، حرمت عقائد، دین، مقدس مقامات وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابِ چہارم

آزادیٔ اظہارِ رائے کے نام پر گستاخی

فصل اول: جدید طریقہ گستاخی

فصل دوم: گستاخی کے ذرائع

(انٹرنیٹ' سوشل میڈیا' ٹی وی مکالمے'
سوشل و تعلیمی لیکچرز)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ اوّل

جدید طریقہ گستاخی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدید طریقہ گستاخی

توہین کا لفظ "وھن" سے ماخوذ ہے۔ وھن کمزوری یا کمی کو کہتے ہیں۔ توہین کا مطلب ہے کہ کسی شخصیت کی طرف اس کے وقار کے منافی ایسی باتیں کہنا جس سے وہ شخصیت اپنے مقام اور مرتبے سے کمتر محسوس ہو۔ توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہوا کہ نبی یا رسول کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جس سے نبی میں عیب یا نقص کا ہونا سمجھ میں آئے، حالانکہ نبی یا رسول ان سے پاک ہوتا ہے[1]۔

اسلامی شرع کے تحت "بے حرمتی وکفر گوئی" کی اصطلاح کا اطلاق خاص اعمال، کلمات یا تحریرات پر ہوتا ہے۔ اس زمرے میں مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک یا سب کے سب آتے ہیں:

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریر میں یا زبان سے گالی دینا یا اُن کی بے عزتی کرنا، ان کے یا ان کے اہل بیت کے بارے میں تحقیری یا ذلت آمیز کلمات کہنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقار وعزت پر بدزبانی کر کے حملہ کرنا، ان کو بدنام کرنا یا جب ان کا نام آئے تو بُرا منہ بنانا، ان کے لیے،
- ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مسلمانوں کے لیے عداوت یا نفرت کا اظہار کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسوا کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرۂ اختیار یا فیصلہ کو کسی طور پر نہ ماننا، سنتِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

(1) ہفت روزہ الاعتصام، 12 اکتوبر 1998ء، ص 22۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں گستاخی کرنا، حقوق اللہ اور حقوقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنا یا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کرنا، ان سب باتوں میں سے کسی ایک بات کا بھی مرتکب ہونا شرع اسلامی میں "توہینِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم)" اور "بے حرمتی" کے ذیل میں آتا ہے اور شریعتِ اسلامیہ میں یہ انتہائی سنگین جرم ہے [1]۔

"یہ پیغمبر (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان لائے اس کتاب پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اُتری اور (ان کے ساتھ) مسلمان بھی سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔ ہم اس کے کسی پیغمبر کو جدا نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں (اے پروردگار) ہم نے (تیرا ارشاد) سنا اور مان لیا، ہمارے گناہ بخش دے۔"

اسلام اللہ تعالیٰ کا سچا دین ہے۔ سب انبیاء کا ادب واحترام اس میں ملحوظ ہے۔ آج تک پوری کائنات میں کہیں بھی کسی مسلمان نے کسی بھی نبی کی توہین یا ان کی شان میں ہتک آمیز جسارت نہیں کی۔ آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک، دین اسلام میں سب انبیاء کا ادب واحترام برابر ہے [2]۔

ترک ایمان بالرسول:

ایمان بالرسول ایک انتہائی اہم شرعی فریضہ، بلکہ اصل دین ہے۔ ایمان کے چھ اصولوں میں سے ایک اصل ایمان بالرسل ہے۔

[اَلْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ] [3]

---

(1) محمد اسرار مدنی، ارتداد اور توہین رسالت، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2002ء، ص 26۔

(2) مفتی محمد سعید شاہد، تکریم انبیاء علیہم السلام، ماہنامہ ضربِ طیبہ، ج 6، ش 3، مارچ 2006ء، ص 23۔

(3) صحیح بخاری، الرقم 1982۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترکِ ایمان بالرسول نہ صرف یہ کہ ایک بہت بڑی جفاء اور اہانت ہے بلکہ کفر صریح ہے۔(أعاذنا الله منه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ سے دُوری:

ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے انتہائی پختہ تعلق ہو، اور یہ تعلق ظاہری وباطنی دونوں صورتوں میں ہو۔ باطنی تعلق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ سنتوں کی محبت سے ہمارے دل پوری طرح لبریز اور سرشار ہوں، کسی سنت کے استخفاف یا تحقیر کا کوئی شائبہ تک نہ ہو، سنت کی عظمت واہمیت اس طرح دل میں پیوستہ ہو کہ ہر عمل کے لیے دل میں سنتِ رسول کی طلب کا شوق وجستجو موجزن ہو۔

ظاہری تعلق یہ ہے کہ ہر عمل، خواہ اس کا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات سے، معیشت سے ہو یا معاشرت سے، لیکن سنتِ رسول کی تطبیق وتنفیذ کے منہج سدید و خالص پر قائم ہو۔

واضح ہو کہ سنتِ رسول کے ساتھ ظاہری یا باطنی کسی بھی تعلق کا ترک، نبی کی جناب میں جفا واہانت اور تصغیرِ شان کا موجب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک سنت کے ترک یا مخالفت کو ذلت ورسوائی کا سبب قرار دیا ہے۔

"وَجَعَلَ الذِلة وَالصغَار عَلٰى مِن خَالف أمرِي"[1]۔

"یعنی جو شخص میرے کسی امر کی مخالفت کا مرتکب ہو گا اس پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تذلیل وتحقیر کی چھاپ لگی رہے گی۔"

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت سے ظاہری اور

(1) ایضاً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطنی کسی نوع کی بے رغبتی کرنے والے کو دین سے خارج قرار دیا ہے۔ فَمَن رَغِبَ عَن سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی[1]۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ادب کا دعویٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے محبت، آپ کی سنت کے مکمل و خالص اہتمام کے بغیر کیسے ثابت ہو سکتا ہے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے، اس کے ساتھ چمٹے رہنے اور اپنی داڑھوں میں انتہائی محکم طور سے دبائے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

"تَمَسَّکُوا بِهَا وَ عَضُّوا عَلَیهَا بِالنَّوَاجِذ۔"

ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

" فَاحْرَصُوا أَن تَکُونَ اَعمَالُکُم اقْتِصَادًا وَّاجْتِهَادًا عَلٰی مِنهَاجِ الاَنْبِیَاء وَسُنَّتِهِم"۔

"یعنی کوشش کرو کہ تمہارے چھوٹے بڑے تمام اعمال، انبیاء کے منہج اور ان کی سنت کے مطابق ہوں۔"

احادیثِ صحیحہ کا انکار و ردّ:

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک احادیث، دین اسلام کے اصل وستون کی حیثیت رکھتی ہیں، احادیث صحیحہ وثابتہ کو قبول کرنا فرض ہے، جبکہ ان کا انکار موجب کفر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں بہت بڑی جسارت و اہانت ہے۔ اسحٰق بن راہویہ کا قول ہے:

[من بلغه عن رسول الله صلى الله وسلم خبر يقربصحة ثم

(1) صحیح بخاری، الرقم 5063۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ردہ بغیر تقیۃ فھو کافر][1]۔

"یعنی جس شخص کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث پہنچی، جس کی صحت کا اسے یقین حاصل ہے، پھر بلا عذر اسے رد کر دیتا ہے تو وہ کافر ہے"۔

ترکِ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک شرعی فریضہ اور ایمان کا اہم جزو ہے، جبکہ ترک محبت، بہت بڑی جفاء ہے۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن ادب واحترام کا داعی ہے مگر اس کا دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہے یا محبت تو ہے مگر اس کا وہ معیار نہیں جو شرعاً مطلوب ہے تو یہ بھی در حقیقت اہانت و جسارت کے زمرہ میں آتی ہے۔

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾[2]

"ایمان والوں کے لیے یہ نبی ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریب تر ہیں"۔

[لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ] [3]۔

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں بن سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے"۔

[لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ

---

(1) آمدی، علی بن محمد، الاحکام فی اصول الاحکام، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1405ھ: ص89۔

(2) الاحزاب 33:6۔

(3) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب العلم: حدیث 12۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ][1]۔

”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں“۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے بے رغبتی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں حسن ادب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کا ایک انتہائی اہم تقاضا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ احوال و اقوال و امور و واقعات کی معرفت کا شوق دل میں موجزن ہو۔ اگر دل اس شوق سے خالی ہے تو یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر شان کا باعث ہو گا بلکہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں دیگر شرق و غرب کے عظماء، مشاہیر و ارباب سیاست کی سیرتوں سے شغف رکھتا ہو تو یہ بات مزید جرم کی سنگینی کا سبب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن پاک میں اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل از بعثت حیات مبارکہ کی پاکیزگی کو فخر کے تناظر میں ذکر فرمایا اور بعد از بعثت آپ کی پوری زندگی کے ایک ایک لمحہ کو تاقیام قیامت نمونہ کے طور پر پیش فرمایا، بلکہ ایک مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کی قسم تک کھائی تو ایسی سیرت طیبہ ومبارکہ سے بے اعتنائی یقیناً ایک جرم ہو گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن ادب واحترام کے منافی ہو گی۔

وہ لوگ بہت بڑے گستاخِ رسول ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا دیگر مشاہیر کے ساتھ مقابلہ ومقارنہ کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔

(۱) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب العلم: رقم 14۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واصحاب کی شان میں گستاخی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی جناب میں حسنِ ادب، بلکہ کسی بھی شخص کے ایمان کی شان یہ ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے محبت ہو۔ اس محبت کے بغیر ایمان کی تکمیل ناممکن ہے۔ یہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے، جبکہ ان سے جفا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جفا کے مترادف ہے۔ ان کی گستاخی اور ان پر سب و شتم، درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے[1]۔

جو آدمی (کافر ہو یا مسلم) رحمۃ للعالمین، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہنسی اُڑاتا ہے یا ان کی سیرت وزندگی کے کسی گوشے کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے یا ان کی توہین وتنقیص کرتا ہے یا ان کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا ان کو گالی دیتا ہے۔ یا ان کی طرف بُری باتوں کو منسوب کرتا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کو بازاری عورت اور طوائفوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے (نعوذ باللہ) اور صحابہ کرام کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے اور قرآن مجید کو ایک دیوانہ اور مجنون کا خواب بتاتا ہے یا ایک ناول اور کہانی سے تعبیر کرتا ہے تو وہ آدمی سراسر کافر، مرتد، زندیق اور ملحد ہے۔ اگر ایسا آدمی کسی مسلمان ملک میں یہ حرکت کرتا ہے تو اس کو قتل کرنا مسلمانوں کی حکومت پر واجب ہے[2]۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ توہین کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

(1) عبداللہ ناصر رحمانی، توہین رسالت میں شامل امور، ماہنامہ دعوت اہل حدیث، حیدر آباد، جنوری، فروری 2011ء، ص 11،12،13۔

(2) محمد علی جانباز، توہین رسالت کی شرعی سزا، ص 13۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

> "اس کے معنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لعنت کرنے (نعوذ باللہ) ان کے لیے کسی مشکل کی دعا کرنے یا ان کی طرف کسی ایسی چیز کو منسوب کرنا ہے جو ان کے رتبہ کے لحاظ سے نازیبا ہے، یا کوئی توہین آمیز، جھوٹے اور نامناسب الفاظ استعمال کرنا، یا ان سے جہالت منسوب کرنا یا ان پر کسی انسانی کمزوری کا الزام لگانا وغیرہ"[1]۔

اللہ کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کل اِنس و جن کے لیے عظیم کائناتی پیغام لے کر تشریف لائے، سب کے لیے قابلِ تعظیم ہیں۔ کوئی ایسا قول و فعل سرزد نہیں ہونا چاہیے جس سے ان کو خفیف ترین اذیت و گزند پہنچے، یا وہ گستاخی کے مترادف ہو۔ اس طرح ان کی ازواج مطہرات جو مسلمانانِ عالم کی اُمہات ہیں، اسی طرح تعظیم کی مستحق ہیں۔

قرآن کریم مسلمانوں پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان اور عزیز و اقارب سے زیادہ عزیز رکھیں۔ اسی طرح ان کی ازواجِ مطہرات کو اپنی حقیقی ماؤں سے زیادہ قابلِ تکریم جانیں۔ ان کے صحابہ بھی دیانت علم اور وفاداری و لگن میں بے مثل تھے۔ مختلف مسائل پر ان کا اجماع اسی وجہ سے مسلمانوں کی بعد میں آنے والی نسلوں پر واجب الاتباع ہے۔ یہ عقائد اسلام کا سنگِ بنیاد ہے۔ مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ ان عقائد میں سرنگ لگانے کی ہر کوشش کی مزاحمت کریں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ نہایت سختی سے نپٹنا چاہیے۔ اس کوشش میں مسلمانوں کو اپنی ہر چیز دولت اور ضرورت پڑے تو جان تک حاضر کر دینی چاہیے۔ تاکہ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیغام کی مدافعت کی جائے۔ مطلب یہ ہوا کہ جو شخص رسول صلی اللہ

---

(1) امام ابن تیمیہ، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ص 526۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کی بے حرمتی کا مرتکب ہوتا ہے وہ پوری اُمت مسلمہ کی بے عزتی کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسا شخص اللہ کے دین یعنی اسلام کا مذاق اُڑاتا ہے اور اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔

آج عالم کفر ایک طرف تو مذہبی ہم آہنگی کی بات کرتا ہے جبکہ دوسری طرف اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں بھی کر رہا ہے کہ جو ذات بابرکات مسلمانوں کے نزدیک مرکز ملت کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر مسلمان اسے اپنی جان سے عزیز سمجھتا ہے۔ ایک مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر تختہ دار پر لٹکنا تو برداشت کر لیتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی گوارہ نہیں کرتا۔

یہود و نصاریٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کر کے جہاں لاکھوں مسلمانوں کو اذیت دیتے ہیں، وہیں اپنے انبیائے کرام کے عہد کو بھی توڑتے اور ان کی بشارت کو ٹھکراتے ہیں۔

کفار کا شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیاں کرنا مذاہب کے درمیان رواداری میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ کیونکہ مسلمان کبھی بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا سودا نہیں کر سکتے، لہٰذا جب تک عالم کفر اس خباثت سے بعض نہیں آتا مذہبی ہم آہنگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لیے کفار مختلف انداز اختیار کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کو غلط انداز میں پیش کرنا:

دشمنان اسلام نے ہمیشہ لوگوں کے اذہان میں دین اسلام کے خلاف وساوس و توہمات اور شکوک و شبہات پیدا کرنے کی سعی لاحاصل ہر دور میں کی ہے اور آج بھی وہ اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں تاکہ نہ صرف کفار اسلام کی طرف مائل نہ ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اسلام کے ماننے والے بھی اسلامی تعلیمات سے ذہنی و قلبی اور فکری و عملی طور پر باغی ہو جائیں۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے اسلام کو دہشت گردی و انتہائی پسندی کا مذہب قرار دیا۔ اس کے ماننے والوں پر دہشتگرد، شدت پسند اور قدامت پسند ہونے کے الزامات لگائے، جہاد کو دہشتگردی کا نام دیا اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ اسلامی تعلیمات سائنس، ٹیکنالوجی اور جدید تہذیب کے مخالف ہیں۔ حالانکہ اسلام میں ایسا کچھ نہیں۔ بلکہ اسلام سے بڑھ کر دنیا میں کوئی جدید اور پر امن مذہب نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے ہی تمام سائنسی علوم کی اساس فراہم کی ہے۔

عالم کفر کا اسلامی تشخص، تعلیمات اور تہذیب و تمدن کو غلط ملط انداز میں دنیا کے سامنے پیش کرنا اور انہیں مٹانے کی کوشش کرنا مذہبی ہم آہنگی کا راستہ بند کرنے کے مترادف ہے۔

انسانی حقوق کے بارے میں دوغلی پالیسی:

انسانی حقوق آج کی دنیا میں سب سے زیادہ زیر بحث آنے والا موضوع ہے۔ یہ مغرب کے ہاتھوں میں ایک فکری ہتھیار ہے جس کے ذریعے وہ عالم اسلام پر حملہ آور ہے۔ مغرب نے انسانی حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کے چارٹر کو مسلمہ معیار کا درجہ دے کر کسی بھی معاملہ میں اس سے الگ رویہ رکھنے والے تیسرے دنیا اور عالم اسلام کے ممالک کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دینے کی مہم چلا رکھی ہے۔ اسی لیے وہ پاکستان میں موجود قانون توہین رسالت کو بھی انسانی حقوق کے خلاف قرار دیتے ہیں۔

مغرب کا انسانی حقوق کا واویلا صرف مسلمانوں کے لیے ہے جبکہ جہاں اس کے مفاد اور اسلام کو دبانے کے اقدامات ہو رہے ہوں تو وہاں گونگے، بہرے اور اندھے شیطان کا کردار ادا کرتے ہوئے نہ صرف چپ سادھ لیتا ہے بلکہ درپردہ اپنے تمام لشکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ میدان میں اتر آتا ہے۔

آج مغرب قانون توہین رسالت جیسے اس مقدس قانون کو حقوق انسانی کے مخالف تو قرار دیتا ہے کہ جو قانون خود حقوق انسانی کا محافظ ہے۔ جبکہ دوسری طرف اسے خود اپنے اور اپنے حلیفوں کے ہاتھوں افغانستان، عراق، کشمیر، چیچنیا، بوسنیا، شام اور فلسطین میں معصوم مسلمانوں کا قتل عام اور انسانی حقوق کی پامالی بالکل نظر نہیں آتی۔ مغرب کا یہ دوہرا معیار اہل خرد سے ڈھکی چھپی بات نہیں اور اس کا یہی دوغلا پن مذہبی ہم آہنگی میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

آزادیٔ اظہار کا غلط تصوّر:

آج عالم مغرب یہ پروپیگنڈہ کر رہا ہے کہ مسلمان بنیاد پرست ہونے کی بنیاد پر حریت فکر اور آزادی اظہار کے خلاف ہیں۔ جبکہ یہ مسئلہ بنیادی انسانی حقوق میں سے ہے کہ ہر شخص بلاخوف و خطر اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ اسی آزادی رائے کو بنیاد بنا کر وہ گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارتکاب کے ساتھ ساتھ قانون توہین رسالت پر کڑی تنقید بھی کرتے ہیں۔

عالم کفر آزادی اظہار رائے کا علمبردار ہونے کا زور و شور سے دعویٰ تو کرتا ہے مگر مسلمانوں کے بارے میں اس کا دوہرا معیار تصویر کا دوسرا ہی رخ پیش کرتا ہے۔

مغرب ایک طرف تو اپنی غلط پالیسوں، مسلمانوں پر مظالم اور وحشیانہ تشدد پر تنقید بھی برداشت نہیں کرتا جبکہ دوسری طرف آزادی رائے کے نام پر اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے اور توہین کرنے والے لعینوں سلیمان رشدی، مرزا قادیانی، تسلیمہ نسرین اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے والوں کو نہ صرف پناہ دیتا ہے بلکہ ان کی پشت پناہی بھی کرتا ہے جو کہ مغرب کا کھلا دوغلا پن اور دوہرا معیار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آزادی اظہار جیسے غلط تصور سے اہل اسلام کے جذبات کو ٹھیس پہنچا کر کبھی بھی مذہبی ہم آہنگی کو فروغ نہیں دیا جا سکتا۔ یہ گستاخی کا ایک انداز ہے جس سے ہم آہنگی پیدا ہونا ممکن نہیں۔

مسلمانوں کے مذہبی شعائر کی بے حرمتی:

مذہبی ہم آہنگی میں ایک رکاوٹ کفار کا مسلمانوں کے مذہبی شعائر کی بے حرمتی کرنا بھی ہے۔ ایک طرف عالم کفر مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کی بات کرتا ہے تو دوسری طرف اسلام کے خلاف منظم سازشیں کر رہا ہے۔ آئے دن پوپ کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی، مسجد اقصیٰ کو جلانا، مسجد بابری کو گرانا، حجاب پر پابندی لگانا اور داڑھی جیسے اسلامی شعائر کی تضحیک جیسے شرم ناک اقدامات کرنا کفار کے تعصب کی واضح دلیل ہے۔

شعائر اسلام کی تضحیک کر کے مسلمانوں کو زک پہنچا کر پھر مذہبی ہم آہنگی کی بات کرنے کو کفار کا پاگل پن ہی کہا جا سکتا ہے۔

کفار کا رویہ اور ان کی گہری سازشیں دیکھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی ہم آہنگی کا فروغ عصر حاضر میں ممکن نہیں رہا۔ لیکن اسلام امن و سلامتی کا دین ہے، تمام مذاہب سے ہم آہنگی و رواداری کا درس دیتا ہے۔ مسلمان تمام مذاہب کا ہر لحاظ سے احترام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت پیش کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل تجاویز کو اپنا کر مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

عقیدہ توحید:

اسلام نے مذاہب کے درمیان ہم آہنگی و رواداری پر زور دیا ہے اور اس کے لیے سب سے پہلے جو دعوت یہود و نصاریٰ کو دی گئی وہ دعوت توحید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں رسول بھیجے۔ تمام انبیاء و رسل نے توحید کی تعلیم دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہودی ونصاریٰ کی الہامی کتابوں میں ان کے انبیاء کی باتوں میں توحید ہی کی تعلیم ملتی ہے۔ لیکن بعد میں انہوں نے اپنی کتب میں تحریف کی۔ یہود نے سیدنا عزیر علیہ السلام اور نصاریٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیا جو کہ عقیدہ توحید کا رد تھا۔ چنانچہ اسلام نے انہیں دعوت توحید پیش کی کہ وہ اس نقطہ پر اکٹھے ہو جائیں۔ لہٰذا اگر آج بھی یہودی ونصاریٰ حقیقی معنوں میں اسلام کی اس دعوت کو قبول کر لیتے ہیں تو مذہبی ہم آہنگی کی طرف اہم پیش رفت ہوگی۔

رسالت کا احترام:

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اس کے سب سے زیادہ محبوب اور پیارے بندے انبیائے کرام ہی ہیں۔ یہی وہ مقدس اور پاکیزہ ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے دنیا میں چراغ ہدایت روشن کر کے بھٹکی ہوئی انسانیت کو ہدایت کی راہ دکھائی۔ انبیائے کرام کا مقام اس قدر اعلیٰ وارفع ہے کہ دنیا کا کوئی عام انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انبیاء کرام میں سب سے آخری اور عالی شان نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہر لحاظ سے اکمل ترین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی مقدس ہستیاں کہ جنہوں نے انسانیت کو ہدایت و کامیابی کا راستہ دکھایا، ان کی تعظیم و تکریم ہر انسان پر فرض ہے۔ اسلام تمام انبیاء کی بلا امتیاز عزت واحترام کی دعوت دیتا ہے۔ لیکن یہود ونصاریٰ شروع سے ہی انبیائے کرام علیہم السلام کی تعظیم کی بجائے توہین کرتے چلے آرہے ہیں اور آج عیسائیوں کے اپنے ہاں توہین رسالت کا قانون (Blassphemy Law) (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا قانون) ہونے کے باوجود بھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس صورت حال میں مذہبی ہم آہنگی کا تصور بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر یہود و نصاریٰ اس قبیح فعل کو ترک کر کے رسالت کا صحیح معنوں میں احترام کریں تو مذہبی رواداری ضرور ممکن ہو سکتی ہے۔

مذہبی شخصیات کا احترام:

کسی بھی مذہب میں اس کی مذہبی شخصیات بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو کسی بھی مذہب کے بانی کے بعد اس کی تعلیمات کو اس کے پیروکاروں تک پہنچانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ لہٰذا ہر مذہب کے لوگوں کو اپنے اپنے مذہبی رہنماؤں اور معتبر مذہبی شخصیات سے بڑی عقیدت ہوتی ہے اور وہ ان کی توہین و تنقیص کسی صورت بھی برداشت نہیں کرتے۔

گویا مذہبی ہم آہنگی کو ممکن بنانے کے لیے یہ لازمی امر ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ دوسرے مذاہب کی معتبر شخصیت کا احترام کریں۔

مذہبی تعلیمات و شعائر کا احترام:

ہر امت کو اپنا مذہب اور مذہبی عقائد و رسوم خوشنما لگتے ہیں۔ وہ ان سے مانوس ہوتے ہیں اور ان سے گہری عقیدت رکھتے ہیں خواہ وہ عقل و فطرت کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔

آج عالم کفر اسلامی تعلیمات اور شعائر کے خلاف گستاخانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے جبکہ اسلام تو امن و سلامتی کا دین ہے۔ اس نے اپنے پیروکاروں کو ایسی تمام گھٹیا اور دلآزار حرکتوں سے منع کیا ہے کہ جن سے کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہو۔ لہٰذا جس طرح مسلمان دوسرے مذاہب کی تعلیمات و شعائر کا احترام کرتے ہیں اگر اسی طرح عالم کفر بھی اسلامی تعلیمات و شعائر کا احترام کرے تو یہ چیز مذہبی ہم آہنگی میں ممد و معاون ثابت ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلا امتیاز انسانی حقوق کا احترام:

آج عالم کفر پوری دنیا میں ایک طرف بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کر رہا ہے تو دوسری طرف انسانی حقوق کا جھوٹا واویلا کر کے قانون توہین رسالت کے خاتمے کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔ پوری دنیا میں اپنی طاغوتی طاقت کے بل بوتے پر مسلمانوں کا قتل عام کر رہا ہے اور اسلام کے خلاف ہر محاذ پر برسرپیکار ہے۔ لیکن مذہبی تعصب کی عینک لگانے کی وجہ سے اسے انسانی حقوق کی پامالیاں نظر نہیں آتیں۔ جبکہ اگر ہم تاریخ اسلام پر نظر دوڑائیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے کبھی بھی انسانی حقوق پامال نہیں کیے، چاہے حاکم ہوں یا محکوم، غالب ہوں یا مغلوب۔ بلکہ ہمیشہ بلا تفریق انسانی حقوق کا احترام کیا ہے۔

لہٰذا اگر مغرب مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے مخلص ہے تو اسے انسانی حقوق کی پامالی اور اپنے دوغلے پن کی راہ چھوڑ کر بلا امتیاز تمام بنیادی انسانی حقوق کا حقیقی معنوں میں احترام کرنا ہوگا۔

آزادئ اظہار کا دائرہ کار:

مغرب ایک طرف مذہبی رواداری کی بات کرتا ہے تو دوسری طرف آزادی اظہار کی آڑ میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کر رہا ہے۔ مغرب کا یہ دوہرا معیار کسی اہل علم و خرد سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

آزادی اظہار کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اخلاقیات کی تمام حدود کو پھلانگ کر کسی مقدس ہستی کی توہین کی جائے۔ اسلام ایسی قبیح حرکت کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

اگر مغرب بین المذاہب ہم آہنگی و رواداری کا خواہاں ہے تو اسے آزادی اظہار کا ایسا دائرہ کار متعین کرنا ہوگا کہ جس سے تمام مذاہب اتفاق کریں اور آزادی اظہار کو آڑ بنا کر کسی بھی مذہب کے بانی، معتبر شخصیات، تعلیمات اور شعائر کی توہین نہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ لہٰذا آزادی اظہار کا دائرہ کار متعین کر کے ہی مذہبی ہم آہنگی کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

در اصل آج مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کے نام پر امت مسلمہ کی رگوں سے جوہر غیرت اور عقیدت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کرنے کی بھیانک سازش ہو رہی ہے امت کو اس بات کا درس دیا جا رہا ہے کہ جس طرح اقوام عالم اور مذاہب عالم سے رواداری مسلمانوں کا شیوہ ہے اسی طرح گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رواداری کی وجہ سے برداشت کر لینا چاہیے کیونکہ یہ گستاخی آزادی تحریر و تقریر کے انسانی حق کی رو سے درست ہے۔

ہمیں بسر و چشم تسلیم ہے کہ اسلام مذہبی ہم آہنگی کا درس دیتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شفقت و رحمت، اخلاق کریمانہ اور خصائص رحیمانہ کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے عفو و درگزر کی بے پایاں مثالیں قائم فرمائیں، لیکن جب توقیر رسالت پر حملہ ہو، محرمات الٰہی پہ زد پڑے، شعائر اللہ کی بے حرمتی ہو یا حق و باطل کے خلط ملط ہونے کا اندیشہ ہو، وہاں آپ سے کسی قسم کی وسیع النظری یا رواداری منقول نہیں بلکہ ان مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل کے ساتھ ادنیٰ سا سمجھوتہ بھی برداشت نہ فرمایا اور یہی سبق اپنے محبوب سے امت مسلمہ نے سیکھا ہے۔

لہٰذا مذہبی ہم آہنگی و رواداری کے فروغ کے لیے یہ ضروری ہے کہ مذاہب عالم کے پیروکار دوسرے مذاہب، ان کے بانیان، تعلیمات و شعائر کا احترام کریں اور اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو مذہبی ہم آہنگی کی فضا قائم کرنے کا خواب محض خواب ہی رہے گا کبھی حقیقت نہیں بن سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ دوم

گستاخی کے ذرائع
انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ٹی وی مکالمے، سوشل و تعلیمی لیکچرز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گستاخی کے ذرائع

انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ٹی وی مکالمے، سوشل و تعلیمی لیکچرز

بات کو پہنچانے کے لیے انسان کو زبان و قلم ودیعت کی گئی ہے۔ انسان اپنے خیالات کے اظہار کے لیے ان ذرائع کو استعمال کرتا ہے۔ جتنی وسعت کے ساتھ ان دونوں ذرائع کا استعمال کرتا ہے، اتنے ہی زیادہ وسیع حلقے تک اپنے خیالات کا ابلاغ کرتا ہے۔

انبیاء کرام، مصلحین، مبلغین سب کے سب ان دونوں ذرائع کو استعمال کرتے آئے ہیں۔ موجودہ دور کو ایسا ابلاغی دور کہا جاسکتا ہے جس میں جدید ترین تحریری، سمعی وبصری آلات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ان ذرائع میں اخبارات ورسائل، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کتابیں، ماہانہ رسائل، تصاویر، ڈرامے، گانے، سی ڈیز، انٹرنیٹ بھی اسی کی مختلف صورتیں ہیں۔

عہد رواں میں تبلیغی سرگرمیوں کے لیے انٹرنیٹ پر ویب سائٹس کا استعمال وقت کا تقاضا بھی ہے اور نہایت کار آمد اور نتیجہ خیز ذریعہ بھی، اس سے چہار دانگ عالم میں اصلاح کا عظیم کام بآسانی انگلیوں کے پوروں میں سمٹتا نظر آتا ہے۔ علوم دینیہ اور اسلامی معارف کو پھیلانے کے لیے نہایت زرخیز یہ ذریعہ تبلیغ دین کے جذبہ سے سرشار حضرات کے لیے اپنی مہارتوں کو بروئے کار لانے کا کھلا میدان ہے۔

ہم آج علمی و ثقافتی ترقی اور تہذیبی و تمدنی روشنیوں کی جھلملاہٹ کے دور سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزر رہے ہیں۔ اطوار زندگی کی رفتار تو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ نت نئی ایجادات، نئے علمی انکشافات، ذرائع و وسائل میں سائنسی ترقی فرمان الٰہی "ویخلق مالا تعلمون" کی حقانیت کے منہ بولتے ثبوت پیش کیے چلے جا رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ عالمی میڈیا صہیونیت اور اسلام مخالف رجحانات کا پرچارک ہے، اس بنا پر ان خبری حقائق کو کافی یا مستند سمجھ لینا محتاط رویہ نہیں تاہم مسلم ذرائع ابلاغ نہ ہونے کی بنا پر ہمارے پاس اِن سے ہی استفادہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ان خبروں سے بھی بعض ایسے حقائق بر آمد ہو رہے ہیں جو اُمتِ مسلمہ کے موقف کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فراست مؤمنانہ سے دنیا کے مسائل و حقائق کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اہل مغرب نے گستاخی کے لیے مختلف ذرائع اختیار کیے ہیں جن کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔

توہین آمیز فلمیں بنانا:

اِنّوسینس آف مُسلمز (Innocence of Muslims) ایک اسلام مخالف اور توہین آمیز فلم ہے جسے سام بسائل کے فرضی نام سے معروف نکولا باسلی نامی ملعون یہودی نے لکھا اور پروڈیوس کیا ہے۔

جولائی 2012ء میں یوٹیوب پر (The real life of Muhammad) کے نام سے ویڈیو خاکے چلائے گئے۔ عربی زبان میں ڈب کی گئی ویڈیو اوائل ستمبر 2012ء میں موریس سادک کی ای میل کے ذریعے 'نیشنل امریکن کوپٹک اسمبلی' کے بلاگ پر چلائی گئی۔

9/ ستمبر 2012ء میں ایک مصری اسلامی ٹی وی سٹیشن 'الناس' نے یوٹیوب کے خاکوں کا کچھ حصہ نشر کیا، اس کے خلاف ردّ عمل کے طور پر 11/ ستمبر کو مصر اور لیبیا میں مظاہرے اور پر تشدد احتجاج سامنے آئے جو کہ جلد ہی دوسرے عرب ممالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک پھیل گئے۔

اس منصوبے کے خود ساختہ ماہر/پیش کنندہ کے مطابق یہ ٹریلر (خاکے) ایک مکمل فلم سے لیے گئے اور مختصر حاضرین جن کی تعداد 10(دس) تھی کو ہالی وڈ، کیلیفورنیا کے ایک تھیٹر میں ایک بار دکھائے گئے۔ فلم کی تشہیر کے لیے بنائے گئے پوسٹر پر اس فلم کا نام (Innocence of Bin Ladin) اِنو سینس آف بن لادن) استعمال کیا گیا تھا۔ جبکہ مسوّدے پر اس کا نام Desert Warrior (قبائلی جنگجو) تھا۔ یہ ایک قبائلی جنگ کی کہانی ہے۔ اگرچہ اصل کہانی میں کوئی مذہبی حوالہ یا کوئی اسلام مخالف تذکرہ نہ تھا، تاہم بعد میں اداکاروں کے علم میں لائے بغیر ڈبنگ میں اپنے مذموم مقاصد کو شامل کر دیا گیا۔

27 ستمبر 2012ء کو یو ایس فیڈرل اتھارٹیز نے لاس اینجلس میں شک کی بنیاد پر نکولا کو حراست میں لے لیا۔ عدالتی ذرائع کا کہنا تھا کہ اُس پر فرضی/جعلی نام استعمال کرنے اور فلم میں کرداروں کے بارے میں غلط بیانی کرنے کا الزام ہے۔

پلاٹ کی وضاحت:

یکم جولائی 2012ء میں جاری ہونے والی ویڈیو جس کا عنوان 'ریئل لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم' تھا، کا دورانیہ 13 منٹ 30 سیکنڈ، 480P فارمیٹ میں تھا۔ اگلے دن 'محمد مووی ٹریلر' کے نام سے اَپ لوڈ ہونے والی ویڈیو کا دورانیہ 13 منٹ اور 51 سیکنڈ تھا۔ دونوں کا مواد یکساں تھا اور اسلام کے متعلق بولے جانے والے مکالمے اور ڈب کیے گئے 80/افراد پر مشتمل فلم کے اداکاروں اور دیگر ممبران نے اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور ایسے بیانات جاری کیے کہ پروڈیوسر نے اُن کی صلاحیتوں کا غلط استعمال کیا ہے۔ مزید اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سانحات پر افسوس کا اظہار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی کیا۔[1]

Desert Warrior (قبائلی جنگجو) کے عنوان سے فلم کی اصل کہانی دو ہزار سال قبل مصری زندگی کے بارے میں ہے۔ اس میں مرکزی کردار 'ماسٹر جارج' کا ہے۔ فلم کی پروڈکشن کے بعد بیشتر اداکاروں کو اصل مکالموں پر دوبارہ سے مکالمے بولنے کے لیے بلایا گیا اور چند مخصوص الفاظ کا اضافہ بھی کیا گیا جس میں 'محمد صلی اللہ علیہ وسلم' کے اسم گرامی کو واضح طور پر شامل کیا گیا۔ فلم کے خاکے مصری زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ مسلم سکیورٹی فورسز کو مسلم کرداروں کے ہجوم کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور انہیں مصری عیسائیوں کی املاک اور گھروں کو تباہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے[2]۔

ان حملوں سے بچنے کے لیے ایک ڈاکٹر اپنے خاندان کے ساتھ اپنے گھر میں محصور ہو جاتا ہے اور وائٹ بورڈ پر Man+x = BT اور پھر BT-x = Man تحریر کرتا ہے۔ BT سے مراد اسلامی دہشت گردی لیا گیا ہے۔ ایک نوجوان خاتون اس سے x کے بارے میں استفسار کرتی ہے تو اُسے جواب دیتا ہے کہ اُسے خود اسکے بارے میں دریافت کرنا ہوگا۔ www.kitabosunnat.com

مزید چند مناظر میں مرکزی کردار کو 'محمد صلی اللہ علیہ وسلم' کے نام سے اوور ڈب (Over Dub) کیا گیا ہے۔ ایک منظر میں اس کی بیوی توریت اور انجیل کے صحیفوں کو اکٹھا کرنے کی تجویز دیتی ہے۔ ایک منظر میں اُسے گدھے سے باتیں کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ Wnycs کے پروگرام 'آن دی میڈیا' کی پروڈیوسر سارہ عبدالرحمٰن نے ٹریلر دیکھنے کے بعد یہی تبصرہ کیا کہ تمام مذہبی مناظر فلمائے جانے کے

---

(1) "Pentagon to review video of Libya attack – This Just In – CNN.com Blogs". News.blogs.cnn.com. September 12, 2012. http://news.blogs.cnn.com/2012/09/12/u-s-ambassador-to-libya-3-others-killed-in-rocket-attack-witness-says/. Retrieved September 14, 2012.

(2) Anger Over a Film Fuels Anti-American Attacks in Libya and Egypt. New York Times. September 11, 2012. Retrieved September 14, 2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد ہی اُوور ڈب کئے گئے ہیں۔

پروڈکشن:

جولائی 2011ء میں فلم Desert Worrior (قبائلی جنگجو) کے لئے اداکاروں کو کاسٹ کرنا شروع کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے کی جانے والی کالز میں اس کو ایلن رائٹ کے نام سے شناخت کیا گیا۔ فلم کی عکس بندی کا پرمٹ اگست 2011ء میں 'امریکن نان پرافٹ میڈیا فار کرائسٹ' سے حاصل کیا گیا۔ فلم کی سین بندی کے لیے نکولا نے اپنے گھر کو ہی سیٹ کے طور پر استعمال کیا۔ کمپنی کے صدر جوزف نصر اللہ عبدالمسیح نے دعویٰ کیا کہ ان کی کمپنی کا نام ان کے علم میں لائے بغیر استعمال کیا گیا اور فلم کی ایڈیٹنگ بھی میڈیا کی شمولیت کے بغیر کی گئی۔

13/ ستمبر 2012ء میں سام بیسلی کو ایک 55 سالہ بنیاد پرست عیسائی بنام بیسلی نکولا سے شناخت کیا گیا جس کا تعلق مصر سے تھا اور وہ لاس اینجلس کیلفورنیا کا رہائشی تھا۔ ایک سے زیادہ ناموں سے جانا جاتا تھا۔ 1990ء کی دہائی میں اُسے Mathamphelamine نامی ممنوعہ دوا بنانے کے جرم میں جیل کی ہوا کھانا پڑی [1]۔

2010ء میں بنک فراڈ کے کیس میں اکیس مہینے جیل میں گزارے اور جون

---

(1) a b c d Richard Verrier (September 14, 2012). "Was 'Innocence of Muslims' directed by a porn producer?" Los Angeles Times. http://articles.latimes.com/2012/sep/14/entertainment/la-et-ct-porn-innocence-muslims-20120914. Retrieved 22 September 2012.

Kia Makarechi (09/14/2012 7:08 pm EDT Updated: 09/14/2012 7:22 pm EDT). "Alan Roberts & 'Innocence Of Muslims': Softcore Porn Director Linked To Anti-Islam Film". The Huffington Post. http://www.huffingtonpost.com/2012/09/14/alan-roberts-innocence-of-muslims_n_1885758.html. Retrieved 22 September 2012.

a b "California Man Confirms Role in Anti-Islam Film". Time http://nation.time.com/2012/09/12/california-man-confirms-role-in-anti-islam-film/. Retrieved September 12, 2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

2011ء میں ضمانت پر رہا ہوا۔ نکولا کا دعویٰ ہے کہ اُس نے اس فلم کا سکرپٹ جیل میں لکھا اور مصر میں اپنی بیوی کے خاندان کی طرف سے ملنے والے 50،60 ہزار ڈالر فلم بنانے میں استعمال کیے۔ FBI نے دھمکیوں کے خطرات کے پیشِ نظر اس سے رابطہ کیا اور یہ واضح کر دیا کہ وہ زیر تفتیش نہیں ہے۔ 29 ستمبر 2012ء کو یو ایس فیڈرل اتھارٹیز نے ضمانت کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کے شک میں لاس اینجلس میں اُسے بلا ضمانت حراست میں لے کر جیل بھیج دیا۔

ماہر قانون پروفیسر سٹیفن ایل کارٹر اور آئینی قوانین کے ماہر فلوئڈ ابرمز کے مطابق فلم کے مواد کی بنا پر اس کے پروڈیوسر کے خلاف امریکی دستور کی پہلی ترمیم جو آزادیٔ اظہارِ رائے کو تحفظ فراہم کرتی ہے، کے تحت حکومت کوئی ایکشن نہیں لے سکتی[1]۔

نشر ہونا اور انٹرنیٹ پر اَپ لوڈ:

فلم 'اِنوسینس بن لادن' کی تشہیر عرب وَرڈ نامی اخبار میں مئی اور جون کے مہینوں میں تین بار تین سو ڈالر کی لاگت سے کی گئی۔ معاوضہ انفرادی طور پر جو زَف نامی شخص نے ادا کیا۔ اینٹی ڈیفرمیشن لیگ نے ان اشتہارات کا نوٹس لیا۔ ان کے اسلامی معاملات کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ اُنہوں نے جب اخبارات میں اس فلم کے اشتہارات دیکھے تو ان کو یہ تجسس ہوا کہ کہیں یہ جہاد کی ترغیب دلانے والی فلم تو نہیں۔

فلم کی پہلی تشہیر عربی میں تھی اور حاضرین کی تعداد بھی قلیل تھی، لہٰذا یہ کوئی خاطر خواہ تاثر نہ چھوڑ سکی۔ 30/جون 2012ء کو اسے دوسری بار دکھانے کا ارادہ

(1) Joseph Burstyn, Inc. v. Wilson, 343 U.S. 495 (1952). National Socialist Party of America v. Village of Skokie, 432 U.S. 43 (1977).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا۔ ہالی وڈ کے بلاگر جون واش نے 29 جون کو لاس اینجلس سٹی کونسل کی میٹنگ میں شرکت کرتے ہوئے اس فلم کے عنوان سے متعلق اپنی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہفتہ کو ہالی وڈ میں ایک تشویشناک واقعہ 'اِنوسینس بن لادن' نامی فلم دکھانے سے پیش آنے والا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ وائن سٹریٹ تھیٹر کو کرائے پر لیا گیا ہے۔ جو لوگ اس فلم کو دکھانا چاہتے ہیں، ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ بعد ازاں اس فلم کی دوسری تشہیر کو منسوخ کر دیا گیا۔

ایک ٹی وی پروڈیوسر نے اس فلم کی اشتہاری تصویر کھینچی تاکہ وہ اس کو اپنے ٹاک شو The Young Turks میں دکھا سکے۔ ADL کی جانب سے کیے گئے ترجمے کے مطابق پوسٹر میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس فلم میں فلسطین، عراق اور افغانستان میں ہلاکتوں کا سبب بننے والے دہشت گردوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس فلم کو پادری ٹیری جونز کی حمایت حاصل تھی جو قرآنِ پاک کو نذرِ آتش کرنے کے حوالے سے مشہور ہے او رپہ ہی عالمی سطح پر مظاہروں میں تیزی کا سبب بھی بنا۔ ملعون جونز کا کہنا تھا کہ 11 ستمبر 2012ء کو اس کا یہ فلم اپنے چرچ میں بھی دکھانے کا ارادہ تھا۔

ذرائع کے مطابق 14 ستمبر 2012ء کو ٹورنٹو کی ایک ہندو تنظیم نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اس کو نشر کرنے کا فیصلہ کیا[1]۔ لیکن سیکورٹی خدشات کے پیش نظر انتظامیہ نے کسی بھی پبلک مقام پر اُس کو دکھانے کی حامی نہیں بھری[2]۔

'دی گارڈین' کی رپورٹ کے مطابق جرمنی کی ایک اسلام مخالف تنظیم Pro

---

(1) Tom Godfrey (September 14, 2012). "Toronto Hindu group plans screening of Innocence of Muslims". QMI Agency. http://cnews.canoe.ca/CNEWS/Canada/2012/09/14/20200506.html.

(2) Mona Shadia and Harriet Ryan (9-15-2012). "California Muslims hold vigil for slain ambassador". LA Times. http://articles.latimes.com/2012/sep/15/local/la-me-anti-muslim-film-20120915. Retrieved September 17, 2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

German Citizens Movement اپنی ویب سائٹ پر فلم کے ٹریلر اَپ لوڈ کرنے اور مکمل فلم چلانے کا ارادہ بھی رکھتی تھی لیکن گورنمنٹ سے اس کی اجازت نہ ملی۔

'یوٹیوب' ویڈیو ویب سائٹ کا بند ہونا:

سام بیسلی نے یکم جولائی کو یوٹیوب پر خاکے جاری کیے اور ستمبر میں اسے عربی میں ڈب کیا گیا اور موریس سادک کے ذریعے عرب دنیا کی توجہ حاصل کی گئی۔ عربی میں دومنٹ کی عربی ڈبنگ مصری ٹی وی 'الناس' پر خالد عبداللہ نامی شخص نے نشر کی۔ یوٹیوب نے رضاکارانہ طور پر مصر اور لیبیا میں ویڈیو کو بند کردیا۔ انڈونیشیا، سعودی عرب، ملائیشیا، انڈیا، سنگاپور میں بھی مقامی قوانین کی وجہ سے اُسے بند کردیا گیا۔ ترکی، برازیل اور روس نے ویڈیو بند کروانے کا ابتدائی قدم اُٹھایا۔ مزید برآں یوٹیوب کے مالک نے پاکستان اور مصر میں بھی اس ویڈیو کو بند کردیا، کیونکہ ان ممالک میں حالات کافی پیچیدہ ہوتے جارہے تھے۔ ستمبر 2012ء میں افغانستان، بنگلہ دیش، سوڈان اور پاکستان کی حکومتوں نے بھی یوٹیوب کو بلاک کردیا اور یہ ویب سائٹ اُس وقت تک بند رہی جب تک کہ فلم ویب سے ہٹا نہ دی گئی۔

چیچنیا اور داغستان میں انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کرنے والوں کو یوٹیوب بند کرنے کا حکم نامہ جاری کردیا گیا۔ ایران نے تو یہ اعلان کردیا کہ وہ گوگل Google اور جی میل Gmail کو بھی بند کردیں گے۔ لیکن گوگل نے اسلام دشمن ویڈیو کو بند کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ مزید اُردن میں بھی بند کرنے پر اتفاق ہوا۔

اوباما حکومت نے یوٹیوب سے استفسار کیا کہ آیا وہ یوٹیوب کی پالیسی کے مطابق اس فلم کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ یوٹیوب کا جواب تھا: "یہ فلم اسلام کے خلاف ہے، مسلمانوں کے خلاف نہیں، اس کو قابل نفرت خطاب Hate Speech کے زمرے میں نہیں لایا جاسکتا، اس لیے یہ کمپنی کی پالیسی کے مطابق جاری رہے گی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احتجاج:

بحرین میں احتجاج کرنے والوں نے فلم کی علانیہ مذمت کی۔ مصری ٹی وی 'الناس' کے میزبان نے اپنی 8 ستمبر کی نشریات میں محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کی گئی اظہارِ رائے پر تنقید کی۔ مصری صدر محمد مرسی نے امریکی حکومت پر زور دیا کہ وہ اس فلم کے پروڈیوسر (جسے انہوں نے 'پاگل آدمی' کا خطاب دی) کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز کرے۔

فلم کے خاکوں کے خلاف دنیا بھر کے شہروں میں پر ہجوم اور پر تشدد احتجاج ہوا جس کے نتیجے میں کئی اَموات ہوئیں اور سینکڑوں کی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے۔ پاکستانی حکومت نے ملکی سطح پر تعطیل کا اعلان کیا اور اپیل کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں پُر امن احتجاج کیا جائے۔

17 ستمبر کو تقریباً 50 ہزار لبنانیوں نے بیروت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی جہاں 'حزب اللہ' کے لیڈر حسن نصر اللہ نے عوام کو احتجاج جاری رکھنے کا کہا۔ اُن کا کہنا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے سنجیدگی سے احتجاج کو شروع کیا جائے۔ عوامی رد عمل کو دیکھتے ہوئے امریکی سیاست دانوں نے بیروت میں امریکی سفارت خانے سے حفاظتی نقطہ نظر کے تحت اشتہاری مواد ضائع کر دیا[1]۔

11 ر ستمبر کو بن غازی لیبیا میں ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح افراد نے امریکی سفارت خانے پر حملہ کرکے امریکی سفیر کرسٹوفر سٹیون اور تین دیگر افراد کو ہلاک

---

(1) Goldman, Yoel (September 17, 2012). "Nasrallah, in rare public address, hails 'start of a serious movement in defense of the prophet'". The Times of Israel; Associated Press. The Times of Israel. http://www.timesofisrael.com/nasrallah-makes-rare-appearance-at-rally-against-anti-islam-film/?utm_source=The+Times+of+Israel+Daily+Edition&utm_campaign=c3b1f5665f-2012_09_18&utm_medium=email. Retrieved September 18, 2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔ کچھ امریکی افسروں کا کہنا تھا کہ "بن غازی کا منصوبہ پہلے سے طے شدہ تھا اور اس کا فلم سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ القاعدہ نے اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے یہ بیان دیا کہ امریکی ڈرون حملے کا انتقام ہے جس میں القاعدہ کے لیڈر ابویحیٰ لیبی شہید ہوئے تھے۔"

12/ ستمبر کو یوٹیوب نے اعلان کیا کہ وہ عارضی طور پر لیبیا اور مصر میں فلم تک رسائی کو محدود کر رہے ہیں۔ افغانستان اور ایران نے یوٹیوب کو سنسر کرنے کا فیصلہ کیا۔ افغانستان کے صدر حامد کرزئی کا کہنا تھا: "فلم ساز کی یہ حرکت ایک شیطانی حرکت ہے"[1]۔

دیگر اخباری ذرائع کی اطلاعات کے مطابق بیسلی خوف کی وجہ سے روپوش ہو گیا، لیکن اس نے فلم کے دفاع کو جاری رکھا۔ اُس کا کہنا تھا کہ اسے لیبیا میں امریکی سفیر سٹیون کی موت کا دُکھ ہے۔ اس سلسلے میں اس نے سفارت خانے کے حفاظتی انتظامات کو موردِ الزام ٹھہرایا[2]۔

18/ ستمبر کو ایک خاتون خودکش حملہ آور نے دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی ایک منی بس کے ساتھ ٹکرا دی جس میں افغانستان میں غیر ملکی ہوابازی کا عملہ سوار تھا، اس میں کم از کم 9/ افراد ہلاک ہوگئے۔ رپورٹ کے مطابق اس میں آٹھ جنوبی افریقہ کے افراد اور ایک برطانوی خاتون بھی شامل تھی۔ عین ممکن ہے کہ کچھ تعداد افغانیوں کی بھی ہو۔ اسلامی جہادی تنظیم 'حزبِ اسلامی' نے اس حملے کی ذمہ داری قبول

---

(1) Arghandiwal, Miriam. "Afghanistan bans YouTube to censor anti-Muslim film". News.yahoo.com. http://news .yahoo .com/ afghanistan-bans-youtube-prevent-viewing-anti-muslim-film-131507907.html. Retrieved September 12, 2012.

(2) a b Peralta, Eyder. "What We Know About Sam Bacile, The Man Behind The Muhammad Movie: The Two-Way". NPR. http:// www.npr.org/blogs/thetwo-way/2012/09/12/161003427/what-we-know-about-sam-bacile-the-man-behind-the-muhammad-movie. Retrieved September 12, 2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس ملک میں خاتون کی طرف سے یہ پہلا خودکش بم دھماکہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گستاخانہ فلم کے ردّ عمل میں تھا[1]۔

طالبان کا کہنا تھا کہ فلم کے جواب میں ہیشن میں قائم 'برٹش ملٹری بیس کیمپ' پر انہوں نے 14 ستمبر کو حملہ کیا جس میں 2 امریکی فوجی مارے گئے۔ پھر یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ یہ اس لیے کیا گیا، کیونکہ برطانوی پرنس ہیری وہاں آیا ہوا تھا۔ 'کوپٹک آرتھوڈوکس کرسچین چرچ' نے بھی اس فلم کی مذمت کی۔ بشپ سراپین آف 'کوپٹک آرتھوڈوکس ڈاؤسز آف لاس اینجلس' نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ

> "It rejects gragging the respectable copts of the diaspora in the about the Prophet of Islam. The name of our blessed parishioners should not be associated with the efforts of individuals who have ulterior motives."

علاوہ ازیں 'ورلڈ کونسل آف چرچز' کا کہنا ہے کہ یہ فلم مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتی ہے۔ تمام مذہبی لوگوں اور خاص طور پر مسلمانوں کے عقیدہ کو ٹھیس پہنچاتی ہے[2]۔

ایران کے پریس ٹی وی نے اس فلم کی ابتدائی رپورٹ دکھائی جس میں ایران

---

(۱) "Afghan woman's suicide bombing was revenge for anti-Islam film, says radical group". The Times of Israel. September 18, 2012. http://www.timesofisrael.com/afghan-womans-suicide-bombing-was-revenge-for-anti-islam-film-says-radical-islamist-group/?utm_source=The+Times+of+Israel+Daily+Edition&utm_campaign=c3b1f5665f-2012_09_18&utm_medium=email. Retrieved September 18, 2012.

(2) "WCC general secretary condemns making of the film offensive to Islam". World Council of Churches. http://www.oikoumene.org/en/news/news-management/eng/a/article/1634/wccgeneral-secretary-con-8.html. Retrieved September 16, 2012.

"World Council of Churches condemns anti-Islam film". Bikya Masr. http://www.bikyamasr.com/77497/world-council-of-churches-condemns-anti-islam-film/. Retrieved September 16, 2012.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے روحانی رہنما آیت اللہ علی خامنائی نے اس بات پر زور دیا کہ یہ فلم یہودیوں کو فلسطین میں دوبارہ آباد کروانے والے شیطانی ذہنوں اور امریکہ نے بنوائی ہے۔

سکائی نیوز کا بھی کہنا کہ یہ ویڈیو مسلم مخالف اور جذبات کو بھڑکانے والی ہے۔

The New Republic کے مطابق فلم کا کوئی پہلو فنی لحاظ سے قابل اصلاح نہیں بلکہ پورا سیٹ ظالمانہ، خبیث اور وحشیانہ، اداکاری تاثر سے عاری آنکھوں اور مصنوعی انداز میں ادا کیے گئے مکالموں پر مشتمل ہے[1]۔

نیویارک ڈیلی نیوز کا کہنا تھا کہ یہ فلم، فلم سازی کے اعلیٰ معیار سے بہت دور ہے۔

مسلمان فلم ساز کامران پاشا کا کہنا تھا کہ "میرے خیال میں فنکاری کے لحاظ سے یہ فلم ایک سوالیہ نشان ہے۔ اس کی پشت پناہی ایک مہلک متعصب گروپ کر رہا ہے جس کا مقصد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو داغ دار کر کے نفرت اور تشدد پر اکسانا ہے[2]۔

اس فلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک کا اتنا بھونڈا طریقہ اپنایا گیا تھا کہ شاتم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سلمان رشدی سے بھی اس کی تردید کے بغیر نہ رہا گیا۔ اس نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ "اس کا فلمساز فحش، ناگوار، بہروپیہ، اور اس کی پروڈکشن خباثت اور گندگی کا ڈھیر ہے"[3]۔

Counter Punch جو مشہور آن لائن رسالہ ہے، اس کے 18 ستمبر 2012ء کے شمارے میں چیف سپیرو اپنے مضمون "Islamophobia; Left and Right" میں لکھتا

---

(1) Cameron Abadi (September 13, 2012). "The Incompetent Bigotry of 'The Innocence of Muslims'". The New Republic. http://www.tnr.com/blog/plank/107219/the-incompetent-bigotry-the-innocence-muslims#.

(2) Kamran Pasha (September 13, 2012). "The Mercy of Prophet Muhammad". Huffington Post. http://www. huffingtonpost. com/ kamran-pasha/the-mercy-of-prophet-muhammad_b_1879601.html.

(3) "Salman Rushdie: the fatwa, Islamic fundamentalism and Joseph Anton". The Guardian. September 17, 2012., http://www. guardian. co.uk/books/2012/sep/17/salman-rushdie-blackest-period-of-my-life.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے:

"لیکن خود فلم کے بارے میں کیا کہا جائے؟ غیر پیشہ وارانہ فلم کاری کا اتنا پھٹیچر نمونہ ایسا شعلہ جوالہ کیوں بن گیا؟ یہ فلم ایک ایسے وقت میں تیار کی گئی ہے جب کہ یورپ اور امریکہ میں دائیں بازو کے انتہا پسندوں نے ایک ایسا اسلام دشمن نظریہ اپنالیا ہے جو تقریباً بالکل ٹھیک روایتی 'یہود مخالف کلیدی طریقوں' کو دہراتا ہے"۔

مذکورہ بالا تفصیلات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنائی جانے والی گستاخی پر مبنی فلم اسلام دشمن ابلاغی منصوبہ کا حصہ ہے۔ یہود کی سرپرستی اور امریکی حکومت کی اس فلم کے ذمہ داران کے بارے خاموشی بھی اُنہیں اس منصوبہ بندی میں شریک کر رہی ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے زبردست احتجاج اور ردعمل کے باوجود امریکی ذمہ داران کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ وہ مغربی اقوام جو بات بات پر 'سوری' کہنے کی عادی ہیں، ان کی زبان سے اس فلم کے بارے میں معذرت کا کوئی لفظ برآمد نہ ہوا تو اسے ان اقوام کے اسلام کے خلاف اجتماعی بغض اور ظالمانہ تائید کے علاوہ اور کیا سمجھا جائے؟ یہ فلم مسلسل یوٹیوب پر جاری ہے اور اسے تاحال ہٹایا نہیں گیا۔ اگرچہ اوباما حکومت اپنے آپ کو اس سے بری الذمہ قرار دیتی رہی لیکن عملی طور پر فلم کے ذمہ داران کے بارے مجرمانہ خاموشی اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جاری اس ابلاغی جنگ کا ہی حصہ قرار پاتی ہے جسے امریکہ کی قیادت میں عالم کفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ پوری دنیا کے کفر کو یہ بات شاید ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی کہ ایک ادنیٰ مسلمان بھی حرمتِ رسول پر اپنی جان تک قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے، کیونکہ ایک مسلمان کے نزدیک اس کی زندگی اور ایمان کا کل اثاثہ توحید کے بعد یہی حب رسول ہے کہ جس کا ولولہ لیے وہ دنیا میں جی رہا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخی طور پر یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ماضی میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کفار کی طرف سے کیے گئے رکیک حملے صہیونی اور عیسائی طاقتوں کے ایما پر ہی تھے۔ سلمان رشدی کی ہفوات سے لے کر توہین آمیز کارٹون کی اشاعت تک کا سلسلہ مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ اور ان کی روحوں کو تڑپا دینے والا اقدام تھا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان ممالک ناموسِ رسالت کے دفاع میں کم از کم اتحاد کا مظاہرہ کریں اور غیرتِ دینی کا ثبوت دیتے ہوئے عالمی سطح پر پریشر گروپ منظم کیا جائے۔ اگر پوری دنیا کے مسلمان کسی ایک وقت یا ایک دن میں اس حوالے سے منظم و پر امن احتجاج کا کوئی طریقہ اختیار کریں تو اس سے بھی دنیا بھر کو اہل اسلام کی یک جہتی کا واضح پیغام مل سکتا ہے، لیکن افسوس! مسلمانوں میں کوئی ایک پلیٹ فارم موجود نہیں جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو کسی ایک نکتہ پر جمع کر سکے۔ یہی وہ مرکزِ خلافت کی اہمیت ہے جس کے تقدس اور اہمیت کو جان کر اس کو ختم کر دیا گیا اور مسلمان اس عظیم سانحہ پر مطمئن بیٹھے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ماضی اور حالیہ گستاخانہ اقدامات کی پوری تحقیق کر کے ان کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے عالمی جدوجہد کی جائے اور اہل کفر کو انتباہ کر دیا جائے کہ دنیا میں جہاں بھی مسلمان بستے ہوں، وہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخی کے خلاف بھرپور مزاحمت کریں گے۔

مسلم ممالک کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک نعمت تیل ہے، اسے بطورِ ہتھیار استعمال میں لائیں اور جو ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں ملوث ہیں، تیل کا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے اُنہیں تیل کی سپلائی روک دی جائے۔ مسلم ممالک پر قائم امریکی فوجی اڈوں کا خاتمہ بہت ضروری ہے، موجودہ صورتِ حال دراصل مسلم حکمرانوں کا امتحان ہے کہ وہ کس طرح ناموس رسالت اور اسلام کی سربلندی کے لئے متحد ہو کر مؤثر اور اجتماعی احتجاج کرتے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکمران مسلم اُمہ کو ایک پلیٹ فارم پہ لا کر اسلام دشمنوں کے خلاف مشترکہ حکمتِ عملی طے کر لیں۔

مسلم ممالک کو کفر کی عالمی برادری پر واضح کر دینا چاہیے کہ امریکی صدر اوباما اگر نام نہاد آزادیٔ اظہار کے لیے موجود قوانین کی موجودگی میں اس فلم پر پابندی نہیں لگا سکا تو ہم گستاخِ رسول کی سزا اسلامی قوانین میں موجود پاتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو کیسے آزاد چھوڑ سکتے ہیں۔ وہ لوگ فکری آزادی کے نام پر اپنے جیسے افراد کے بنائے قوانین کی ایسی پاسداری کریں تو ہم اللہ کے بنائے ہوئے دائمی اور منصفانہ قوانین کو کیسے غیر اہم کر دیں۔ یہ سمجھوتہ غیرتِ دینی کے خلاف ہے!! اور مزید کہ یہ حقیقت کسی پر مخفی نہیں کہ متعدد اسلامی ویب سائٹس کے بہترین دعوتی ثمرات و نتائج نے جہاں اہل مغرب کی نیندیں اڑا دی ہیں وہاں لادین عناصر اور نفاق پرور دعویداران اسلام کا چین بھی چھڑا لیا ہے اور ساتھ میں دنیائے کفر کو عجیب کشمکش اور خوف میں مبتلا کر رکھا ہے گویا انٹرنیٹ کی ایجاد کی شکل میں کفر کی پسپائی و نابودی اور اسلام کے احیا اور نشاۃ ثانیہ کا کام خود کافر کے ہاتھوں سے ہو گیا، کیا خوب رہی خدائی پیشین گوئی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾[1]

"کہہ دو کہ حق آچکا اور (معبود) باطل نہ تو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے اور نہ دوبارہ پیدا کرے گا"۔

ویب سائٹس کے ذریعے، اپنی علمی بساط کی حد تک گستاخی رسول کے سدباب میں ہر مقتدر صاحب بصیرت کی ذمہ داری ہے، اس جدید سہولت کے ذریعے کار نبوت کی اس میراث میں ہر آدمی ضرور حصہ لے۔ جس کے بارے میں آپ کا فرمان

(1) سورۃ سبا34: 49۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے:

[فَوَاللهِ لَان يَهْدِى الله بِكَ رَجلاً وَاحِد خَيرٌ لَّكَ من حُمر النعم][1]

"تمہارے ذریعہ ایک آدمی کی ہدایت تمہارے لیے دنیا و مافیھا سے کہیں بہتر ہے"۔

انٹرنیٹ:

سبحان ہے وہ ذات کہ جس نے حصول مقاصد کے لیے اسباب و وسائل مسخر فرمائے، اسی قدّوس و علاّم نے داعیان اسلام کے ہاتھ نیٹ کی شکل میں نہایت موثر و کامیاب ہتھیار دے دیا جس کے ذریعہ مقاصد دعوت تک رسائی متعدد طرق سے ممکن ہوئی، مثلاً:

اسلامی ویب سائٹس:

منفرد نوعیتوں کی حامل معتبر اسلامی ویب سائٹس کا اجرا اس سلسلے کا موثر ذریعہ اور بہترین نتائج کا سنگ میل ہے۔ان میں سے چند سائٹس کا تذکرہ جو عمومی طور پر توہین رسالت ، دعوت و تبلیغ اور خدمت اسلام میں پیش پیش ہیں۔جن کا مشاہدہ فائدے بلکہ فوائد سے خالی نہ ہو گا:

1. www.islamweb.net
2. www.islamtomorrow.com
3. www.islamalways.com
4. www.islamyesterday.com
5. www.islamqa.com
6. www.islamhouse.com

(1) صحیح بخاری ، باب فضل من أسلم على يديه رجل، حدیث 3009۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اردو زبان میں توہین رسالت اور دعوت و تبلیغ کی معتبر ویب سائٹس جو باقاعدہ طور پر اپ ڈیٹ ہوتی ہیں:

1. www.kitabosunnat.com
2. www.islamfort.com
3. www.ircpk.com
4. www.usvah.org

عربی زبان میں توہین رسالت اور دعوت و تبلیغ کی معتبر ویب سائٹس جو باقاعدہ طور پر اپ ڈیٹ ہوتی ہیں:

1. www.waqfeya.com
2. www.alukah.net/ library

علمی مجالس فورم:

انٹرنیٹ علمی مجالس کے لیے ایک ایسا فورم مہیا کرتا ہے جس پر توہین رسالت اور دعوتی، فکری حوار کو افادہ عام کے لیے چھوڑا جا سکتا ہے اور فکری نشستیں، بحث و مباحثہ اور تحقیقی مناقشات و مناظروں کے لیے مضبوط پلیٹ فارم ہے۔

مخصوص / محدود CHAT ROOM مثلاً میسنجر، ذرائع رسل و ترسیل، اسکائپ، فیس بک وغیرہ اس بات چیت کے ذریعہ بیشتر شان مصطفیٰ کا حصول ممکن ہوا ہے لیکن یاد رہے کہ اس میں مزاج شناسی پہلی ضرورت ہے[1]۔

نشریاتی ویب:

لیکچرز، تقاریر اور معروف داعیان و مفکرین اسلام کی بات چیت نشر کرنے، کانفرنسز اور دعوتی پروگراموں، مناقشہ و علمی مباحثہ جات کی مجلسوں اور موقعہ پر

(1) http://forum.mohaddis.com, http://www.siratulhuda.com/forum, https://www.facebook.com/TopIslamicPage http://sunniforum.net/showthread.php?t=11445, https://www.facebook.com/TheIslamicKnowledge.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوال و جواب، یہ ذریعہ جو ہر وقت، ہر کس و ناکس کے لیے مفتوح اور برابر مفید ہے۔ مثلاً[1]۔

الیکٹرونک پوسٹ:

پوسٹ بھیجنے اور لینے کے اس ذریعہ توہین رسالت کے سد باب میں نیٹ یوزر کے سامنے بیک وقت ہزاروں پوسٹیں ہوتی ہیں، وہ پیش آمدہ مسئلہ سے متعلق لمحوں میں معلومات حاصل کرتا ہے اور انہیں اپنے پاس رجسٹرڈ حضرات کو بھیج کر دعوتی کام کا حصہ بن جاتا ہے[2]۔

انٹرنیٹ موثر ذریعہ:

یہ حقیقت دوست دشمن، اپنے پرائے اور ہر چھوٹے بڑے پر عیاں ہے کہ انٹرنیٹ نہایت موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ ارسال وترسیل، تحریر وتقریر، درس و تدریس، سوال و جواب، بالمشافہ بات چیت، براہ راست رہنمائی و استفادہ اور بیک وقت کثیر افراد کے باہمی ربط اور کمیونیکیشن کا نہایت کم خرچ اور سہل ذریعہ ہے۔
بلکہ اس کے ذریعہ فقہی، اخلاقی اور معاشرتی مشکل گرہیں، پیچیدہ الجھنیں اور ایسے ناقابل اظہار مسائل جنہیں مروّجہ ذرائع ابلاغ پر بصراحت زیر بحث لانا ادب و حیا کے منافی ہوتا ہے، لیکن نیٹ پر سائل کا نام ظاہر کیے بغیر ان پر سیر حال بحث و مباحثہ، تشفی بخش جواب، منطقی حل اور تفصیلی وضاحت تک ہر خاص و عام کی رسائی ممکن و آسان ہوتی ہے۔ اور اس کثیر المقاصد کمیونیکیشن کے مثبت نتائج میں جہاں

---

(1) http://www.halaltube.com./
http://www.aswatalislam.net/ContentList.aspx?T=Video&C=Lectures
http://www.biharanjuman.org/islamic_lectures_audio.html.
http://www.islamictube.com.

(2) http://forum.mohaddis.com/find-new/331551/post, http://urdu-hadees.blogspot.com,

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلب حق کے جویا اور راہ راست کے طلبگاران کے لیے سامان راہنمائی ہے وہاں گم کردہ راہ بھٹکوں کے لیے روشنی کی کرن اور غیر مسلم جستجو کاروں کے لیے سامان ہدایت بھی ہے۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ مذکورہ طریقۂ دعوت سے ہزاروں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور لاکھوں کو صراط مستقیم اور عقیدہ و منہج کا صحیح راستہ نصیب ہوا ہے[1]۔

مگر مشہور ویب سائٹس کے ذمہ داران نے نیٹ پر دعوتی و معلوماتی قد آور شخصیات کی شراکت سے بھرپور قسم کی کانفرنسیں منعقد نہ کیں اور درپیش مسئلہ کو ہمہ پہلو زیر بحث نہ لائے اور متفقہ قرار دادوں کے ذریعے واضح لائحہ عمل کا تعین نہ کرسکے جس کی وجہ سے بے مقصدیت اور ضیاع اوقات ہوا۔ جبکہ اس مسئلے کا حل درج ذیل طریقے سے ممکن ہے:

1. پروگرامز اور منصوبہ جات کو واضح خطوط پر مبنی متفقہ پلاننگ کے ساتھ نئے سرے سے ڈیزائن کیا جانا چاہیے جس میں مقدار (Quntity) کی بجائے معیار (Quality) ملحوظ خاطر رکھی گئی ہو۔
2. نشریاتی سطح پر جدت اور بانکپن ابھر آئے یعنی بات بھی نئی اور انداز بھی نیا ہو تو فکری جمود کا خاتمہ اور تکرار کا عمل آخری سانسیں لینے لگے گا۔ دراصل افکار کو وسعت دینا، نئے نئے تصورات نکال لانا اور تخلیقی سوچ میں نئے افق آشکار کرنا اس عمل کا پہلا اور لازمی تقاضا ہے لیکن افسوس کہ ان کا فقدان ہی نہیں بلکہ بحران ہے۔ "نابلیون" نے سچا رونا رویا، کہتا ہے کہ: (ہمارے اداروں / مراکز کی کمزوری یہ ہے کہ یہ افکار و تصورات کو جگاتے ہی نہیں[2]۔

(1) http://www.isna.net/, http://www.ieeuk.org/,

(2) مقدمات للنهوض بالعمل الدعوي، ڈاکٹر عبدالکریم بکار، ص26۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا ضروری ہے کہ ایسا ماحول پیدا کیا جائے جہاں اسلام کے داعیان میں تخلیقی صلاحیتیں پروان چڑھ سکیں تاکہ آج کی سوچیں کل کی حقیقتوں کے روپ میں منظرِ عام پر دکھائی دیں۔

3. مختلف الاشکال دعوتی سرگرمیوں کو موثر عالمی شخصیات اور ماہرین کی سرپرستی حاصل ہو، تاکہ نئے نئے انداز وافکار کے توسط سے فکری زاویوں کو مزید پروان چڑھانے کے مواقع میسر آسکیں۔

4. جذبہ صادق سے سرشار ان صاحبان درد کو اگر دعوت الی اللہ کے اس جدید ذریعہ کے ضروری لوازمات اور فکری پختگی و وسعت کے لازمی تقاضے اور کامیابی کے ضامن دیگر ضروری امور تک رسائی حاصل نہیں تو انہیں چاہیے کہ اس جولان گاہ میں خود ہنر آزمائی کرنے کی بجائے وہ معتبر، موثر اور نتیجہ خیز، پہلے سے مصروف کار کسی ویب سائٹ کو مزید فعال بنانے میں اپنا مالی، تجرباتی اور علمی حصہ ڈالیں۔ یہ عمل نئی لیکن بے جان و بے نتیجہ ویب سائٹ بنا لینے سے زیادہ معتبر اور قابل ستائش ہوگا۔

5. مخصوص ویب سائٹس کا اجرا اور پرکشش و منفرد اندازہائے دعوت متعارف کرانا کہ جنہیں متخصص علماء و داعیان اور نیٹ پر دعوت کے فنی و تکنیکی ماہرین کے باہمی تعاون و شراکت سے (ضرورت ایجاد کی ماں ہے) کے اصول پر ڈیزائن کیا جائے۔ اس ویب سائٹ پر سر اٹھاتے پیچیدہ مسائل پر بحثیں ہوں، تشفی بخش حل پیش کیے جائیں اور انہیں زندہ زبانوں میں نیٹ پر ڈال دیا جائے تاکہ یہ پیغامِ دعوت دنیا کے کونے کونے میں ہر متلاشی اور جستجو کار تک پہنچ سکے، ہو سکتا ہے یہی اس کی ہدایت کا سامان بن جائے۔

6. اپنی مدد آپ کے تحت ایک پرائیویٹ مؤقر کمیٹی / تنظیم یا آرگنائزیشن تشکیل دی جائے۔ جس کا مشن یہ ہو کہ نیٹ پر موجود بیداری و اصلاح امت کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نشریاتی مواد و فکری و دعوتی کاوشوں کی افادیت و معنویت کا اندازہ لگائے۔ ایجابیات (مثبت پہلوؤں) میں ہمت افزائی اور سلبیات (قابل اصلاح و مواخذہ پہلوؤں) کی نشان دہی کرے اور کامیابیوں کو مزید موثر و فعال بنانے کے طریقے ایجاد کرے۔

علمی مواد کے لیے مخصوص ویب سائٹس:

عہد رسالت سے لے کر عصر حاضر تک کے کامیاب دعوتی تجربوں پر مشتمل مخصوص ویب سائٹس بنائی جائیں جو اکابر علماء کرام، مشاق داعیان اسلام پر مشتمل مؤقر کمیٹی کی زیر نگرانی ہو جس پر دعوتی نزاکتوں، مہارتوں اور کامیاب طریقوں کے ہنر بتائے جائیں، دعوتی مشکلات، رکاوٹوں کی نشان دہی کی جائے اور ان سے نمٹنے کے گر سکھائے جائیں گویا یہ ویب دعوتی ٹریننگ سنٹر کا کام کرے۔

ساتھ میں یہ ماہرین غیر مسلم مشنریز کی نیٹ پر سرگرمیوں کا جائزہ لیں، ان کے خیالات جو غیر شرعی نہ ہوں سے اپنی دعوتی مہم میں استفادہ کریں اور استفادہ کرنے کے طریقے بتائیں۔ اسی طرح بے راہ روی اور غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ویب سائٹس سے بھی باخبر رہیں اور رکھیں۔

اسی طرح خطباء کے لیے مخصوص سائٹس ہوں۔ تحقیق، علمی مباحث، فقہی مسائل، معاشرتی اقدار، اخلاقیات وغیرہ کے لیے الگ الگ ویب سائٹس ہوں اور اپنے تخصص تک محدود رہ کر دینی دعوتی خدمات سر انجام دیں۔ دنیا بھر میں مروجہ زبانوں میں دعوتی مواد پہچانے کے لیے مختلف زبانوں کی مخصوص ویب سائٹس کا اجراء بھی لازمی ہے۔ تاکہ ان زبانوں کی ویب سائٹس پر اسلام کے خلاف جو پروپیگنڈے اور افواہیں موجود ہیں ان کا مدلل و موثر جواب دیا جاسکے اور اس طرح بطور مثال ہندوؤں، چینیوں، اہل مغرب غیر مسلموں، بدھسٹوں، لامذہبوں تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت دین پہنچائی جاسکے[1]۔

نیٹ پر شانِ رسالت، کچھ تلخ و ترش حقائق:

آغاز کار سے روزِ حاضر تک وجود میں آنے والی اسلامی ویب سائٹس کا بغور جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سائٹس ایک تو مطلوبہ تعداد سے کم ہیں اور زیادہ تر سطحی معلومات تک محدود ہیں، مزید برآں یہ کہ قابل ذکر تاثیر سے بھی محروم ہیں۔ بلکہ اکثریت تو (نقل بمطابق اصل) یعنی علمی خیانت و چوری کا چربہ ہیں اور کچھ جدت وجودت سے مزین ہیں بھی تو بہت کم تناسب کے ساتھ، اور چونکہ نیٹ ایک وسیع میدان ہے جو بھی جو چاہیے جتنا چاہیے جیسا چاہے اس پر ڈال دے کوئی روک ٹوک، کوئی پابندی یا کسی کی مشاورت یا اجازت کی ضرورت حائل نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک شخص محض فنی تکنیکی مہارت کا حامل ہونے کے گھمنڈ میں دعوت دین کا درد مول لے کر اسلامی سائٹ تو بنا لیتا ہے، ڈیزائن بھی خوب عمدہ کرتا ہے، علمی و دعوتی مواد ادھر ادھر سے اٹھا کر ڈال دیتا ہے لیکن نہ ٹھوس بنیاد دے سکتا ہے، نہ ہی منہجی انداز، اور نہ کچھ نئی معلومات۔ پھر یہ کہ اکثر و بیشتر سائٹس انفرادی اور جذباتی نوعیت کی ہوتی ہیں جن میں ایک سے زیادہ صلاحیتوں کا باہمی اشتراک اور تعاون نہیں پایا جاتا، نتیجتاً ساری کارکردگی بانجھ ثابت ہوتی ہے اور بالآخر سائٹ فلاپ ہو جاتی ہے۔ جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ منظم کوششیں باہمی اشتراک اور (بھلے تھوڑا لیکن نتیجہ خیز) اور Slow bur sure کے اصول پر عمل کیا جائے۔

نیٹ پر دینی دعوتی سائٹس کے منفی پہلوؤں کے حوالے سے چند ملاحظات:

(1) http://www.sultan.org/a/ http://kitabosunnat.com.gridhosted.co.uk.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1. پیشگی تیاری کے بغیر، بلا جھجک سائٹ ڈیزائن کر کے لانچ کر دینا۔
2. دعوتی سائٹس کے لیے مربوط اور منظم پلاننگ کا فقدان۔
3. اکثر و بیشتر اسلامی ویب سائٹس فردی جذبات کی جولان گاہ نظر آتی ہیں، کسی ماہر مربی و عالم یا شرعی کونسل وغیرہ کی سرپرستی اسے حاصل نہیں ہوتی تو ایسا طالع آزما یا شبہات کے جال میں یا پھر شہوات کی زد میں پھنس کے رہ جاتا ہے جو فائدہ مند ہو سکنے کی بجائے دین و دعوت کے لیے مضر بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ایسے داعی کو خود علمی پختگی، منہجی رسوخ اور تکنیکی وثوق سے متصف ہونے کے ساتھ ساتھ معروف اور پختہ کار علماء کی سرپرستی بھی حاصل ہونی چاہیے تاکہ بے وزن باتوں، منحرف خیالوں اور بے نتیجہ بلکہ نقصان دہ کاوشوں سے محفوظ رہے اور مستفیدین کو بھی محفوظ رہنے دے۔
4. انٹرنیٹ پر دعوتی سرگرمیوں میں مصروف دیگر معتبر شخصیات سے رابطہ و مشورہ کا فقدان۔
5. نیٹ میں کثرتِ انہماک اور دیگر لوازمات دین اور ضروریات زندگی متاثر ہو کے رہ جائیں۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مخالف یورشیں اور اسلامی سائٹس کی ذمہ داریاں:

صیہونیت کی شہہ پر متعدد مغربی ذرائع ابلاغ آزادی رائے کی آڑ میں اسلام دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، بلکہ ہر ایسی خبر کو بڑی مہارت سے اسلام کو بھیانک شکل میں پیش کرنے میں ایسی ہنر مندی دکھاتے ہیں کہ پڑھنے، سننے اور دیکھنے والا اسے حقیقت سمجھ بیٹھتا ہے حالانکہ وہ خود حقائق کو مسخ شدہ صورت میں پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی شرمناک مثال ہوتی ہے[1]۔ ویب سائٹ SWISSINFO.Ch نے 22 مارچ 2007ء کو "مغربی ذرائع ابلاغ کا اسلام سے متعلق حقائق کو مسخ کر کے پیش کرنے کا اعتراف" کی ہیڈنگ کے ساتھ یہ نشر کیا کہ: "سویسرا" میں "اہل مغرب اور عربی و اسلامی دنیا کے مابین تعلقات اور ذرائع ابلاغ کا کردار" کے عنوان سے منعقدہ کانفرنس میں ماہرین و شرکاء اس نتیجہ پر پہنچے کہ واقعتاً مغربی ذرائع ابلاغ اسلام کو منفی شکل میں پیش کرنے میں تمام تر توانائیاں لگا رہے ہیں۔

یہ تقاضائے ضرورت بھی ہے اور دینی فریضہ بھی کہ مغربی ویب سائٹس جب اسلام کو مسخ شدہ صورت میں پیش کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھ رہیں تو لازم ہے کہ مغربی دنیا کی طرف سے اٹھائے جانے والے اسلام کے خلاف شبہات و اعتراضات کو جمع کر کے ممکنہ مروّجہ طریق ہائے نشر و ترسیل کے ذریعہ اسلامی سائٹس پر ان کا موثر جواب دیا جائے تاکہ لاعلم مغربی دنیا اسلام کو حقیقی معنوں میں سمجھ سکے اور ان دشمنان اسلام کی مکارانہ عیارانہ منحرف ہرزہ سرائیوں کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رہیں۔

صیہونیت زدہ اسلام دشمن ویب سائٹس نے اسلام پر کیچڑ اچھالنے اور رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے توہین آمیز خاکے شائع کرنے کی ناپاک جسارت کی تو مسلم دنیا سے اس کا شدید رد عمل سامنے آیا۔ نتیجتاً یہ کہ جب ایک ویب سائٹ نے ہالینڈ سے اسلام دشمنی پر مبنی فلم (FITNA: فتنہ) نیٹ پر ڈال دی تو ایک ہی روز میں ہالینڈ کی 55 سائٹس کا گلہ گھونٹ دیا گیا۔ یعنی بلاک (Block) کر دی گئیں۔

اسی طرح توہین آمیز خاکوں کے رد عمل میں ڈنمارک میں نیٹ کے معتبر ذرائع

(1) http://www.thereligionofpeace.com/ http://www.jihadwatch.org, http://www.uacradiojihad.com/ http://www.answering-islam.de/Main/index.html,

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی شماریات کے مطابق اسلام دوستوں نے وہاں کی سینکڑوں ویب سائٹس بلاک کرنے کے ساتھ ساتھ معتبر سائٹس پر 718 طریقوں سے شدید ردِّ عمل ریکارڈ کرایا[1]۔

بطور نتیجہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آزادی اظہار رائے کے نام پر اہل مغرب نے جدید گستاخی کے طریقے اختیار کیے ہیں جس میں سوشل میڈیا خصوصاً فلمیں بنانا، توہین آمیز خاکے اور تصویریں شائع کرنا، TV مکالموں پر توہین آمیز فکر کو فروغ دینا، اپنے اداروں سکولز، کالجز، یونیورسٹیز میں ایسے موضوعات پر لیکچرز کا اہتمام کرنا، مختلف توہین آمیز ویب سائٹس کو فروغ دینا ایسے حالات میں مسلم امہ کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ ایسے فتنوں کے سدباب کے لیے ہر طرح کے وسائل کو بروئے کار لائیں۔

---

(1) http://www.ibtimes.com/charlie-hebdo-attack-prophet-muhammad-cartoons-may-have-caused-paris-magazine-1775898.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بابِ پنجم

آزادیٔ اظہار کے نام پر توہین کا تدارک
(عملی اقدامات)

فصل اول: قانونی ذرائع کا استعمال

فصل دوم: عوامی شعور وادراک کی بیداری

فصل سوم: الیکٹرانک و سماجی وسائل کا استعمال

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ اوّل

قانونی ذرائع کا استعمال

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانونی ذرائع کا استعمال

کسی ریاست کے یوں تو اسلامی ہونے کے متعدد معیارات اور پیمانے ہیں، تاہم ان میں سب سے نمایاں داخلی پیمانہ یہ ہے کہ وہاں اللہ کی شریعت نافذ ہو اور اس کی بنا پر لوگوں کے فیصلے کئے جاتے ہوں۔ اسی مقصد کے لئے پاکستان کو حاصل کیا گیا اور اسلامی احکامات کے فروغ کے ساتھ ساتھ شرعی قوانین کے نفاذ کے لئے یہاں بہت سے پُر مشقت اور صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑا۔

لفظ قانون اصل میں یونانی زبان کا لفظ ہے جو کینن Canon تھا اور عربی میں آکر قانون ہوا۔ بعض نے اسے رومی اور بعض نے فارسی زبان کا لفظ قرار دیا ہے۔ اس کے مختلف معانی ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

اصل، بنیاد، جڑ وغیرہ:

لفظ قانون کا ایک معنیٰ اصل، مادہ، جڑ، بنیاد، بنا، مبدا ہے[1]۔ المنجد اور القاموس الوحید میں اس کا ایک معنیٰ اصل[2] بھی دیا گیا ہے۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں: یونانی میں کینن یعنی مسطر تھا۔ عربی میں قانون ہو کر بمعنی اصل ہر چیز مستعمل ہے[3]۔ اس کی

(1) فرہنگ آصفیہ: ۳۶۵۔

(2) المنجد: ۷۰۴، القاموس الوحید: ۱۳۶۲، ۱۳۶۱۔

(3) نور اللغات: ۶۴۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمع قوانین آتی ہے۔ الصحاح فی اللغه، لسان العرب، مختار الصحاح وغیرہ میں قنن کے تحت لکھا ہے: القوانينُ: الأصول، الواحد قانونٌ، وليس بعربي[1] یعنی لفظ قوانین کا مطلب اصول ہے جس کی واحد قانون آتی ہے اور یہ عربی لفظ نہیں ہے۔

قاعدہ، دستور، آئین، ضابطہ وغیرہ:

لفظ قانون کا ایک معنیٰ قاعدہ[2]، ضابطہ، آئین ہے۔[3] درسی اردو لغت میں لفظ قانون کا معنیٰ قاعدہ، دستور بتایا گیا ہے اور آئین، ضابطے کو اس کا ہم معنیٰ لکھا ہے۔[4] فرہنگ آصفیہ میں اس کے مجازی معنیٰ میں قاعدہ، دستور، آئین، ضابطہ، شرع، شاستر، تورہ، رسم، ریت، چال، چلن، رواج، سرکاری دستور العمل، راج نیت بتایا گیا ہے[5]۔

اکثر مسلم فقہاء نے قانون کو قاعدہ یا نظام کے معنیٰ میں لیا ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّ النَّاسَ لَا يَسْتَقِيمُ أَمْرُهُمْ إِلَّا بِشَيْءٍ زَائِدٍ عَلَى مَا فَهِمَهُ هٰؤُلَاءِ مِنَ الشَّرِيعَةِ أَحْدَثُوا لَهُم قَوَانِينَ سِيَاسِيَّةً يَنْتَظِمُ بِهَا أَمْرُ الْعَالَمِ ... 6۔

---

(1) الصحاح فی اللغہ: ۴۶/۸ بذیل مادہ قنن، لسان العرب: ۸/۱۹۵، مختار الصحاح: ۲/۳۸۔

(۲) ایضاً۔

(۳) القاموس الوحید: ۱۳۶۱،۱۳۶۲، نور اللغات: ۶۴۴۔

(۴) درسی اردو لغت (مقتدرہ قومی زبان): ۱۰۱۶۔

(۵) فرہنگ آصفیہ: ۳۶۵۔

(۶) بدائع الفوائد: 3/674۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بے شک لوگ ایسی زائد شے کے ساتھ ہی اپنے معاملوں پر قائم رہتے ہیں جسے انہوں نے دنیا کے انتظام کے لیے شریعت سے بنائے گئے سیاسی قواعد سے سمجھا ہو"۔

امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قوله تعالى: ((بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ)) مَعْنَاه عَلَى قَوانِينَ الشَرع إمَا بِوحْيٍ وَنَص، أو بِنَظرٍ جَارٍ عَلَى سُنَن الوَحي1 -

"بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ کا معنیٰ ہے شرع کے قواعد پر رہتے ہوئے (لوگوں میں فیصلے کیجیے) یا تو وحی ونص کے ساتھ یا وحی کے طریق پر چلتے ہوئے بصیرت کے ساتھ"۔

قانون بمعنی قاعدہ معروف ہے۔ تاج العروس وغیرہ میں ہے: امر کلی ینطبق علی جمیع جزئیاته[2] "ایسا امر کلی جو اپنے تحت آنے والی تمام جزئیات پر مشتمل ہو"۔ نیز اس کے معنیٰ باہمی روابط وسلوک کے بھی لیے جاتے ہیں۔

اصطلاحِ قانون اور مختلف تعریفات:

قانون کو انگریزی میں law کہتے ہیں۔ اسلامی شریعت میں اس کے ہم معنیٰ لفظ شرع یا حکم استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ انسان طبعاً مدنیت پسند واقع ہوا ہے، اس لیے اس کو لوگوں میں رہنے، ان سے معاشرت اختیار کرنے اور انفرادی واجتماعی زندگی کے تمام گوشوں میں اسے لغزشوں سے بچنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی زندگی کو مبنی برعدل راہوں پر چلانے کے لیے اسے قانون کی ضرورت پڑتی ہے۔ قانون، law اور

---

(1) تفسیر القرطبی: 5/376۔

(2) المعجم الوسیط: 2/763۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم کیا ہے؟ اس حوالے سے ماہرین قانون میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ آمریت کا نقطہ نگاہ رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ قانون تو صرف وہی ہے جو زمامِ اقتدار کے حاملین کی خواہش اور مرضی کے مطابق ان کی جانب سے بصورت حکم نامہ جاری ہو۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ قانون صرف ان رسوم ورواج کا نام ہے جنہیں حکمرانوں کی محض توثیق حاصل ہو۔ ان کے مطابق حاکم وقت اپنی خواہش کے مطابق قانون بنانے کا اختیار نہیں رکھتے۔ بعض کا کہنا ہے کہ قانون اپنی جگہ اس وقت خود بنالیتا ہے جب کسی بھی مقام پر حقوق وفرائض کی بحث ہوتی ہے۔ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ قانون ضرورت کے تحت وجود میں آتا ہے جس میں ریاست کے حکمرانوں کی اجازت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس کچھ ماہرین اصحاب مملکت کی منظوری کو قانون کی اصل خیال کرتے ہیں۔ ان تمام مسائل کا سبب اختلاف بنیادی افکار میں پایا جانے والا تضاد ہے۔ ان اختلافات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ذیل میں مختلف تعریفیں پیش کی جاتی ہیں:

جدید فلسفۂ قانون کی کتاب دی پاکٹ لاء لیکسیکن میں اے۔ڈبلیو۔موشن نے قانون کی تعریف کچھ یوں کی ہے:

> انسانی اعمال کے وہ قواعد جن کی پابندی لوگوں کے لیے لازمی کر دی گئی ہو یا معاشرے کے کسی طبقہ یا گروہ کے اعمال اور سمع واطاعت کے لیے ایک منظور شدہ حکم نامہ[1]۔

جان آسٹن کی تعریف اس سلسلے میں بڑی اہم شمار ہوتی ہے، لیکن اس پر بہت سے مفکرین معترض بھی ہیں۔ اس کا کہنا ہے:

(1) The Pocket Law Laxicon:216

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ قاعدہ اور ضابطہ جو ایک صاحب امر ذہین آدمی اپنے ماتحت ذہین آدمی کے لیے وضع کرے۔

اس تعریف کا اگر دیگر حقائق و دلائل کی رو سے تجزیہ کیا جائے تو درج ذیل امور منقح ہو کر سامنے آتے ہیں:

ا۔ اس تعریف کے اندر وہ قانون کو انصاف سے منفک رکھتا ہے اور قانون جیسا بھی موجود ہے صرف اس کی جانب اپنی توجہ مبذول رکھتا ہے۔ قانون کے مثالی اور نظریاتی پہلوؤں کو وہ نظر انداز کر دیتا ہے۔

۲۔ وہ قانون کو ایک حکمنامہ اور فرمان کی حیثیت دیتا ہے، جو ایک بالادست صاحب امر اور خود مختار ادارہ کی طرف سے نازل ہوتا ہے، اس کے نزدیک قانون حاکموں کا ایک فرمان ہے، اس طرزِ فکر کے مطابق صاحب حکومت لوگ چونکہ خود مختار اور قانون دہندہ واقع ہوئے ہیں اس لیے وہ ہر لحاظ سے قانون کی دسترس سے بالا قرار پاتے ہیں اور ان پر کسی قانون کا اطلاق نہیں ہو سکتا، اس خود مختار ہیئت حاکمہ کو زیادہ سے زیادہ بعض خاص الخاص قانونی پابندیوں کی ایک حد تک پابند کیا جا سکتا ہے، لیکن انہیں عام قانون کا پابند نہیں بنایا جا سکتا۔

۳۔ ان خود مختار حاکموں کا ہر فرمان، رعایا کے لوگوں کے لیے ایک فرضہ اطاعت اپنے ہمراہ لاتا ہے اور رعایا پر بحیثیت رعایا ہونے کے اس فرمان کی پابندی لازم اور ناگزیر ٹھہرتی ہے۔

۴۔ قانون کی اصل حیثیت منظوری (Sanction) سے قائم ہوتی ہے جو از خود اس کے ہمراہ آتی ہے، یہ منظوری تنفیذ قانون کی اصل قوت ہے اور یہی وہ چیز ہے جو قانون کی نافرمانی پر سزا کو مستلزم ٹھہراتی ہے، اس لحاظ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منظوری کی عدم موجودگی میں کوئی بھی قانون وضع نہیں کیا جاسکتا[1]۔

آسٹن کی اس تعریف کے برعکس سالمنڈ اور بہت سے دیگر مفکرین قانون کے لیے انصاف کو لازمی خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ سالمنڈ کا کہنا ہے:

"The Law may be defined as the body of principles recognized and applied by the state in the administration of justice. In other words, the law consists of rules recognized and acted upon by the Courts of justice."[2]

قانون کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ قانون ان اصول و قواعد کے مجموعے کا نام ہے، جو ریاست اپنی حکومت میں عدل و انصاف قائم کرنے کی خاطر منظور کرتی اور نافذ کرتی ہے۔ بالفاظ دیگر قانون ان اصول و قواعد پر مشتمل ہوتا ہے جو عدالت انصاف کے نزدیک بھی منظور شدہ ہو اور جس پر یہ عدالتیں عامل بھی ہوں۔

اسی طرح جدید مفکرین کے ہاں قانون کو کسی مقتدرِ اعلیٰ قوت کا فرمان قرار دینا بھی درست نہیں کیونکہ بہت سے آئینی قواعد کسی مقتدر اعلیٰ قوت کے فرمان میں کبھی بھی شامل نہیں ہوسکتے۔ مزید برآں آسٹن کا منظوری کا نقطۂ نگاہ بھی مبنی بر مبالغہ ہے، کیونکہ اکثر لوگ بہت سے قانونی ضوابط کی پابندی اپنے مفادات پیش نظر رکھ کر ازخود کر رہے ہوتے ہیں۔ ذیل میں بعض دیگر تعریفیں پیش کی جاتی ہیں۔

⊙ ہوکر (Hooker) کہتا ہے:

وہ اصول جو انسانی اعمال وافعال میں نظم وضبط اور توازن برقرار رکھتے ہیں،

---

(1) چراغ راہ، اسلامی قانون نمبر، قانون اور فلسفہ قانون، خورشید احمد 39/1۔

(2) Jurisprudence:81

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون کہلاتے ہیں۔

⊙ ہالینڈ (Holland) کا کہنا ہے:

ایک قانون بیرونی انسانی فعل کے ضابطے کا نام ہے، جس کو ایک سیاسی مطلق العنان شخصیت نافذ کرتی ہے۔

⊙ گرے (Grey) قانون کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

ایک قوم کا قانون ان تمام قاعدوں پر مشتمل ہے جس کی پابندی اس کا محکمہ عدل و انصاف، قانونی استحقاق و ذمہ داریوں کو برقرار رکھنے کے لیے کرتا ہے۔

⊙ چیمبرز انسائیکلوپیڈیا قانون کی تعریف یوں کرتا ہے:

ہمارے خیال میں قانون اخلاقی روابط کے ان قواعد کا نام ہے جو کسی ریاست کے آزاد و مختار اہل اقتدار اپنے ملک کے لوگوں کے لیے تجویز کریں[1]۔

⊙ پروفیسر پیٹن کی تعریف قانون کے جدید نظریات کی کافی حد تک ترجمانی کرتی ہے، ان کا کہنا ہے:

قانون وہ آئینی نظام ہے جسے کوئی معاشرہ یا اجتماع اصطلاحاً یا رسماً اپنے لیے اختیار کرے اور یہ اس مجموعۂ قواعد پر مشتمل ہوتا ہے جسے یہ اجتماع اپنی عام بہبودی اور بہتری کے لیے ضروری سمجھتا ہو اور جسے یہ (اجتماع) اپنے ہاں ایک خاص مشینری کے قیام کے ذریعے بغرض حصولِ اطاعت نافذ کرنے کے لیے آمادہ ہو[2]۔

⊙ المدخل الی قانون میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

---

(۱) چیمبرز انسائیکلوپیڈیا، 1950: 8/406۔

(۲) Text Book of Jurisprudence:83

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القَانُون هُو مَجمُوع القَوَاعِد الّتِي تَقِيم نِظَام المجتَمِع، فَتَحكُم سَلُوك الأفرَاد وَعَلاقتِهِم فِيهِ، وَالتِي تنَاط كَفَالَة احْترَامِهَا بمَا لتلك السّلْطَة العَامّة فِي المجتَمِع مِن قُوّة الجبر وَالالزَام1۔

⊙ قانون، اجتماعی نظام کو قائم کیے ہوئے قواعد کے ایسے مجموعے کا نام ہے جس میں لوگوں کے کردار اور تعلقات سے متعلق احکام ہوں، جو معاشرے میں بڑائی ونفاذ کی قوت سے اس عام حکومت کی مدد سے اپنے احترام کیے جانے کو لازم کرے۔

((تَعرِيف القَانُون اصْطِلاحًا ثَلَاثَة تَعْرِيفَات: 1- تَعْرِيْف اصْطِلاحِي عَام: وَهُو القَوَاعِد الّتِي تَنْظِم سلُوك الأفْراد فِي المجُتَمِع تَنظِيمًا مَلْزمًا ، وَمَن يُخالفُهَا يعَاقِب ، وَذٰلِكَ كفَالَة لاحْترَامِهَا .

2 - تَعْرِيْف اصطَلاحِي بِاعتِبَار المَكَان : وَهُو مجمُوعَة القَوَاعِد القَانُونِيّة النَافِذَة فِي بَلَدِ مَا ، فَيُقَال القَانُون الفَرنَسي وَالقَانُون المصْري مثلا . . .

3 - تَعْرِيْف اصطَلاحِي باعْتِبَار المَوْضُوع : وَهُو مجمُوعَة القَوَاعد المنظَمَة لأمر مَعَين وَضَعت عَن طَرِيق السلْطة التَشْرِيعِيّة فَيُقَال : قَانُون الملكِيّة العقَارية ، وقَانُون المحَامَاة ، وَقَانون الجَامِعَات (1) .

(1) المدخل الي القانون: ص19۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون کی اقسام (قانون کے نظریات کے اعتبار سے):

1۔ قدرتی یا فطری قانون (Natural Law)

معروف مفکر سسرو (Cisro) کہتا ہے کہ ہر انسان پیدائشی طور پر فطرت کے اصولوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ قدرتی یا فطری تصورِ قانون کے تحت وہ اصول اور ضابطے جو فطرت کے اصولوں کے خلاف ہوں، انسان کے لیے مضر ہیں۔ انسان کے بنائے ہوئے قوانین چاہے حکومت وریاست کے لیے کتنے ہی سود مند کیوں نہ ہوں اگر فطرت کے قوانین سے مطابقت نہیں رکھتے تو یہ اصول و قوانین اور ضابطے بے کار ہیں۔ مغرب میں اس نقطہ نگاہ کے علمبردار پروفیسر برک، سسرو، گروشش اور پفنے ڈور سمجھے جاتے ہیں۔

قدرتی یا فطری قوانین کے نقطہ نگاہ کو انگریزی تاریخ کے مطابق سب سے پہلے یونانیوں نے اختیار کیا اور پھر اہل روما اسی پر کاربند رہے۔ لیکن اگر ہم بلا تعصب تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں فطری اور قدرتی قانون کو اولاً متعارف کروانے والے اور اولین پیروکار انبیاء اور ان کے متبعین ہی دکھائی دیتے ہیں۔ فلاسفہ وغیرہ کے نظریات ان کے بعد ہی منظر عام پر آئے۔ اسلام نے اس بات کو یوں نمایاں کیا ہے:

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾ 1

"اللہ کی فطرت (کو اختیار کیے رکھو) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا"۔

یہاں الناس کا لفظ بڑی وضاحت سے اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ تمام لوگوں کو اس نے فطرت یعنی لگے بندھے اصولوں پر پیدا فرمایا ہے۔ چونکہ تمام انبیاء کی تعلیمات کے اصول ایک ہی ہیں اور انبیاء تمام انسانیت کے لیے مبعوث ہوئے، اس

---

(1) سورۃ الروم:30۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے سب سے پہلا شخص بھی انبیاء کی تعلیمات کے ذریعے اسی اصول سے منسلک ہے۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ قانون کے اس نظریے کو اولاً حضرات انبیاء نے ہی بذریعہ وحی متعارف کروایا۔ اسی طرح نبی مکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

(كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)1۔

"ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔"

2۔ حکمیہ قانون (Imperative Law)

اس میں قانون کے ضابطوں کا نفاذ بذریعہ حکم کروایا جاتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ کے مطابق قانون مقتدر اعلیٰ کی ہدایات سے عبارت ہے۔ جبر، طاقت اور دباؤ اس کی خصوصیات ہیں۔ خوف، سزا اور ڈر پر اس نظریہ کی بنیادیں استوار ہیں۔ اس کا تعلق صرف ریاست ہی نہیں معاشرتی زندگی سے بھی ہے، کیونکہ معاشرتی تنقید بھی اپنے اندر دباؤ رکھتی ہے۔ یہ نظریہ کئی اعتبار سے درست بھی ہے، کیونکہ بہت سے لوگوں کی زندگیوں میں خوف اور ڈر کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اس لیے انھیں مقتدر طاقت کے فرمان کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی نافرمانی پر سزا بھی دی جاتی ہے۔

پروفیسر ہالینڈ کہتا ہے: قانون کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی جابرانہ حیثیت ہے۔

اہل مغرب کے مطابق حکمیہ قانون کی بنیاد ہابس (Hobbs)، بین تھم (Benthum) اور آسٹن (Austin) کے تصوات پر اٹھائی گئی ہے۔ لیکن درحقیقت حکمیہ قانون کا تصور بھی الٰہی تعلیمات میں شروع سے ہی موجود ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(1) بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الادب: 1385۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾[1] "حکم تو صرف اللہ کا ہے"۔

نیز فرمایا: أَلَا لَهُ الْحُكْمُ[2] "خبر دار حکم تو صرف اسی کا ہے"۔

یہ بات صرف اسلام ہی نہیں بلکہ ماقبل ادیان و مذاہب میں بھی طے شدہ تھی کہ انسانوں کے خالق نے انسانوں کے لیے باقاعدہ قانون دیا ہے اور وہ اس کا حکم ہی ہے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ﴾[3]

"اور ان کے ہاں تورات ہے، اس میں اللہ ہی کا حکم ہے"۔

3۔ سائنٹیفک قانون (Scientific Law)

ایسا قانون جس میں نتائج سو فیصد ہوں سائنٹیفک قانون کہلاتا ہے۔ علم ریاضیات سارے کا سارا اسی پر مشتمل ہے۔ بہت سے سائنسی علوم جن میں نتائج ناقابل تغیر اور مبنی بر حقائق ہوں سائنٹیفک قانون کہلاتے ہیں۔ بہت سے مفکرین اس کو قدرتی قانون کی ہی ذیل میں لاتے ہیں، لیکن دیگر مفکرین سائنٹیفک قوانین کو قدرتی قوانین سے اخلاقی بنیادوں پر فرق ہونے کی وجہ سے الگ سے بیان کرتے ہیں۔

4۔ معاہداتی قانون (Conventional Law)

جب دو یا زیادہ لوگ لین دین یا دیگر معاملات میں ایک دوسرے کو باہمی رضامندی سے حدود و قیود یا شرائط و ضوابط کا پابند کریں تو انہیں معاہداتی قانون کہا جاتا ہے۔ ان پابندیوں کا احترام فریقین پر لازم ہوتا ہے۔ قانون بین الاقوام اس قانون ہی

---

(1) سورۃ الانعام: 57۔

(2) سورۃ الانعام: 62۔

(3) سورۃ المائدہ: 43۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ایک قسم ہے، جس میں ایک یا زیادہ ریاستیں دیگر ریاستوں سے معاہدہ کرتی ہیں، جن میں باہمی رضامندی بھی پائی جاتی ہے۔اس حوالے سے دین اسلام کی رہنمائی کچھ یوں ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ 1

"اے ایمان والو! اپنے وعدوں کو پورا کرو۔"

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ 2

"اور تم وعدوں کو پورا کرو، بے شک وعدوں کی بابت پوچھ گچھ ہو گی۔"

5۔رواجی قانون (Customary Law)

قوانین کے ایسے ضوابط جن کی بنیاد رسوم ورواج پر ہوتی ہے انہیں رواجی قانون کہا جاتا ہے۔رسوم ورواج کو قانون کے ماخذ ہونے کی بھی حیثیت حاصل ہے۔جب معاشرہ اپنے ابتدائی ایام میں تھا تو معاشرے میں رسوم ورواج قائم ہونا شروع ہوئے اور آہستہ آہستہ ان کے مطابق ہی فیصلے کیے جانے لگے۔پھر زمانے نے وہ وقت بھی دیکھا جب انہی رسوم ورواج کو ہی قانون قرار دے دیا گیا۔اگر کہیں انہیں مکمل طور پر قانون نہیں بنایا تو کم از کم اتنا ضرور کیا گیا کہ قانون بنانے میں ان کو لازمی طور پر ملحوظ رکھا گیا۔ویسے تو تمام دنیا میں ان کی اہمیت تسلیم شدہ ہے لیکن بطور خاص برطانیہ میں تو رواجوں کو آئینی حیثیت بھی حاصل ہے اور عدالتیں بھی رسوم ورواج کا احترام کرتی ہیں۔

اسلامی شریعت میں لوگوں کے اختیار کردہ معاملات کو بعض جگہ دلیل کے طور

---

(1) سورۃ المائدۃ:1

(2) سورۃ الاسراء:34

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر پیش کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر لوگوں کو حکم دیا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہدایت کے موافق وہ بھی ہدایت پائیں اور ان کی اقتدا کریں۔ فرمایا:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾1

"یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔"

اسی طرح ان کے ایمان کی بابت بھی فرمایا:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ﴾2

"اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے۔"

اس بارے ایک حسن درجے کی روایت حدیث کی مختلف کتابوں میں وارد ہوئی ہے، ارشاد نبویؐ ہے:

[مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ]3

"جسے مسلمان بھلا خیال کریں، وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہوتا ہے"۔

گویا دین اسلام نے بھی رسوم ورواج اور روایات واقدار کا لحاظ رکھا ہے۔

6۔ فنی قانون (Technical Law)

عام زندگی کے شعبہ جات جیسے صحت، تعمیرات، موسیقی، شاعری، مجسمہ سازی وغیرہ کے ضابطوں کو بھی بعض مفکرین قانون کا درجہ دیتے ہیں۔ ان ضابطوں کو قانون قرار دینا تعجب خیز ہے اس لیے اکثریت انہیں قانون کی اقسام میں شامل نہیں

---

(1) سورۃ الانعام:90۔

(2) سورۃ البقرۃ:13۔

(3) مسند امام احمد:3600۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتی، لیکن وسعت ذہنی رکھنے والے بعض مفکرین قانون کو انسانی زندگی کے مسلمہ ضابطوں سے تعبیر کرتے ہیں اور یہ مسلمہ ضابطے انسانی زندگی کے کسی بھی گوشے سے متعلق ہو سکتے ہیں، اس لیے وہ فنی ضابطوں کو بھی قانون کی اقسام میں شامل کرتے ہیں۔

7۔ قانون بین الاقوام (International Law)

ریاستوں کے باہمی تعلقات میں اپنے اوپر بعض پابندیوں کو قبول کرنا اور پھر ان پر عمل پیرا رہنا قانون بین الاقوام کی بنیاد ہے۔ اس کی مختلف تعریفیں مختلف مفکرین نے اپنے اپنے انداز میں بیان کی ہیں۔ ذیل میں چند ایک تعریفیں پیش کی جاتی ہیں: بین تھم کا کہنا ہے:

مقتدر ریاستیں جن کو بین الاقوامی شخصیت حاصل ہوتی ہے، بین الاقوامی تعلقات میں کچھ قواعد پر کاربند رہتی ہیں، ان قواعد یا اصولوں کو قانون بین الاقوام کا نام دیا جاتا ہے۔

سر ہنری مین لکھتا ہے:

قانون بین الاقوام ایک پیچیدہ نظام ہے جو کہ مختلف عناصر کا مرکب ہے۔ یہ حق وانصاف کے ایسے اصولوں پر مشتمل ہے جو کہ فطری صفت کے مطابق افراد کے باہمی سلوک، قوموں کے باہمی تعلقات اور سلوک کے دونوں دائروں میں یکساں طور پر منطبق ہو سکیں اور یہ عملدرآمد میں رسم ورواج، آراء، ترقی، تمدن، تجارت اور قانون کے مثبت پہلوؤں پر مشتمل ہوں۔

ڈاکٹر حمید اللہ (مرحوم) قانون بین الاقوام کی تعریف اپنے انداز میں یوں کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون بین الاقوام مقتدر ریاستوں کے باہمی تعلقات پر مبنی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ان قواعد کا طریقہ کار تمام ریاستوں کے لیے بیک وقت یکساں ہی ہو، مختلف خطہ ہائے زمین میں ان کے طریقے مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔

بین الاقوامی عدالت انصاف نے ایس ایس لوئس کے مقدمے میں قانون بین الاقوام کی تعریف یوں کی ہے:

وہ اصول جو آزاد قوموں کے درمیان نافذ ہوں، بین الاقوامی قوانین کہلاتے ہیں۔

اسلام میں قانون بین الاقوام کے لیے سِیَر کی اصطلاح دوسری صدی ہجری سے رائج ہے، گویا قانون کے اس شعبے میں بھی مسلمانوں کو اوّلیّت حاصل ہے۔

8۔ ملکی قانون (Civil Law)

کسی ریاست کے وہ ضابطے جن کے مطابق اس کی عدالتیں انصاف مہیا کریں ملکی قانون کہلاتا ہے۔ ملکی قانون اصل میں اقتدارِ اعلیٰ اور افراد کے درمیان باہمی تعلقات کی وضاحت کرتا ہے۔ اس قانون کا مقصد افرادِ ریاست کو انصاف دینا ہے، جس میں عدالتیں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کا دائرہ کار انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے، خاص طور پر اجتماعیات کا کوئی گوشہ اس سے باہر نہیں۔

قیامِ پاکستان سے قبل ہی متحدہ ہندوستان میں دین اسلام سے نکاح وطلاق کے بعض قوانین رائج تھے، 1961ء میں اُن میں 'عائلی قوانین' کے نام سے متعارف کردہ اصلاحات کے ذریعے بہت سی خلافِ اسلام چیزیں شامل کر دی گئیں۔ 1973ء کے آئین میں بطورِ خاص قانون کو اسلامی بنانے کے لئے 'اسلامی نظریاتی کونسل' کا وجود عمل میں لایا گیا۔ بعد ازاں صدر ضیاء الحق مرحوم کا دور اس لحاظ سے خوش آئند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس میں وفاقی شرعی عدالت، حدود قوانین اور آخری سالوں میں قانونِ توہین رسالت بھی متعارف کرایا گیا۔ اسی دور میں جاری شدہ عدالتی عمل کے نتیجے میں قصاص ودیت اور شفعہ کے شرعی قوانین کتابِ قانون کا حصہ بنتے رہے۔ صدر ضیاء الحق کا دور اس لحاظ سے دیگر تمام ادوار پر فائق ہے کہ انہی سالوں میں دیگر حکومتوں کے برعکس اسلام کے لئے بہت سے عملی اقدامات کئے گئے جبکہ بعد کے سالوں میں ان قوانین کو دوبارہ واپس کرنے کی کوششیں کی جاتی رہیں۔ حتیٰ کہ ضیاء دور کا شریعت بل کا نعرہ، آخر کار جب 1991ء میں نواز حکومت نے عملاً منظور کیا تو اس میں اسلام کے بارے خوبصورت جذبات اور نیک خواہشات کے علاوہ عملی طور پر کوئی قدم شامل نہ تھا۔

گزشتہ برسوں میں وطن عزیز میں حدود قوانین کو غیر مؤثر کرنے کی بھرپور مہم چلائی گئی جس کی شدت اور نوعیت سے باخبر لوگ بخوبی آگاہ ہیں، اس کے نتیجے میں حقوقِ نسواں بل متعارف ہوا جس کی بعض دفعات کے غیر اسلامی ہونے کا فیصلہ بھی انہی دنوں سامنے آچکا ہے۔ حال ہی میں امتناعِ توہین رسالت کے قانون پر آسیہ مسیح کیس اور سلمان تاثیر کے قتل کے دوران شدید دباؤ دیکھنے میں آیا لیکن اس حساس موضوع پر دینی حلقوں کے جذبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومتِ وقت نے اس معاملہ کو فوری طور پر ٹال دیا۔ الحاد و بے دینی کے اس دور میں قانون توہین رسالت کا یوں تحفظ بہرحال خوش آئند ہے!!

بظاہر تو یہ معاملہ فی الحال سرد پڑ چکا ہے اور اس بارے میں حکومت وعوام کے مابین کوئی سرگرمی دکھائی نہیں دیتی، حتیٰ کہ بعض دینی رہنما مبارکبادی مضامین لکھ کر معاملے کو نمٹا بھی چکے ہیں لیکن پنجاب کے بعض علمی حلقوں نے اس قانون کو تاحال خصوصی دلچسپی کا موضوع بنایا ہوا ہے۔ ان کی کتب وجرائد میں یہ موضوع ایک مرغوب عنوان بن کر نت نئی تحقیقات سے وافر حصہ پا رہا ہے۔ یاد رہے کہ توہین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالت کا موضوع مغرب میں جاری اہانت آمیز خاکوں اور قرآنِ مجید کے اوراق وغیرہ جلائے جانے، مزید برآں پاکستان میں مغرب زدہ این جی اوز کی دلچسپیوں اور گورنر سلمان تاثیر کے قتل کے بعد مزید حساسیت اختیار کرگیا ہے اور اس بارے میں بڑے محتاط انداز میں گفتگو کی جاتی ہے۔ اس تناظر میں بعض لوگ تو اس قانون کو سرے سے معطل کرنا چاہتے ہیں اور بعض ایسے اقدامات اور سفارشات تجویز کرتے ہیں جن کے نتیجے میں یہ قانون غیر مؤثر ہو کر رہ جائے۔

ماضی میں جب امتناع توہین رسالت کا قانون متعارف ہوا تو اس کی زمینی ضرورتوں اور واقعاتی وجوہ کے ساتھ ساتھ اس کو اس مرحلے تک لانے میں کم وبیش آٹھ برس کا عرصہ صرف ہوا تھا اور یہ پاکستان کے اہل علم کے متحدہ موقف کا ہی اعجاز تھا کہ ضیاء دور کی پارلیمنٹ کو باوجود کوشش کے اس قانون میں رخنے رکھنے کا کوئی موقع نہ مل سکا۔ محض یاد دہانی کے لئے یہ اشارہ کرنا مناسب ہے کہ 1985ء کی پارلیمنٹ کے وفاقی وزیر قانون اقبال احمد خاں جب وفاقی شرعی عدالت کے مطالبے اور اسمبلی میں پیش کردہ بل کے بعد اس امر پر مجبور ہوگئے کہ امتناعِ توہین رسالت کا قانون '295 سی' لے کر آئیں تو اُنہوں نے اس میں عمر قید کی سزا کا اِمکان بھی پیدا کردیا جس کو بعد میں چھ سالہ مسلسل محنت کے بعد دوبارہ وفاقی شرعی عدالت نے حکومت کو نوٹس دے کر حذف کرایا اور 1992ء کی پارلیمنٹ سے ڈرامائی انداز میں اس پورے قانون کی تائید ہوئی۔

پاکستان میں جاری اسلامی قانون سازی کے بارے میں ہمارا اُصولی موقف یہ ہے کہ "حدود قوانین کو حدود اللہ بنایا جائے۔" وضاحت اس اجمال کی یہ ہے کہ یہ حق صرف قرآن وحدیث یعنی 'وحی الٰہی' کو ہی حاصل ہے کہ اس کی پابندی کو اللہ رب العزت کا منشا قرار دے کر عامۃ المسلمین پر نافذ کیا جائے۔ کتاب وسنت ہی معصوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ان میں غلطی کا کوئی امکان نہیں اور کتاب وسنت ہی قیامت تک غیر متبدل اور دائمی شریعت ہیں، ہر قسم کے معاشرے اور ہر دور میں ان کی پیروی کرنا مسلمانوں پر فرض ہے جبکہ کتاب وسنت سے مستنبط بہتر سے بہترین قانون یا فقہ اسلامی بھی، چاہے وہ ائمہ اسلاف کی مرتب کردہ ہو، عصمت کا مقام ومرتبہ نہیں پاسکتی۔ فقہائے عظام کی فقہی آراء میں تعدد واختلاف اس امر کی دلیل ہے کہ ان میں سے حق اور منشائے الٰہی کسی ایک موقف کے ساتھ ہے اور تمام فقہی آرا بیک وقت حق نہیں ہیں۔ ائمہ فقہاء کی آمد اور فقہی جمود ومسالک سے قبل بھی خیر القرون میں کتاب وسنت پر ہی عمل ہوتا تھا۔ اس لحاظ سے شریعتِ اسلامیہ کے کسی بھی موقف کو پہلے قانونی الفاظ کی شکل دے کر نافذ کرنا دراصل شریعتِ اسلامیہ کے نام پر بعض ایسے فاضل انسانوں کی شرعی رائے (فقہ) کو نافذ کرنا ہے جن سے غلطی کا صدور ہوسکتا ہے۔ ایسے قوانین کبھی غلطی سے کلّی طور پر پاک نہیں ہوسکتے اور ان پر تمام مسلم اہل علم کا حقیقی اور کلّی اتفاق امر محال ہے جس پر مسلمانوں میں قانون سازی کی مختصر تاریخ شاہد عدل ہے۔

الغرض ضرورت اس بات کی ہے کہ کتاب وسنت کو براہِ راست نافذ کیا جائے اور اس کے لئے ماہرین شریعت کو تیار کیا جائے۔ یہ ماہرین شریعت کتاب وسنت کے معنی ومفہوم کے تعین کے لئے فقہائے عظام کی تحقیق وتدقیق سے آزادانہ استفادہ کریں، لیکن کسی شخص کو سزا وجزا، کسی انسان یا بعض انسانوں کے متعین کردہ قانونی دفعہ کی بجائے، اللہ ربّ العزت کے قول ومراد (قرآن وحدیث) کی بنا پر ہی دی جائے۔ اسی میں تقدس ہے اور یہی قرآنی حکم ﴿من لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ ...﴾ کا تقاضا ہے!!

www.kitabosunnat.com

مزید برآں ہمارے مروّجہ جمہوری نظام کو کسی شرعی حکم کا قانون قرار دینے کے پیچھے جو قوت کار فرما ہے، وہ 'دلیل شرعی' کی بجائے ووٹنگ کی قوت پر استوار ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا پر پاکستانی معاشرے میں زکوٰۃ دینا یا شراب کا ممنوع ہونا اس پر موقوف نہیں کہ یہ قرآن وسنت کا حکم ہے، بلکہ اس بنا پر ممنوع ہے کہ عوامی نمائندوں کی اُس اکثریت نے اس قانون کو پاس کیا ہے جو شریعتِ اسلامیہ سے ناواقف ہے۔ اس بنا پر ان بظاہر شرعی قوانین کی اطاعت کیا اللہ کی اطاعت شمار ہوگی یا جمہوریت کے عوامی نمائندوں اور نظام کی؟ ظاہر ہے کہ اسلامی قوانین کی تاثیر اور نفاذ کا یہ پہلو بھی خصوصیت سے توجہ کا متقاضی ہے!

اسلامی قوانین میں اختلافِ رائے کا مسئلہ

اس موقف کو پیش نظر نہ رکھنے کا نتیجہ ماضی میں بھی یہ نکلتا رہا کہ وہ حدود قوانین جنہیں بڑے خلوص کے ساتھ علمائے کرام اور قانونی ماہرین نے مرتب کیا تھا، ان کی تعبیر اور درست ہونے پر آج تک متعدد آراء پائی جاتی ہیں۔ ہر کسی عالم وفقیہ کی تعبیر دوسرے صاحب علم کے رجحان سے لگاؤ نہیں کھاتی اور وہ اس سے اختلاف کر بیٹھتا ہے!!

1. جو لوگ آج ان حدود قوانین کی برملا تائید کرتے ہیں، وہ بھی اس بنا پر ایسا کرتے ہیں کہ اُن میں شریعتِ محمدیہ پر عمل کرنے کا داعیہ اور جذبہ موجود ہے، اس لئے اُصولی طور پر ان کی تائید ہونی چاہیے، نہ کہ اس بنا پر کہ یہ اسلام کے عین مطابق ہیں۔
2. ان اسلامی قوانین میں غلطی اور اصلاح کی بات آج وہ لوگ بھی کہہ رہے ہیں جو ان اسلامی قوانین میں ترمیم کے داعی ہیں جبکہ ماضی میں یہ قوانین انہی حضرات کے کبار علمائے کرام کی مشاورت اور تائید سے مرتب ہوئے ہیں۔
3. جبکہ سیکولر طبقوں کو اسی بنا پر یہ بہانہ اختیار کرنے کا بھی موقع ملا ہے کہ پاکستان میں مروّج اسلامی قوانین کا شرعی تشخص قابل غور ہے اور ان کی بنا پر شرعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آثار مرتب ہونے میں ایک سے زیادہ آراء ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ قوانین کون سے اللہ کے الفاظ ہیں؟ یہ بھی تو ہماری طرح انسانوں کی ہی تعبیر ہیں جن میں کمی بیشی اور غلطی کا امکان موجود ہے۔ اس بنا پر ان قوانین کو ہدفِ تنقید بنانا یا اُنہیں 'سیاہ قانون' قرار دینے سے کونسا شریعتِ اسلامیہ پر حرف آتا ہے؟

4. حال ہی میں جو لوگ قانون امتناع توہین رسالت کی مزعومہ اصلاح کے لئے میدان میں اُترے ہیں، وہ ماضی میں ہونے والی ایسی کاوشوں کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ”جنرل پرویز مشرف کے دور میں حدود قوانین میں ترمیم کی ضرورت کے حوالے سے ذرائع ابلاغ میں بحث مباحثہ کا میدان سجایا گیا تو مذہبی حلقوں نے ابتداء میں سارا زور یہ ثابت کرنے پر صرف کیا کہ یہ قوانین اعلیٰ سطحی اسلامی ماہرین نے بہت گہرے غور و فکر اور مشاورت کے بعد بنائے ہیں اور ان میں جو خلا یا نقائص بتائے جاتے ہیں، وہ بے بنیاد ہیں، اس لئے ان میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ تاہم آخرکار علماء کی ایک کمیٹی نے ان میں سے بعض قوانین کو شرعی لحاظ سے قابل اصلاح تسلیم کرتے ہوئے خود ان میں ترمیم کے لئے تجاویز پیش کیں۔ اس سارے عمل سے ذہنوں میں ایک سوال تو یہ پیدا ہوا کہ اگر قانون میں خامیاں موجود تھیں تو گزشتہ تیس سال میں مذہبی حلقوں نے ان کی اصلاح کے لئے کوشش کیوں نہیں کیں اور ہر موقع پر یہ اِصرار کیوں کیا جاتا رہا کہ ان قوانین کو چھیڑنا حدود اللہ اور احکامِ شرعیہ میں مداخلت کے مترادف ہے“[1]۔

---

(1) ماہنامہ 'الشریعہ' گوجرانوالہ... شمارہ جون 2011ء: ص 53۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون توہین رسالت میں تجویز کردہ ترامیم:

اس تحریر کے مصنّف نے اس اساس پر اپنے تئیں قانون توہین رسالت کے ضمن میں ایک متبادل موقف پیش کرنے کی سعی کی ہے جو ان کے تفصیلی مضامین اور ان کے زیر ادارت مجلّہ کے صفحات پر پھیلی نظر آرہی ہے۔ اپنے مضمون کے آخر میں اُنہوں نے واضح الفاظ میں اس ساری تحقیقی جدوجہد کا ہدف بھی واضح کر دیا ہے، لکھتے ہیں:

> ''توہین رسالت سے متعلق حالیہ قانون چند بنیادی اور اہم پہلوؤں سے نظر ثانی کا محتاج ہے، اس لئے جید اور ذمہ دار علماء کی راہ نمائی میں مذہبی جماعتیں درج ذیل اُمور کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک ترمیم شدہ اور جامع مسودۂ قانون پارلیمنٹ میں پیش کریں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
> (1) جو شخص بھی دانستہ اسلام یا پیغمبر اسلام کی توہین کرے، اس کو پاکستان کے شہری حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ (2) اس جرم میں افراد کی بجائے پاکستان کی ریاست کو مدعی ہونا چاہیے۔ (3) پہلی مرتبہ جرم سرزد ہونے پر مجرم کو توبہ، معذرت اور معافی کا موقع دیا جائے، اگر اس کی بدنیتی ثابت ہو جائے اور اصلاحِ احوال نہ ہو تو اُس کی توبہ کو قبول نہ کیا جائے۔ (4) جرم کی نوعیت اور اثرات کے پیش نظر کم تر سزاؤں کی گنجائش رکھی جائے اور موت کی سزا، اس جرم کی انتہائی صورت میں اُسی وقت ہی دی جائے جب جرم کا سدباب اور اس کے اثرات کا اِزالہ اس کے بغیر نہ ہوتا ہو''[1]۔

یہ ہے ناموس رسالت کے مسئلہ پر بحث مباحثہ کا حاصل اور مدعا۔ مذکورہ

(1) ماہنامہ 'الشریعہ' گوجرانوالہ... شمارہ جون 2011ء: ص 55 ملخصاً۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بالاترمیمی کاوش پر راقم کی معروضات حسبِ ذیل ہیں:

حدود قوانین پر قومی بحث مباحثے کا نتیجہ اور ماحصل:

ناموسِ رسالت کے تحفظ اور سزا کے جائزہ سے قبل، حدود قوانین کے سلسلے میں بحث کا ناقدانہ جائزہ لیتے ہیں کیونکہ اس سے زیر بحث مسئلہ پر مفید رہنمائی حاصل ہو گی۔ یہ درست ہے کہ حدود قوانین سو فیصد اسلامی نہیں بلکہ اس میں بہت سی خامیاں ہیں، تاہم اس قانون کو ترتیب دینے والے علماء کے پیش نظر یہ تھا کہ پاکستانی معاشرے میں اینگلو سیکسن سزاؤں کی بجائے شرعی سزائیں جاری کی جائیں جو پاکستان کے قیام کا مقصد بھی ہے۔ اسی بنا پر علماء کی طرف سے اس کی تائید کی جاتی رہی جبکہ محقق موصوف جیسے بہت سے سکالر اُس وقت قوم کو حدود اسلامی پر مروّجہ موقف اور اس قانون کی خامیاں گنوانے میں لگے ہوئے تھے۔ ابھی قارئین کو وہ دور بھولا نہیں ہو گا جب جاوید احمد غامدی اور ان کے رفقاء جنگ گروپ کے 'ذرا سوچئے' ایجنڈے کے زیر عنوان 'محققانہ سوچ' کو پروان چڑھانے میں مصروف تھے۔ غامدی صاحب کے اس انتشارِ فکری اور محققانہ سرگرمی کا یہ نتیجہ تو کہیں برآمد نہیں ہوا کہ مشرف حکومت نے اُن سے مشاورت کر کے حدود قوانین میں وہ اصلاح کر دی جو اُن کا منشا تھی، تاہم حکومت اور سیکولر طبقے نے اُن کی تحقیق سے یوں استفادہ کیا کہ عوام الناس میں انتشار اور علمائے کرام کو فکری ہزیمت سے دوچار کرنے کے لئے اُن کے ٹی وی پروگراموں اور مضامین کو بڑھا چڑھا کر نشر کیا اور اس کے نتیجے میں 'ویمن پروٹیکشن بل' کے نام سے ایسا بل لے آئے جو حدود قوانین سے کہیں زیادہ غیر اسلامی تھا۔ اس بل کے غیر اسلامی ہونے پر پاکستان کے تمام معروف و مسلّمہ دینی حلقے متفق و متحد تھے۔ اب یا تو جاوید احمد غامدی اور ان کے رفقاء اس بل کے عین اسلامی یا کم از کم حدود قوانین کی بہ نسبت اسلام سے قریب تر ہونے کا دعویٰ کریں تو ان کو حقیقت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئینہ دکھایا جائے اور غامدی محققین کے لئے آج توہین رسالت کے قانون کے لئے ویسی ہی محققانہ سرگرمی کا جواز قبول کیا جائے۔ ہمارے خیال میں غامدی محققین حدود قوانین کے مرحلے پر سیکولر مقاصد اور مغرب نواز ایجنڈے کے لئے اس بری طرح استعمال ہوئے کہ اِس کو کم از کم الفاظ میں شرم ناک اور عبرت آموز قرار دیا جاسکتا ہے۔ آج پاکستانی قوم پر ویمن پروٹیکشن بل کی صورت میں جو شرم ناک قانون مسلط ہے، اس کو نافذ کرنے کے سلسلے میں جاوید غامدی کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور وہ عند اللہ اِس کی مسئولیت سے بری نہیں ہوں گے، کیونکہ مروّجہ حدود قوانین کی خامیاں پیش کرنے میں جو نکتہ رسیاں اُنہوں نے دکھائی تھیں، اس میں کوئی دوسرا حلقہ اُن کا سہیم وشریک نہیں تھا۔

قانون توہین رسالت: اصلاح کے پہلو اہم عملی اقدامات کا جائزہ؟:

قانون توہین رسالت میں اصلاح ممکن ہے اور ہم بھی اس میں بعض اصلاحات پیش کرسکتے ہیں، مثلاً اس میں توہین کی یہ سزا صرف ذاتِ گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کی حد تک خاص ہے، جبکہ شریعتِ اسلامیہ کا تقاضا ہے کہ یہ سزا تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی اہانت تک وسیع ہو اور وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلے میں اس نکتہ کو شامل بھی کیا تھا، لیکن چونکہ اس وقت پاکستان میں مروّجہ قانون، وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے بعد پارلیمنٹ کی 1992ء میں پاس کردہ قانون سازی کی بنا پر نافذ العمل ہے، اس لئے یہ پہلو اس میں موجود نہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ قانون توہین رسالت کا اصل اعتبار اور اعتماد، ضیاء دور کی اسمبلی اور وفاقی شرعی عدالت کی بجائے 1992ء کی اسمبلی اور سینٹ کے متفقہ فیصلے پر ہے اور یہ خالص جمہوری تقاضے پورے کرنے والا ملکی قانون ہے۔

اصلاح کے بعض نکات کو اپنے تئیں تلاش کرلینا اور اس کو مشتہر کرنا، جبکہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصلاح بھی در حقیقت اصلاح کی بجائے اِفساد ہی ہو، کوئی ایسا مشکل امر نہیں۔ لیکن اگر مجلہ 'الشریعہ' کے مدیر محترم پاکستان میں شرعی قوانین کا فروغ چاہتے ہیں تو اُنہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ حکمران اور یہ دور اس مقصد کے لئے قطعاً موزوں نہیں۔ ان کی یہ 'فاضلانہ کوششیں' صرف مروّجہ قانون اور معروف موقف کو، جو اُمتِ مسلمہ کی ایک عظیم اکثریت بلکہ قرآن وسنت کا براہِ راست منشا بھی ہے، متاثر کرنے کا ہی سبب بنیں گی اور ان کی دانشورانہ سرگرمیاں ان لوگوں کے لئے تحقیقی غذا کا کام دیں گی جو اس قانون کو مسخ کرکے آخر کار بے اثر کردینا چاہتے ہیں۔ وہ حکومت سے بڑی معصومیت سے یہ مطالبہ اس اعتماد کی بنا پر کررہے ہیں، گویا ان کی نظر میں ہماری حکومت کی منشا ومراد بھی یہ ہے کہ وہ اسلامی احکامات کو نافذ کریں۔ کیا اُنہیں اس حکومت کا جناب صوفی محمد کی نظامِ عدل کی تحریک کے ساتھ کیا گیا حشر یاد نہیں یا وہ اس حکومت کی امریکہ نوازی اور اسلام دشمنی کے تمام اقدامات کو مبنی بر انصاف سمجھتے ہیں جو اُن سے یہ معصومانہ توقع رکھتے ہیں؟

محقق موصوف کے علم میں ہونا چاہیے کہ 1992ء کے واضح جمہوری فیصلے اور عدالتی احکامات کے بعد جب پاکستانی حکومتوں کے لئے یہ ممکن نہیں رہا کہ وہ قانون امتناعِ توہین رسالت کو بدل سکیں تو پہلی بے نظیر حکومت نے اس قانون کے اجراء میں ہر ممکن روڑے اٹکائے۔ 1994ء میں اس کو پولیس کی ذمہ داری (یعنی ریاست کے خلاف جرم) سے نکال کر سیشن کورٹ یا مجسٹریٹ کے پاس بطورِ استغاثہ درج کرنے کا تنگ راستہ مقرر کیا گیا۔ دوسرے لفظوں میں حکومت کو توہین رسالت کے جرم سے کوئی سروکار نہ رہا، اور یہ عوام پاکستان کا مسئلہ قرار پایا کہ اگر وہ پریشانی محسوس کریں تو سیشن جج یا مجسٹریٹ کے پاس جاکر فریاد کناں ہوں۔ پھر دوسری نواز شریف حکومت نے 1998ء میں اس جرم کے اندراج کے لئے ایسے چھ افراد پر کمیٹی بھی ضروری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دے دی جس میں دو عیسائی افراد، ایک ڈپٹی کمشنر اور ایک ایس ایس پی شامل ہوں۔ پھر مشرف حکومت نے 2004ء میں اس جرم کی تفتیش کے لئے ضروری قرار دیا کہ ایس پی سے نچلے درجے کا کوئی افسر اس کیس کی تفتیش کرنے کا مجاز نہیں ہو گا۔ ان تمام تر تبدیلیوں کے باوجود بھی جب توہین رسالت کا کوئی وقوعہ پوری شدت سے رونما ہو جاتا ہے تو اُس وقت اِسی حکومت کا مدار المہام صدر زرداری اپنے نمائندے سلمان تاثیر کو شاتمہ رسول کے لئے یہ بشارت سنانے بھیجتا ہے کہ تمھیں بے فکر ہو جانا چاہیے۔ حکومتوں کے انہی رجحانات اور بعض اقدامات کا نتیجہ ہے کہ آج 19 برس گزر جانے کے باوجود بھی پاکستان مین توہین رسالت کے کسی ایک مجرم کو بھی سزائے موت نہیں ہو سکی۔ تاریخ کی ان مستند گواہیوں کے بعد بھی حکومت کے رجحانات میں خوش فہمی کی توقع رکھنا، اس کو ترمیم کی دعوت دینا اور اس سے اصلاحِ احوال کی اُمید رکھنا نری سادگی ہے!

مجوزہ ترامیم پر ایک ناقدانہ نظر:

یوں تو مضمون نگار کی موجودہ قانون میں مجوزہ تبدیلیاں ہی ان کے رخ کا بخوبی پتہ دے رہی ہیں لیکن اس جرم میں حکومت کو مدعی بنانا تو بالکل نامناسب ہے۔ اس کے غلط مضمرات یہ ہوں گے کہ حکومتِ وقت جب چاہے گی اس جرم کی نوعیت میں ترمیم و تبدیلی کر سکے گی یا اپنے دعویٰ سے دستبردار ہو جائے گی اور یہ جرم معاشرے میں ہوتا رہے گا۔

موصوف اس جرم کو جس ہلکے پھلکے انداز میں لے رہے ہیں، اسے بھی کم سے کم الفاظ میں افسوس ناک ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ مجرم کے شہری حقوق کا خاتمہ کوئی بڑی سزا نہیں، کیا پاکستان کے دیگر شہریوں کے حقوق پوری طرح ادا ہو رہے ہیں جو اِسے اب ایک سزا کے طور پر متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ توبہ کے انکار کے باوجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجرم کو سزائے موت نہ دینا بھی نرا مذاق ہے۔ موصوف تو سزائے موت کو صرف اُسی حالت میں گوارا کر رہے ہیں، جب یہ جرم انتہائی درجے میں وقوع پذیر ہو اور اس جرم کے انسداد کی اس کے سوا کوئی اور صورت نہ ہو۔ توہین رسالت کی یہ مجوزہ سزا شرعِ اسلامی میں کہیں نہیں پائی جاتی...!!

اگر کسی ریاست میں اسلامی احکامات کی یہ حالت ہو جیسا کہ پاکستان میں ہے تو اس وقت اہل دین کو چاہیے کہ اتفاق واتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے جو کچھ موجود ہے، اسی کو غنیمت جانیں۔ نہ کہ پہلے سے حاصل کردہ کامیابیوں میں 'مزید اصلاح کے جذبے سے' خامیاں نکالنا شروع کر دیں جس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے حکومتِ وقت انہیں اس سے بھی محروم کر دے۔

5. کیا اس بات کو موجودہ قانون کی اصلاح قرار دیا جائے یا تخریب؟ کہ اہانتِ رسول کے جرم کو قابل توبہ قرار دے کر مجرم کے تکرار اور شدتِ جرم کا انتظار کیا جائے۔ اس دور میں پیغمبر اسلام کی اہانت کو جس بڑے پیمانے پر معمول بنا لیا گیا ہے اور دنیا بھر کا میڈیا اور حکومتیں اسے اظہارِ رائے کا حق جتانے پر تلی ہوئی ہیں، اس تناظر میں اس جرم کی روک تھام پوری شدت سے ہونی چاہیے۔ کم از کم مسلمانوں کے ممالک میں تو حرمتِ رسولؐ کی پاسداری اشد ضروری ہے۔ آج مسلم ممالک میں جو بدبخت توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے، اس کو غیر معمولی پروٹوکول دیا جاتا اور اس کو این جی اوز سپانسر کرتی ہیں، دنیا بھر سے اس کی حمایت میں بیانات جاری کئے جاتے ہیں۔ آسیہ مسیح یا مختاراں مائی کی اس کے سوا کیا اہمیت ہے کہ ایک نے رسولِ رحمتﷺ کی شان میں گستاخی کی اور دوسری پاکستان کو رسوا کر رہی ہے اور اسی جرم کی بدولت عالمی چرچ اور دنیا بھر کے میڈیا کی آنکھوں کا تارا بنی ہوئی ہیں۔ الغرض جب بھی اسلام کے نام پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی جرم کی سزا کا مسئلہ درپیش ہو تو دنیا بھر کی دلچسپیاں اس میں دیدنی ہوتی ہیں۔

6. یہ بھی یاد رہے کہ ائمہ فقہاء کے مابین اہانت رسول کے مرتکب کی توبہ کی قبولیت اور عدم قبولیت کے مابین جو اختلاف پایا جاتا ہے، اس میں اُن کے ادوار اور موجودہ ادوار کا فرق بھی ملحوظ رہنا چاہیے۔ غلبہ اسلام یا خلافتِ اسلامیہ کی موجودگی میں کوئی بدبخت اگر اہانتِ رسول کا ارتکاب کرتا تو اہل اسلام اس کا سدباب کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے، جبکہ آج کھلم کھلا اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کو پامال کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کے بے غیرت حکمران اس پر اِک حرفِ مذمت بھی ادا نہیں کرتے۔ مسلم ممالک میں غیر مسلم لوگ، اسلامی شعائر کو پامال کر کے، اسے اپنے مابین عزت وافتخار کا وسیلہ بناتے ہیں اور دنیا بھر کا کفر ان کی پشت پر جمع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس دور میں توبہ کی گنجائش میسر کر دینا، تو نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کو غیروں کے ہاتھ میں کھلونا بنا دینے کے مترادف ہے۔

ہمارے مخاطب چونکہ حنفی علمائے کرام ہیں اور ان کے ہاں توہین رسالت کے ایسے مجرم کے لئے جو ذمی[1] ہو، قانونی رعایت کے موقف کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اس بنا پر مصر کے ایک حنفی محقق زاہد الکوثری کا موقف ملاحظہ فرمایئے کہ انہوں نے ایسے حالات میں فقہ حنفی کا منشا یہ قرار دیا ہے کہ جب ذمیوں کی ایسی حالت ہو تو اس وقت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی ان کا عہدِ ذمہ ٹوٹ جائے گا اور وہ واجب القتل ہوں گے، لکھتے ہیں:

إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ يَرٰى أَنْ لَا انْتِقَاضَ لِعَهْدِ أَهْلِ الذِّمَّةِ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمْ مَنَعَةٌ يَقْدِرُونَ معها على

(1) دار الاسلام میں ادائیگی جزیہ کی بنا پر امان یافتہ غیر مسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المحَارِبة أو أنْ يَلتحقُوا بَدَار الحَرْبِ فَمَتَى انْتَقَضَ عَهدِهِم أبيْحَ قَتْلِهِم مَتى قَدْر عَلَيهِم1۔

"امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی رائے میں اس جرم کے ارتکاب سے اہل ذمّہ کا معاہدہ نہیں ٹوٹتا۔ وہ صرف اس وقت ٹوٹتا ہے جب وہ ایسی جتھہ بندی کر لیں جس کے بل بوتے پر انہیں جنگ کی قوت حاصل ہو جائے یا دار الحرب میں چلے جائیں۔ چنانچہ جب ان کا معاہدہ ٹوٹ جائے تو جب بھی ان پر قدرت حاصل ہو، انہیں قتل کرنا مباح ہو گا۔"

اسی سے ملتی جلتی بات امام مرغینانی کی 'الہدایہ' میں بھی اِن الفاظ میں موجود ہے:

وَلاَ يَنْتَقِض العَهْد إلاَّ أنْ يَلتحَق بدَار الحَرْب أوْ يَغْلِبُوا عَلَى مَوضِع فَيحَارِبُونَنا

"معاہدہ اس وقت ٹوٹ جائے گا جب ذمّی دار الحرب میں چلا جائے یا اہل ذمہ کسی علاقے پر قبضہ کر کے ہمارے خلاف برسرپیکار ہو جائیں"2۔

فی زمانہ توہین رسالت کے مرتکبین کو فوری طور پر مغربی ریاستیں اپنے پاس اس تیزی سے بلا لیتی ہیں کہ مسلمانوں کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی، جیسے نواز شریف کے اوّل دور میں جرمنی میں دو شاتمانِ رسول کرامت اور سلامت مسیح کو تحفظ دیا گیا اور سلمان رشدی کو لندن میں تاحال تحفظ ملا ہوا ہے۔ پورا مغربی میڈیا اور حکومتیں، مع عالمی عیسائی چرچ ان کی تائید کے لئے اہل اسلام کے خلاف معنوی جنگ برپا کر دیتے ہیں۔ ایسے بدبختوں کی خصوصی مہمان نوازی کی جاتی اور ان کے تحفّظ پر لاکھوں ڈالر صرف کئے جاتے ہیں۔

(1) النکت الطریفہ: ص 133 بحوالہ کتابچہ 'توہین رسالت کا مسئلہ': ص 58۔

(2) الہدایہ: 2/ 163۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7. مزید برآں ایسی صورتحال میں شریعت کے ان احکام کو پیش کرنا جو خلافتِ اسلامیہ کی موجودگی میں پیش کئے گئے اور ان کی بنا پر ایسے مجرمین کی رعایت کا موقف اپنانا درست نہیں کیونکہ شرعی احکام کا اطلاق مختلف افراد او رحالات کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صورتِ حال کی رعایت کرتے ہوئے

رَخَّصَ فِي الْقُبْلَة لِلشَّيخ وَهُو صَائمٌ، وَنهى عَنهَا الشَاب وَقَالَ: «الشَيخ يَمْلكُ إربه، والَشاب يفْسِد صَومَه»1۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھے شخص کو روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینے کی اجازت دی اور نوجوان کو اس سے منع کر دیا اور فرمایا: کیونکہ بوڑھا شخص اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہے اور نوجوان اس بنا پر اپنے روزے کو فاسد کر بیٹھے گا۔"

امام سبکی نے امام مالک کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے یہی بات بیان کی ہے:

وَقَد يَحْصِل بِمَجْمُوع أمُور حُكم لَا يحَصْل لِكُل وَاحِد منهُمَا وَهَذا مَعنَى قَول مَالك: يحَدثُ للنَّاس أحكَام بقَدر مَا يحَدُثُ لَهُم مِن الفَجُور فَلا نَقُول إن الأحكَام تتَغَيَّر بتَغْير الزَمَان بَل بِاخْتلَاف الصُورَة الحَادِثة فَإذَا حَدثَت صُورة عَلى صِفَة خَاصَّة عَلَينَا أن نَنْظُرَ فِيهَا فَقَد يَكُون مجَموعهَا يَقْتضِي الشَرع لَه حُكمًا2۔

---

(1) السنن الصغیر للبیہقی: ج3، ص266، صحیح بخاری: 291، سنن ابن ماجہ... علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری نے بھی تحفۃ الاحوذی میں زیر حدیث 339، اسی موقف کو ترجیح دی ہے۔

(2) فتاویٰ سبکی: 2/572۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بسا اوقات متعدد اُمور کے مجموعہ پر جو شرعی حکم لگتا ہے، وہ حکم اس کے ہر ہر جزء پر صادق نہیں آرہا ہوتا۔ یہی امام مالک کے اس قول کا مفہوم ہے کہ جوں جوں لوگ فسق وفجور میں مبتلا ہوتے جائیں گے، ان کے لئے احکام میں تبدیلی ہوتی جائے گی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ شرعی احکام زمانے کی تبدیلی کی بنا پر بدل جاتے ہیں، بلکہ نئی پیدا شدہ صورتحال کی بنا پر احکام کے اطلاق میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جب بھی کوئی مخصوص صورت حال پیدا ہو تو ہمیں چاہیے کہ اس میں از سر نو غور کریں کیونکہ بعض اوقات حالات کا نیا مجموعہ شریعت کے دوسرے حکم کا متقاضی ہوتا ہے۔"

پاکستان کے غیر مسلم، شرعی ذمّی کا مصداق نہیں!

متعلقہ مجلّہ میں شائع کیے جانے والے مضامین سے پتہ چلتا ہے کہ بعض حنفی فقہاء کے نزدیک توہین رسالت کی سزا ذمّی کے لئے وہ نہیں جو اس وقت مروّجہ قانون میں متعارف کرائی گئی ہے۔ بالفرض اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ فقہ حنفی کے بعض فقہاء کا موقف یہی ہے کہ ذمّی کے سلسلے میں ضروری ہے کہ اس کو موت کی سزا شرعاً نہ دی جائے بلکہ عوام المسلمین اور سیاسی مصالح کے پیش نظر دی جائے تو اس سے ہمارے پیش نظر حالات میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ فقہائے کرام نے جس دور میں یہ تقسیم کی تھی، وہ دارالاسلام اور دار الکفر / الحرب / العہد وغیرہ کا دور تھا۔ جبکہ پاکستان میں بسنے والے غیر مسلم، جنہیں ذمی قرار دے کر ان کے بارے میں رعایت کا موقف پیش کیا جارہا ہے، نہ تو شرعی معنوں میں ذمّی ہیں کیونکہ وہ جزیہ ادا نہیں کرتے اور نہ ہی وہ کمتر حیثیت کے شہری بننے پر قانع ہیں بلکہ وہ تو برابر کے شہری ہونے کے دعویدار ہیں۔ ذمی، معاہد اور مسلم ہونے کی تقسیم تو اُن ریاستوں میں ہوتی ہے جو اسلامی ڈھانچے اور نظریاتی اساس پر قائم ہوں، ان میں خلافت وعدالت سمیت تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نظام جاری وساری ہوں، جبکہ موجودہ ریاستیں وطنی اساس پر جدید نیشنل سٹیٹس ہیں جن میں مغرب کا جمہوری نظام کارفرما ہے۔ اس جمہوری نظام کی بنا پر ہی ہمارے ہاں غیر مسلم حضرات ذمّی کا تشخص اپنانے پر آمادہ نہیں ہیں۔ موصوف کے مضمون میں ہی ذمی کے بارے میں یہ فقہی تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے جس سے حنفی فقہاء کا منشا بخوبی معلوم ہوتا ہے، نامور حنفی فقیہ علامہ زین الدین ابن نجیم لکھتے ہیں:

وَلاَ يَنْتَقِضُ عَهْدٌ بِالإِبَاء عَنِ الجِزْيَة وَالزِنَا بمُسلِمَة وَقَتلِ مُسْلِمٍ وَسَبِّ النَّبِي صَلى الله عَليه وَسَلم لأنّ الغَايَة الّتِي يَنْتَهِي بِهَا القِتَالُ التِزَامُ الجِزْيَة1۔

”ذمی اگر جزیہ دینے سے انکار کرے یا کسی مسلمان عورت کے ساتھ بدکاری کرے، یا کسی مسلمان کو قتل کر دے، یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے، تو اس سے اس کا معاہدہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ وہ غایت جس پر قتال رک جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ذمی جزیہ ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرلے۔“

علامہ ابن نجیم نے جس ذمّی کو یہ ساری گنجائشیں عطا کرنے کا موقف پیش کیا ہے وہ اُس کا جزیہ ادا کرنے کی پابندی کو قبول کرنا ہے۔ اب کیا پاکستان میں موجود غیر مسلم جزیہ ادا کرتے ہیں؟ قرآنِ کریم نے بھی جزیہ کا یہ واضح اُصول بیان کیا ہے:

﴿حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ 2

”حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اور چھوٹے بن کر رہیں۔“

فاضل شہیر ڈاکٹر محمود احمد غازی بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ ماضی کی دار

(1) البحر الرائق:5/124۔

(2) سورۃ التوبہ:29۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الاسلام اور دارالکفر یعنی نظریاتی ریاستوں کے دور کی بحثوں کو موجودہ وطنی ریاستوں کے دور میں از سرنو دیکھنا ضروری ہے کہ اب ان اصطلاحات کے معانی اور اطلاقات بدل چکے ہیں۔

لہٰذا پاکستان میں بسنے والے غیر مسلموں پر شرعِ اسلامی کے وہ احکام لاگو ہوں گے جو کافر کے بارے میں ہیں، اور کافر کے بارے میں احادیثِ نبویہ کی دلالت واضح ہے کہ آپ کے دور میں کئی یہودیوں اور مشرکین کے علاوہ یہودی عورت کو بھی شتمِ رسول کی بنا پر سزائے موت دی گئی۔ کافر شاتم کے بارے فقہِ حنفی میں بھی کوئی اختلاف نہیں، بعض احناف کا اختلاف تو ذمیوں کے بارے میں ہے۔ جیسا کہ صاحب 'در مختار' علامہ حصکفی حنفی نے واضح کہا ہے:

و (الكافر بِسَب نَبي) مِنَ الأنبِيَاء فَإنّه يقْتل حَدًّا وَلاَ تقبلُ تَوبتَه مِطْلقًا وَلَو سَبّ اللهُ تَعَالى قبلَت لِأنّهُ حَق اللهِ تَعَالى وَالأولُ حَق عَبْد لاَ يَزُول بِالتَوبَة وَمَن شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَكفرهُ كفر۔

"جہاں تک شاتمِ نبوت یا کسی اور نبی کے گستاخ کافر کا تعلق ہے تو اس کو بطور حد قتل کیا جائے گا اور مطلقاً اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ تاہم اگر وہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرے تو اس کی توبہ مقبول ہو سکتی ہے کیونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے جبکہ پہلے جرم میں بندے کا حق بھی شامل ہے جو توبہ سے زائل نہیں ہوتا۔ جو شخص کافر کی اس سزا اور اسکے کفر میں شک کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے"[1]۔

جہاں تک پاکستان میں مروّجہ قانون کا تعلق ہے تو اس کی رو سے تو جو شخص جس

(1) الدر المختار از حصکفی: 4/232۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقے میں ہو، اس پر اس وقت وہی قانون نافذ ہوتا ہے۔ گویا قانون کا تعلق نظریہ وعقیدہ کی بجائے علاقہ وزمین سے جوڑ دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ فرانس میں بسنے والے مسلمانوں پر، ان کے شرعی اعتقاد کے برعکس فرانس کا امتناعِ حجاب کا جمہوری قانون نافذ ہوتا ہے اور پاکستان آنے والے غیر ملکیوں پر پاکستان کا قانون۔ اس بنا پر پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق بننے والا یہ اسلامی قانون ملک کے تمام شہریوں پر بلاامتیاز لاگو ہوتا ہے، جن میں مسلمان اور ذمّیوں کا کوئی فرق موجود نہیں۔

مروّجہ قانونی نظام میں توبہ کا مصرف؟

مذکورہ بالا نکتہ کو یہ بات بھی تقویت دیتی ہے کہ جرم وسزا کے پاکستان میں مروّجہ مغربی تصور کی رو سے، ریاست کو گناہ کی روک تھام سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے؛ یہ فرد اور اللہ کا باہمی معاملہ ہے۔ ریاست کا کام ہے جرائم کی روک تھام... جس پر کنٹرول کے سلسلے میں توبہ کا کوئی عمل دخل نہیں، بلکہ جرم کی دنیوی سزا ہی اس کو روک سکتی ہے۔ پاکستانی ریاست جرم وسزا کو اللہ اور بندے کے شرعی تعلق کی بجائے جمہوری نمائندوں کے طے کردہ انسانی قانون کے تناظر میں دیکھتی ہے جس میں توبہ کا کوئی مصرف نہیں۔ اس بنا پر مضمون نگار کا یہ قرار دینا کہ اہانت کے مجرم کو توبہ کا موقع فراہم کیا جائے، موجودہ قانونی تصور میں سرے سے ایک بے معنی سفارش ہے۔

پھر کیا ایسا ممکن ہے کہ پاکستان میں چوری کرنے والا توبہ کے بعد مال واپس کر کے اپنی سزا ختم کروالے۔ جب کسی دوسرے جرم کے ضمن میں ایسی کوئی بات موجود نہیں تو پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس ہی اتنی ارزاں کیوں ہے؟ قانونِ توہین رسالت کو یہاں مروّجہ دستوری تقاضوں کے عین مطابق نافذ کیا گیا ہے اور یہ اس وقت پاکستان کا منظور شدہ مروجہ قانون ہے جس کی پابندی ہر شہری کو کرنا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک اسلام کے قانونی تصور کا تعلق ہے تو اسلام میں بھی مجرم کے قاضی کے پاس آجانے کے بعد، توبہ کی بنا پر اُس کی دنیوی سزا سے معافی کا کوئی امکان نہیں، جیسا کہ یہ بات صریح احادیث سے ثابت ہے، حتی کہ مضمون نگار جو اس جرم کی اساس اہانت کی بجائے محاربہ کو قرار دیتے ہیں—جیسا کہ آگے آرہا ہے— کے سلسلے میں قرآنِ کریم کا حکم تو بالکل واضح الفاظ میں موجود ہے، کہ محاربہ میں توبہ کی بنا پر معافی کی گنجائش مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ سے مشروط ہے۔ اسلام میں عدالت کے علم میں آجانے کے باوجود توبہ کی گنجائش تو صرف ارتداد کے جرم میں ہے اور ارتداد ایک حد ہے جس کو توہین رسالت کی سزا کی اساس کے طور پر بھی مضمون نگار تسلیم نہیں کرتے بلکہ توہین رسالت کی سزا کی علت جرمِ محاربہ کو قرار دیتے ہیں، پھر نامعلوم کس بنا پر ایسے مجرم کو توبہ کی گنجائش کا موقف اختیار کیا جارہا ہے؟

اوپر درج شدہ دونوں عنوانات پر اگر غور کیا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ پاکستان میں جاری نظامِ جرم وسزا اور مروّجہ قانون کے ہوتے ہوئے تو اہانتِ رسول کے حقیقی مجرم کے لئے کسی گنجائش کا کوئی امکان نہیں۔ تاہم اگر اس قانون کو فکری انتشار اور علمی بحران کا شکار کر کے نظر ثانی کے لئے بھیج دیا جاتا ہے تو نئی قانون سازی میں ان سفارشات کو پیش نظر لایا جائے گا اور اس بنا پر نئی قانون سازی کی جائے گی۔ راقم نے یہ ساری بحث اسی بنا پر فقہی تناظر کی بجائے قانونی اور معاشرتی تناظر میں کی ہے کہ اصل قانون تو اس وقت نافذ ہے جو ہر مجرم پر جاری ہے۔ توہین رسالت پر نئی بحثیں شائع کرنے کا اس کے سوا کوئی فائدہ نہیں کہ قانون تبدیل کروانے کی فضا سازگار کی جائے، اس کے بعد یہ فقہی بحثیں قانون کی صورت میں مؤثر ہو کر سامنے آئیں گی۔ غرض یہ سفارشات اور فقہی مباحث مروّجہ قانون میں تبدیلی کے نقطہ نظر سے پیش کی گئی ہیں جس کے نتیجے میں حکومتِ وقت اس قانون کی اصلاح کے نام پر حدود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوانین کی طرح اس کو مسخ اور ناقابل سزا بنا کر چھوڑے گی، اس کا جواب زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اس تناظر میں فقہ اسلامی کے نام پر کی جانے والی یہ متجددانہ کاوش انتہائی قابل افسوس ہے![1]

آزادیٔ اظہار کے نام پر توہین کا راستہ اختیار کر لیا گیا ہے اس کے لیے موثر قوت ہی ہے کہ قانونی ذرائع کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

(1) قانون امتناع توہین رسالت کے بارے میں حکومتی رجحان اور تازہ اقدام اس خبر سے واضح ہوتا ہے جو روزنامہ 'ڈان' میں 24 جون 2011ء کو شائع ہوئی کہ "حکومت پاکستان نے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کی زیر صدارت ہونیوالے اجلاس میں اقوام متحدہ کے 'کنونشن برائے عدم تشدد' UN Convention against Torture کی دفعات 16، 13، 12، 6، 4، 3 کے خلاف اپنے تحفظات واپس لے کر ان کے نفاذ اور پابندی کی منظوری دے دی ہے۔ واضح رہے کہ دفعہ نمبر 6 پاکستان میں توہین رسالت پر سزائے موت کے نفاذ پر بعض سنجیدہ رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے جبکہ دفعہ نمبر 3 کے ذریعے پاکستان میں خاندانی نظام کے ڈھانچہ کو محدود کر لے، مروجہ قانونِ شہادت اور صدر کے لئے مسلمان ہونے کی شرط وغیرہ پر اثرات عائد ہوتے ہیں۔ اسی طرح قادیانیوں کے پاکستان میں اسلامی تشخص وغیرہ پر بھی نظر ثانی کی توقع ہے۔" معلوم ہوا کہ حکومت خود عالمی اداروں سے توہین رسالت کی سزائے موت دینے کے خلاف معاہدے کر رہی ہے۔ اس کے بعد ہماری آنکھیں کھل جانی چاہئیں!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصلِ دوم

عوامی شعور و ادراک کی بیداری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عوامی شعور وادراک کی بیداری

سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ صرف ایمان لانا ضروری ہے بلکہ دل وجان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتعظیم، ادب واحترام و الفت اور نصرت ومدد کرنا بھی اہل ایمان پر فرض اور لازم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت ایک مسلمان کی سب سے بڑی متاع ایمان ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی صفات میں کسی بھی نوعیت کی گستاخی کسی بھی مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ تحفظ ناموس رسالت تمام مسلمانوں کا دینی وشرعی فریضہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق تو ہماری جانوں سے بھی بہت بڑھ کر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ 1

"بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے۔"

ابتدائے اسلام ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے اہل ایمان نے اپنی جانوں سے بڑھ کر محبت والفت کا اظہار کیا اور ہر دور میں امت مسلمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی صفات سے محبت والفت کی لاثانی داستانیں رقم کی ہیں۔ جب

(1) سورۃ الاحزاب:6۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی کسی بدبخت نے اپنے خبث باطن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کی گستاخی میں ظاہر کیا تو اہل ایمان نے نہ صرف ایسے خبیث اور مردود فعل کی بھرپور مذمت کی بلکہ گستاخ رسول کو کیفر کردار تک بھی پہنچایا۔

یہ بات تاریخ میں روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس شخص نے بھی شان رسالت میں گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ذلت ورسوائی کے ملبے تلے دبا دیا اور اس کو قیامت تک کے لیے نشان عبرت بنا دیا۔

شاتمین رسول کا انجام کیا ہوا؟ اس سوال کا جواب دینے کے لیے صحن ماضی میں اس قدر روایات اور واقعات پڑے ہوئے ہیں جو ایک موضوع کی حیثیت رکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس اور ذات عالی صفات میں کبھی گستاخی اور اہانت نہ کرنا، آپ کی باتوں کا کبھی مذاق نہ اڑانا اور آپ کی باتوں کا حلیہ بگاڑتے ہوئے ان کو نشان تضحیک نہ بنانا، ورنہ تم دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا اور تباہ وبرباد ہو کر رہ جاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ومرتبہ کو اجاگر کیا جائے، عوام الناس میں آپ کی عزت وتکریم کو مضبوط کرنے کے لیے بہت سارے عملی اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ اس امر کا احساس دلانا بہت ضروری ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کے حیثیت سے تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر عمل کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتوقیر کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دورود وسلام بھیجیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات لوگوں تک پہنچائیں۔

خاتم النبیین کا عقیدہ رکھیں، ناموس رسالت کے حوالہ سے عوام میں شعور و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادراک پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے اور اس کو مختلف ذرائع کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ اسے تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ بالخصوص پرائمری، مڈل، میٹرک، انٹر میڈیٹ، گریجوایٹ اور دینی مدارس کے نصاب میں۔

۲۔ مساجد بالخصوص خطبہ جمعہ، دروس لیکچرز کے ذریعے۔

۳۔ مختلف عوامی اجتماعات میں۔

۴۔ مختلف دینی و فلاحی تقریبات میں۔

۵۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

الیکٹرانک و سماجی وسائل کا استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الیکٹرانک وسماجی وسائل کا استعمال

آج کل الیکٹرانک میڈیا (ٹی وی، انٹرنیٹ، ریڈیو وغیرہ) اور پرنٹ میڈیا (اخبارات ورسائل) نشرواشاعت کے جدید اور انتہائی موثر ذرائع ہیں جن کے ذریعے لاکھوں اور کروڑوں افراد تک اپنی آواز پہنچائی جاسکتی اور ان کے دل و دماغ کو متاثر کیا جاسکتا ہے۔

اہل مغرب توہین رسالت کے لیے جدید میڈیا کا استعمال کرتے ہیں، ضروری ہے کہ مسلم امہ جدید میڈیا پر کنٹرول حاصل کرے اور مغرب کا یہ ہتھیار جو اپنی تہذیب، اقدار اور روایات کو دنیا کی دوسری تہذیبوں پر غالب کرنے کے لیے استعمال کر رہا ہے اس کو توڑا جاسکے۔ ذیل میں اس کا جائزہ لیا جارہا ہے جو وہ توہین رسالت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

مغربی میڈیا کا دائرہ کار اور اس کے اہداف:

مغربی میڈیا کی پشت پر ایک اور نسبتاً زیادہ خطرناک اور پراسرار قوت موجود ہے جو نہایت جارحانہ انداز میں اسکی پالیسیوں کو کنٹرول کر رہی ہے اور وہ ہے یہودیت۔ دنیا کا چھیانوے فیصد میڈیا صرف چھ بڑی کمپنیوں کی ملکیت ہے اور وہ چھ کی چھ کمپنیاں یہودیوں کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1۔ والٹ ڈزنی

ان میں سب سے پہلی اور بڑی کمپنی کا نام والٹ ڈزنی ہے جسکا مالک مشل ایسنر ایک یہودی ہے۔ اس کمپنی کی ملکیت دنیا کے کئی بڑے ٹی وی چینلز ہیں۔ اسکے علاوہ یہ دنیا کے سب سے بڑے کیبل نیٹ ورک کا مالک ہے جسکے ایک کروڑ چالیس لاکھ سبسکرائبرز ہیں۔ اسکی ملکیت دو ویڈیو پروڈکشن کمپنیاں ہیں۔ فلموں کی پروڈکشن کا شعبہ الگ ہے جسکا انچارج جوراتھ بھی ایک یہودی ہی ہے۔ صرف فلموں کے لیے والٹ ڈزنی کی کئی ذیلی کمپنیاں کام کرتی ہیں۔ جن میں ٹچ سٹون پکچ، ہالی ووڈ پکچ، کیر اون پکچرز اور مرامکس فلمز شامل ہیں۔ اے بی سی چینل اور مشہور سپورٹس چینل ای ایس پی این بھی اسی کے ذیلی ادارے ہیں۔

2 ٹائم وارنر

دوسری بڑی کمپنی کا نام ٹائم وارنر ہے جسکا مالک گرالڈ لیون بھی ایک یہودی ہے۔ اس ادارے کے ماتحت کئی بڑی فلم پروڈکشن کمپنیاں اور ٹی وی چینلز کام کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ پبلشنگ کے بھی ایک وسیع نیٹ ورک کو کنٹرول کرتی ہے۔ یہ بے شمار میگزینز بھی چھاپتی ہے۔ اسکے ذیلی اداروں میں نیو لائن سینما، ٹائم انک، ایچ بی او، ڈی سی ڈبلیو ٹیلیوژن نیٹ ورک، سی این این، کڈز، کارٹون نیٹ ورک، بومورینگ، وارنر برادرز، اینیمیشن، کارٹون نیٹ ورک سٹوڈیو اور اس جیسے کئی اور مشہور ادارے شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3نیوز کارپوریشن

نیوز کارپوریشن غالباً دنیا کی تیسری بڑی کمپنی ہے اور اسکا مالک پیٹر شرمن بھی ایک یہودی ہے۔ یہ فاکس نیوز، دی وال سٹریٹ جرنل اور ٹونٹیت سنچری فاکس جیسے اداروں کی مالک ہے۔

4وائی کام

ایک دیو ہیکل میڈیا کمپنی ہے جسکا مالک سمنر رڈسٹون ایک یہودی ہے۔ اس کمپنی کے اکیلے دنیا کے 160 ممالک میں 170 سے زائد میڈیا نیٹ ورکس کام کر رہے ہیں۔ سی بی ایس، بی ای ٹی نیٹ ورک، ایم ٹی وی نیٹ ورک اور پیر اماؤنٹ پکچرز جیسے مشہور ادارے اسکے ماتحت ہیں۔

5ڈریم ورکس

ڈریم ورکس ایک مشہور زمانہ میڈیا کمپنی ہے جو فلم، ٹی وی پروگرامز اور بچوں کی ویڈیو گیمز بناتی ہے۔ اسکی خاص بات یہ ہے کہ اس کے کمپنی کی پارٹنر شپ انڈیا کے انیل امبانی کے ساتھ بھی ہے اور وہاں کے میڈیا پر بھی اثر انداز ہے۔ لیکن اس سے زیادہ خاص بات انیل امبانی کے اسی ادارے کی جیو چینل اور جنگ گروپ میں سرمایہ کاری جسکا کیس افتخار چودھری کی عدالت میں چلا تھا۔ یہ بھی ایک یہودی کمپنی ہی ہے جو تین یہودیوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔

6سی گرام

اسکے ساتھ ہی سی گرام کمپنی بھی یہودیوں کی ہے جو ایک بہت ہی بڑی اور دیو ہیکل کمپنی ہے اور بہت وسیع پیمانے پر فلم اور ٹیلی وژن پروڈکشنز کرتی ہے۔ فلم اور ٹیلی وژن کے علاوہ پرنٹ میڈیا پر بھی یہودیوں کا مکمل کنٹرول ہے۔ اگر صرف امریکہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات کریں تو وہاں نیوز ہاوس ایک مشہور ادارہ ہے جو دو یہودی بھائیوں کی ملکیت ہے۔ صرف یہ ادارہ 26 نہایت مشہور اخبارات اور رسائل کا مالک ہے۔ امریکہ کے تین سب سے بڑے اخبار دی نیویارک ٹائمز، دی وال سٹریٹ جرنل اور واشنگٹن پوسٹ تینوں یہودیوں کے ہیں۔

انٹرنیٹ کی بات کی جائے تو وہ گوگل جس کے آپ محتاج ہو چکے ہیں کا مالک لیری پیج بھی ایک یہودی ہے۔ گوگل کے ذیلی اداروں میں یوٹیوب، جی میل، گوگل ارتھ، گوگل میپ، گوگل کروم اور پلے سٹور جیسی سروسز شامل ہیں۔

فیس بک جو آپ کی زندگی کا حصہ بن چکا ہے مارک زکربرگ نامی یہودی کا ہے۔ وکی پیڈیا حتی کہ وکی لیکس (جو اسرائیل کے خلاف کبھی کوئی کام کی بات لیک نہیں کرتا) تک پر اہل یہود کا ہی کنٹرول ہے۔ وکی پیڈیا کو آپ اسلام یا پاکستان مخالفت متنازع معاملات پر ایڈٹ کر کے دکھایئے!

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے تو بہت پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ فرنگ کی رگ و جاں پنجہ یہود میں ہے۔ آپ کو دُنیا میں موجودہ غربت، بے روزگاری، نفسا نفسی، مادہ پرستی، بے سکونی، جنگ وجدل، جرائم اور فحاشی جیسے مسائل کی موجودگی کی اصل وجہ "پروٹوکولز" کے بارھویں باب میں میڈیا کو کنٹرول کرنے اور اس کے ذریعے برین واشنگ یا ذہنی غسل کر کے اپنے حق میں رائے عامہ ہموار کرنے کا پلان بھی شامل ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہودی اس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو چکے ہیں۔

ذرائع ابلاغ پر کنٹرول کے بارے میں اس کتاب میں جو پروٹوکولز شامل ہیں اُن میں یہ بتایا گیا ہے کہ "ہماری منظوری کے بغیر کوئی ادنی سے ادنی خبر بھی کسی سماج تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس بات کو یقینی بنانے کیلئے ہم یہودیوں کیلئے ضروری ہے کہ ہم خبر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رساں ایجنسیاں قائم کریں جن کا بنیادی کام ساری دنیا کے گوشے گوشے سے خبروں کا جمع کرنا ہو۔ اس صورت میں ہم اس بات کی ضمانت حاصل کر سکتے ہیں کہ ہماری مرضی اور اجازت کے بغیر کوئی خبر شائع نہ ہو۔"

مغربی دنیا کا اپنا ایک تصورِ انسان ہے، اس کا اپنا ایک تصورِ تاریخ ہے، تصورِ تہذیب ہے۔ وہ آزادی، جمہوریت اور مساوات پر مشتمل ہیں اور ان کے ذرائع ابلاغ کو آپ انہی کو پھیلاتا ہوا دیکھتے ہیں۔ وہ اس پر خواہ کتنے ہی باہمی اختلافات رکھتے ہوں لیکن یہ ممکن نہیں کہ امریکہ میں یا یورپ کے اندر آدمی اٹھ کھڑا ہو اور کہے کہ میں آزادی کے تصور کو نہیں مانتا۔ یا یہ کہے کہ میں جمہوریت کے تصور کو نہیں مانتا۔ یا کہے کہ میں برابری کے تصور کو نہیں مانتا۔ یا انہوں نے اپنا جو تصورِ انسان بنایا ہے کوئی اس کو اٹھ کر کہے کہ میں اس کو نہیں مانتا، یہ ممکن ہی نہیں۔ یہ ملک جسے ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کہتے ہیں، ظاہر ہے کہ اسلام کے نام پر بنا ہے اور اسلام کا اپنا ایک تصورِ انسان ہے، اسلام کا اپنا ایک تصورِ تہذیب ہے اور اس کا اپنا ایک تصورِ تاریخ ہے۔

اسلام کے خلاف مغرب کا موثر ہتھیار میڈیا:

مغرب کا ہدف کیا ہے؟ اس کا اندازہ ایک فرانسیسی رسالے لے مونڈ ڈپلومیٹ میں شائع شدہ مضمون سے ہو سکتا ہے جس میں یہ واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ "اسلام کے خلاف جنگ صرف فوجی میدان میں نہیں ہو گی بلکہ ثقافتی اور تہذیبی میدان میں بھی معرکہ آرائی ہو گی"۔ امریکی فلمی مرکز ہالی ووڈ اسلام مخالف سازشوں کا مرکز گردانا جاتا ہے۔ بیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں میں ہالی ووڈ نے مسلم دشمنی پر مبنی فلمیں 'ڈیلٹا فورس'، 'انتقام'، 'آسمان کی چوری' بنائیں، جب کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا تجرباتی ڈراما سٹیج کرنے کے لیے 'حقیقی جھوٹ' اور 'حصار' وغیرہ نامی فلمیں تیار کی گئیں۔ ان فلموں میں اسلام اور مسلمانوں کا تشخص بری طرح مجروح کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امن دشمن اور دہشت گرد بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ نائن الیون کے بعد امریکا اور مغربی ممالک نے اسلحہ کے ساتھ ساتھ جدید میڈیا کا سہارا لے کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا مہم شروع کی ہے۔ امریکا عالم اسلام کے وسائل، معدنیات اور تیل پر قبضے کا خواہاں ہے۔ افغانستان اور عراق پر قبضہ اور نائن الیون کا خودساختہ ڈراما اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ عالم اسلام پر امریکی جارحیت اور مغربی میڈیا کا بے بنیاد اور من گھڑت پروپیگنڈا چہار اطراف سے امتِ مسلمہ کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔

مغرب نے دنیا بھر کی معیشت اور میڈیا پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ مصر سمیت کئی مسلم ممالک کے ٹی وی چینلز اور اخبارات مغرب کے زیر اثر ہیں۔ کبھی مغربی ممالک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکے شائع کیے جاتے ہیں اور کبھی ہالینڈ میں قرآن اور اسلامی شعائر کے خلاف فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ مغربی میڈیا وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو 'دہشت گرد'، 'جہادی' اور 'بنیاد پرست' ثابت کرنے کے لیے اپنی مہم چلائے رکھتا ہے۔

یہودی میڈیا کا ہدف اسلام اور مسلمان ہیں۔ اب جب کہ مغربی ممالک غیر ترقی یافتہ ممالک سے بوریا بستر لپیٹ کر رخصت ہو چکے ہیں تو اُنھوں نے ان ممالک پر حکمرانی کا ایک نیا طریقہ وضع کیا ہے اور وہ طریقہ ہے: میڈیا کے زور پر ذہنوں پر حکومت کرنا۔ نصف صدی قبل جسمانی غلامی بھی ہمارا مقدر تھی اور اب ذہنی غلامی ہماری قسمت کا حصہ ہے۔ سوچئے تو سہی کہ اس کی وجوہات کیا ہیں؟

اسی پس منظر میں مغربی میڈیا جب چاہتا ہے کوئی نئی اصطلاح اور کوئی نیا شوشہ چھوڑ دیتا ہے۔ دنیا کے بہترین رسائل جن میں ادبی، تحقیقی اور سیاسی پرچے شامل ہیں، مغربی ممالک سے شائع ہو کر ساری دنیا میں پھیل جاتے ہیں۔ ان رسائل میں اکثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوقات ایک خاص نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے جو مغربی دنیا کے مفادات کے عین مطابق ہوتا ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ عالمی شہرت کے رسالے ٹائم، اکانومسٹ اور نیوز ویک پر یہودی لابی غالب ہے۔ یہ رسالے ہر ہفتے بین الاقوامی سیاست پر تبصرے کرتے اور تجزیے شائع کرتے ہیں جنہیں ہم من وعن مقدس تحریر سمجھ کر یوں قبول کر لیتے ہیں کہ ان کے سیاق وسباق پر غور ہی نہیں کرتے۔ پھر ہر محفل میں ان تبصروں کو ٹائم اور نیوز ویک کے حوالے سے حرفِ آخر سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں۔ ہم نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ عراق ہو، ایران ہو، بوسنیا ہو یا کشمیر۔ یہ رسائل اپنے تجزیوں میں ڈنڈی ضرور ماریں گے اور کسی نہ کسی طرح اسلام اور مسلمان سے اس طرح چٹکی ضرور لیں گے کہ قاری کو محسوس بھی نہ ہو اور الفاظ اپنا کام کر جائیں۔

صرف میڈیا ہی کا کمال ہے کہ کوئی بھی اسلامی ملک اپنے موقف میں کتنا ہی حق بجانب کیوں نہ ہو، عالمی سطح پر معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور وہ سربراہانِ حکومت جو مغربی مفادات کے خلاف کام کرتے ہیں، انہیں تمسخر کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔ غور کیجئے تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک طرح سے ہماری غلامانہ ذہنیت کی علامت ہے۔

کبھی کبھی یوں بھی ہوا ہے کہ جب کسی ناقابل قبول حکمران کو بدلنا مقصود ہوتا ہے تو میڈیا سے ہراول دستے کا کام لیا جاتا ہے، وہ اس طرح کہ مغربی میڈیا بڑی طاقتوں کی خفیہ ایجنسیوں کی ملی بھگت سے ایسے حکمرانوں کی ذاتی زندگی اور قومی کردار کے بارے میں من گھڑت کہانیاں شائع کرتا ہے اور آزادیٔ اظہار کے نام پر ان شخصیات کی اس طرح کردار کشی کی جاتی ہے کہ نہ صرف عالمی سطح پر ان کا امیج خراب ہوتا ہے بلکہ خود ان ممالک کے عوام بھی اپنے حکمرانوں سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکثر مشاہدہ کیا ہو گا کہ بڑی طاقتوں کے ذریعے 'ناپسندیدہ حکمرانوں' کے بارے میں عجیب و غریب خفیہ داستانیں پھیلائی جاتی ہیں جبکہ اپنے حواری اور پسندیدہ حکمرانوں کی ایسی حرکات چھپائی جاتی ہیں۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ موجودہ دور میں میڈیا کا کردار فیصلہ کن حیثیت اختیار کر گیا ہے اور جو مقاصد ماضی میں فوجی یلغار سے حاصل کئے جاتے تھے،وہ مقاصد اب میڈیا کی یلغار سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

مسلم میڈیا پر مغربی میڈیا کے زہریلے اثرات:

مغربی میڈیا کے منفی اثرات ہیں کیا؟ یہ مسلّم ہے کہ مغربی ذرائع ابلاغ سے ایسی خبر نشر نہیں ہوتی جس کا سرے سے وجود ہی نہ ہو۔ خلاف واقعہ بات کرنے سے ان کو وہ نتائج حاصل نہیں ہوسکتے جو ملمع سازی سے ہوتے ہیں۔ حقائق بیان کر دینے کے بعد تبصرے کے نام پر اپنے مطلب کے نظریات کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ بات ہمیں ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ مغربی اور اسلامی صحافت آگ اور پانی کی طرح متضاد ہیں۔ایک تعصب کی عینک سے جب کہ دوسرا قرآن و سنت کے آئینے میں دیکھنے کا قائل ہے۔جسکا انداز اظہار سے فرق واضح ہو جاتا ہے۔ مثلاً: علماء، مذہبی شخصیات کے بارے میں دشمنان اسلام کے عزائم و نظریات کسی سے مخفی نہیں۔اس لئے ان کا میڈیا اور بد قسمتی سے ہمارا میڈیا انہی کی تقلید کر رہا ہے۔وہ بھی طلبہ، علماء کرام اور دیگر مذہبی خیال لوگوں کے بارے میں وہی خبریں تلاش کرتے ہیں جن سے عوام بد ظن ہوں۔

مغربی تعلیم سے کسی نے منع نہیں کیا بلکہ اس کے زہریلے اثرات جذب کرنے سے منع کیا ہے۔ اب ان کیلئے اسلام پر بلا ہچکچاہٹ کیچڑ اچھالنے کا دروازہ کھل چکا ہے۔ مغربی عفریت اب ہمارے صحافیوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانے میں کامیاب ہو چکا ہے کہ مذہبی اشخاص سر پھروں کا ایک ٹولہ جو دنیا میں دہشت گردی پھیلانے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پر امن معاشرہ کو برباد کرنے کا خواہاں ہے۔ معاشرتی اعتبار سے تو یہ میڈیا اہل اسلام کو مغرب کے مساوی دکھانے میں کسی حد تک کامیاب ہو چکا ہے۔ تمام اخباروں کا فرنٹ پیج کسی نیم عریاں غیر ملکی طوائف کی تصویر سے مزین ہوتا ہے، مقصد صرف اور صرف حصول زر ہے۔ اسکی طرف عوام توجہ زیادہ مبذول کریں۔

بلاشبہ کبھی مشنری صحافت بھی ہوا کرتی تھی جس نے برصغیر میں آزادی کی تحریک کو کامیاب کیا۔ محمد علی جوہر، ابوالکلام آزاد، سید مودودی رحمہم اللہ جیسی شخصیات ہوا کرتی تھیں۔ لیکن رفتہ رفتہ ہر پیسے والا اس میں کود پڑا اور کیفیت یہ ہو گئی کہ "ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی۔۔۔۔ رہ گئی معتبر نہ کسی معتبر کی بات"۔ پھر باہر کی طاقتوں کے فنڈز اس میں استعمال ہونے لگے۔ یہ بیرونی طاقتیں اپنے ایجنڈے کے لیے، اپنے مفادات کی خاطر ہمارے معاشرے کو بالکل دوسرے رنگ میں رنگنا چاہتی ہیں۔ اس کے لیے جو کچھ ہو رہا ہے، ہمارا میڈیا جس طرح استعمال ہو رہا ہے، ہماری اقدار جس طرح پامال کی جارہی ہیں، ہر معاملے میں کنفیوژن جس طرح پھیلایا جارہا ہے، وہ ہم سب دیکھ رہے ہیں۔

اس لیے یہ کوئی چھوٹا سا مسئلہ نہیں کہ ہم یہاں بیٹھ کر ایک قومی ایجنڈا طے کر لیں اور میڈیا سے کہیں کہ وہ اس پر کام کرے اور کام شروع ہو جائے۔ اس کے لیے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ یہاں جہاد سے مراد بندوق کا جہاد نہیں بلکہ قلمی جہاد ہے، علمی جہاد ہے، تحقیق کا جہاد ہے، یہ کرنے کا اصل کام ہے۔ اس کے لیے کچھ سوچ بچار کرنے والے لوگ مل بیٹھیں تو امید ہے کہ مفید نتائج سامنے آئیں گے۔ کوئی ٹھوس، سنجیدہ اور قابل عمل پروگرام بنے تو باشعور، دردمند اور مخلص لوگ اس میں ضرور تعاون کریں گے۔۔۔۔۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستانی میڈیا اور ایک قومی ایجنڈے کی ضرورت:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضیلت صرف دو چیزوں کو حاصل ہے۔ یا تو تقویٰ کو فضیلت حاصل ہے یا وہ جو صاحبِ علم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو تصورات یعنی تقویٰ اور علم ہماری اور ہمارے ذرائع ابلاغ کی اوّلین ترجیحات ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ عجیب و غریب بات ہے کہ ہمارے سامنے ستر سال کا تجربہ ہے۔ اس تجربے کا لبِ لباب یہ ہے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ کا کوئی بھی قومی ایجنڈا سرے سے موجود ہی نہیں۔ اس قومی ایجنڈے کا ہمارے مذہب سے، ہماری تہذیب سے، ہماری تاریخ سے، ہمارے تصورِ انسان سے، ہمارے تصورِ اخلاق سے، ہمارے تصورِ کردار سے کوئی تعلق ہی نہیں صورت حال اب اس سطح پر پہنچ گئی ہے کہ ذرائع ابلاغ میں ہمارے عقائد کو چیلنج کیا جارہا ہے۔ براہِ راست ریڈیو پر، ٹیلی ویژن پر، اخبارات میں ان کو چیلنج کیا جارہا ہے اور ایک ایسی فکر کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جس کا ہمارے مذہب سے، ہماری تاریخ کے تجربے سے، ہمارے تصورِ تہذیب سے کوئی بھی تعلق نہیں عجیب و غریب بات یہ ہے کہ اس بات پر نہ ریاست توجہ دے رہی ہے، نہ ذرائع ابلاغ کو مانیٹر کرنے والے ادارے توجہ دے رہے ہیں کہ ہمارے برقی ذرائع ابلاغ اور پرنٹ میڈیا میں کیا چھپ رہا ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟ ہماری اقدار سے اس کا کیا تعلق ہے؟ ہمارے تصورِ زندگی سے کیا تعلق ہے؟ ہمارے ٹیلی ویژن سے کس طرح کی خبریں نشر ہورہی ہیں؟ کس طرح کے ٹاک شوز نشر ہورہے ہیں؟ کس طرح کے ڈرامے نشر ہورہے ہیں؟ کس طرح کا میوزک چل رہا ہے؟ کس طرح کے گیت لکھے جارہے ہیں؟ اس کا کوئی تصور ہمارے ذرائع ابلاغ میں موجود نہیں۔

ذرائع ابلاغ کا سرسری جائزہ لیجیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے ذرائع ابلاغ کا علم کی روایت سے جو ہماری شاندار روایت ہے، کوئی بھی تعلق نہیں۔ ایک لاعلمی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے شعوری کی کیفیت ہمارے ذرائع ابلاغ کے اوپر طاری ہے۔ ہم اس بات کا نوحہ پڑھتے رہتے ہیں کہ معاشرے کے اندر اخلاقیات زوال پذیر ہو گئی ہیں۔ بالکل درست بات ہے کہ معاشرے کی اخلاقی حالت اچھی نہیں رہی۔ لیکن ہمارے ذرائع ابلاغ معاشرے کی اخلاقی حالت درست کرنے کے لیے اپنا کوئی کردار ادا کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے۔ اسی طرح علم اور شعور کی بات کر لیجیے۔ اگر آپ اخبارات کا تجزیہ کریں کہ ان میں کیا چھپا ہے، یا ٹیلی ویژن میں جو خبریں ہیں ان میں کتنی علمی خبریں ہیں تو آپ پر یہ انکشاف ہو گا کہ ہمارے ذرائع ابلاغ کا 99 فیصد حصہ سیاست سے متعلق ہے۔ اس کا کوئی تعلق ہماری سماجیات سے نہیں، ہماری معاشیات سے نہیں، ہمارے آرٹس سے نہیں، ہمارے کلچر سے نہیں، ہمارے ادب سے نہیں۔

سیاست کے حوالے سے بھی ایک ایسی بے شعوری ہے کہ جیسے آج وزیر اعظم نے یہ کہہ دیا ہے، صدرِ مملکت نے یہ فرمادیا ہے، آرمی چیف کا یہ بیان آ گیا ہے، اس پر ہم گفتگو کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یعنی ہماری خبریں بھی سیاست کا مرکز ہیں، ہمارے تجزیے بھی سیاست کا مرکز ہیں، ہمارے کالم بھی سیاست کا مرکز ہیں، ہمارے ٹاک شوز بھی سیاست کا مرکز ہیں۔ سیاست کے اس تجزیے میں بھی جو سیاست کا علمی پس منظر ہے، اس کا جو ایک تہذیبی پس منظر ہے، جو ایک تاریخی پس منظر ہے، اس کا جو اخلاقی پس منظر ہے اس کو ہم کہیں زیر بحث آتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ کا کوئی بھی تعلق ہماری تہذیب و ثقافت سے نہ ہے۔

ہم ایک ایسی ریاست اور ایک ایسا معاشرہ ہیں جہاں آزادی کے ستّر سال بعد بھی ساٹھ فیصد لوگ تعلیم سے محروم ہیں۔ ہمارے ذرائع ابلاغ میں کبھی یہ بات زیر بحث ہی نہیں آتی کہ ہم ستّر سال کے بعد بھی ناخواندہ قوم کیوں ہیں اور اس کا کیا سبب ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا کیا پس منظر ہے؟ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ اور ہم جانتے ہیں کہ ہماری آبادی کا ستّر فیصد وہ ہے جو خطِ غربت پر کھڑا ہے، چالیس فیصد خطِ غربت سے نیچے کھڑے ہیں۔ ایک ڈالر سے نیچے جن کی آمدنی ہے۔ مزید بیس پچیس فیصد وہ ہیں کہ جن کی آمدنی ایک یا دو ڈالر کے درمیان ہے۔ لیکن ہم کبھی بھی اس بات کو زیر بحث آتے ہوئے نہیں دیکھتے کہ ستر سال کے بعد بھی ہماری معاشی حالت ابتر کیوں ہے؟ اس کا کیا سبب ہے؟ اس کا کیا پس منظر ہے؟ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ حکمران ذمہ دار ہیں؟ پالیسی میکر ذمہ دار ہیں؟ ریاستی ادارے ذمہ دار ہیں؟ امریکہ ذمہ دار ہے؟ کون ذمہ دار ہے؟ اسی طرح ہم دیکھ رہے ہیں کہ ریاست نے تعلیم کی فراہمی سے ہاتھ اٹھالیا ہے، صحت کی فراہمی سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔ تعلیم پرائیویٹائز ہوگئی ہے اور مہنگی ہوگئی ہے اور صحت بہت مہنگی ہوگئی ہے۔ اگر کوئی بیمار پڑ جائے تو اس کے پاس کوئی چارہ نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے لیے اس کو پرائیویٹ ہسپتال میں جاکر علاج کروانا پڑے گا اور وہ بہت مہنگا ہے۔ اسی طرح آپ کو اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنا پڑے گی اگر آپ معیاری تعلیم چاہتے ہیں۔ معیار خود ایک قابلِ غور اور قابلِ بحث مسئلہ ہے۔ آپ اس سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ ہمارے ذرائع ابلاغ ہمارا جو تاریخی تجربہ ہے، جو تاریخی شعور ہے، ہماری تہذیبی میراث ہے، ہماری علمی میراث ہے، ہمارے مذہب نے ہمیں جو تصورات پیش کیے ہیں، ان کی بنیاد پر وہ نہیں چل رہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ آزاد ہیں اور وہ اپنا ایجنڈا خود سیٹ کررہے ہیں۔ لیکن معلوم یہ ہو رہا ہے کہ ذرائع ابلاغ اپنا ایجنڈا خود سیٹ نہیں کررہے۔

اس ایجنڈے کا ہمارے مذہب سے، ہماری تہذیب سے، ہماری تاریخ سے، ہماری معاشرت سے، ہمارے اجتماعی اہداف سے، ہمارے نصب العین سے نہ کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلق تھا، نہ ہے اور نہ کوئی ایسا امکان نظر آتا ہے کہ اس کا کوئی تعلق ہوگا۔ ہمارے ذرائع ابلاغ کا اگر آپ تجزیہ کریں، پچاس کالم نویسوں کے کالموں کا اگر تجزیہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں دانش وری کا مواد صفر ہے۔ روز مرہ کی بنیاد پر سیاست زیر بحث ہے۔ ان میں نہ ہماری تہذیب زیر بحث آرہی ہے، نہ ہماری تاریخ زیر بحث آرہی ہے، نہ ان میں ہمارا مذہب زیر بحث آرہا ہے، نہ ہماری بنیاد زیر بحث آرہی ہے، نہ ان کے اثرات زیر بحث آرہے ہیں، نہ ان کی اہمیت زیر بحث آرہی ہے۔

صرف سیاست زیر بحث ہے۔ سیاست بھی بہت سرسری زیر بحث ہے، اس کا کوئی علمی حوالہ موجود نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم ایسی افیون اپنی قوم تک ذرائع ابلاغ کے ذریعے منتقل کر رہے ہیں، اور اگر ہمارے عوام اس کے عادی ہوگئے اور تقریباً عادی ہوچکے ہیں، تو پھر آپ جان لیں اس بات کا کوئی بھی امکان نہیں کہ ہمارے ذرائع ابلاغ سے تیار شدہ انسان کچھ دنوں کے بعد کچھ سنجیدہ سننے کے لیے تیار ہوں گے۔ جیسے ہی کوئی سنجیدہ بات کریں گے وہ شٹ ڈاؤن کی طرف جائیں گے، جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کمپیوٹر شٹ ڈاؤن ہوجاتا ہے۔ یہ عمل تو پہلے ہی سوسائٹی کے اندر موجود ہے۔ کسی مجلس کے اندر چلے جائیں، آپ کوئی سنجیدہ بات زیر بحث نہیں دیکھیں گے۔ لوگ بالکل غیر سنجیدہ بات کر رہے ہوتے ہیں۔ سیاست زیر بحث ہوتی ہے یا روز مرہ امور زیر بحث ہوتے ہیں۔ اس سے بھی معلوم ہو رہا ہے کہ ذرائع ابلاغ ایجنڈا سیٹنگ کی کوئی صورت نہیں پیدا کر رہے۔ ہمارے پرنٹ میڈیا کا، ہمارے انگریزی میڈیا کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے، ان میں روز مرہ کی بنیاد پر ایسا مواد شائع ہو رہا ہے کہ جو ہمارے مسلمہ تاریخی تصورات کو ملیا میٹ کر رہا ہے، ان کے بارے میں کنفیوژن پھیلا رہا ہے، بے اعتباری پیدا کر رہا ہے، جو ہمارے مذہب پر حملے کر رہا ہے، ہماری تاریخ پر حملے کر رہا ہے، جو ہماری اقدار کے پورے نظام کو تہس نہس کرنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلا ہوا ہے۔ آئینی طور پر تو پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے لیکن اس کے ذرائع ابلاغ اس کے اسلامی تصورات کو تہ و بالا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی کوئی مانیٹرنگ نہیں، ان کے خلاف احتجاج کی کوئی صورت نہیں۔ نہ یہ کسی سیاسی جماعت کو نظر آرہا ہے، نہ یہ علماء کے کسی دائرے کو نظر آرہا ہے۔

ہمارے ذرائع ابلاغ کا اگر ایک نکاتی ایجنڈا کہا جائے تو وہ یہ ہے کہ ان کا کوئی ایجنڈا نہیں۔ وہ بحیثیتِ مجموعی دکانداری کے سوا کچھ نہیں کر رہے۔ دکانداری بھی اس کے لیے بہت چھوٹا لفظ ہے۔ اخبارات بھی دکانداری کر رہے ہیں، ریڈیو، ٹیلی ویژن بھی دکانداری کر رہے ہیں، اور اس دکانداری کے نتیجے میں پورا معاشرہ ایک بہت بڑے ڈیپارٹمنٹل اسٹور کا نمونہ پیش کر رہا ہے، اور ڈیپارٹمنٹل اسٹور کی کوئی اخلاقیات نہیں ہوتی، اس کا کوئی تہذیبی تصور نہیں ہوتا، اس کی کوئی تاریخ نہیں ہوتی۔ وہ کسی بڑے تصور و نصب العین کے لیے جد وجہد کرنے والے نہیں ہوتے۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں ذرائع ابلاغ کا جو اہم کردار ہے وہ کسی ذی شعور سے مخفی نہیں لیکن یہی میڈیا عوام کی برین واشنگ کیلئے ایک مؤثر ہتھیار کے طور پر بھی استعمال ہو رہا ہے۔ اس وقت عالمی میڈیا پوری طاقت کے ساتھ اسلام کے خلاف برین واشنگ کر کے یہودی مفادات کیلئے سرگرم عمل ہے۔ وہ مسلمانوں کو دہشت گرد، دہشت پسند اور اسلام کو ناقابلِ عمل دین باور کراتا ہے۔ مسلمانوں کی دل آزاری کیلئے کبھی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ خاکے جاری کیے جاتے ہیں تو کبھی "مسلمانوں کی معصومیت" کے عنوان سے طنزیہ فلمیں بنتی ہیں۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کیلئے سوشل میڈیا کو بھی ایک مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ اسلامی میڈیا اتنا طاقتور نہیں کہ اپنے خلاف ہونیوالے پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دے سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان نما اسلام دشمنوں کے فریب و دجل کا یہ بھی اندازہ دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ اپنی خواہشاتِ نفس پر مبنی اسلام سے متصادم نظریات کو "عین اسلام" بنا کر پیش کرتے ہیں۔ مقصود یہ ہوتا ہے کہ ناواقف عوام کو بے وقوف بنایا جائے اور اسلامی معاشرے میں اسلام کی کھلی مخالفت کے نتیجے میں درپیش آنے والے خطرات سے خود کو محفوظ کیا جاسکے۔ جبکہ دوسری جانب مغرب کے اشاروں پر چلنے والی این جی اوز ایسے مواقع پیدا کر کے مغرب سے ہی لاکھوں ڈالر وصول کرتی ہیں۔ یورپ کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں سب سے زیادہ پھیلنے والا مذہب اسلام ہی ہے۔ یہودی پوری دنیا کے نیوز میڈیا کو جیوش نیوز (News Jewish) بنانے میں مصروف ہیں لیکن مستقبل ان شاء اللہ عدل و انصاف کے لازوال عالمی نظام "اسلام" کا ہی ہے۔

او آئی سی کا ٹیلی ویژن چینل شروع کرنے کا اعلان:

چھپن اسلامی ملکوں پر مشتمل اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) نے مسلمانوں کے نقطہ نظر کو اجاگر کرنے کے لیے اپنا ٹیلی ویژن چینل شروع کرنے کا اعلان کیا ہے اور اس مقصد کے لیے وہ مالی معاونین اور شراکت داروں کی تلاش میں ہے۔ او آئی سی کے سیکریٹری جنرل ایاد مدنی نے بتایا ہے کہ یہ نیا چینل دنیا بھر میں اپنی نشریات پیش کرے گا اور ان میں مسلمانوں کو متاثر کرنے والے ایشوز کو زیر بحث لایا جائے گا، اسلامی تعلیمات سے متعلق آگہی پیدا کی جائے گی اور او آئی سی کے چارٹر کے مطابق اقدامات کی حمایت کی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ اسلامی دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کے پیش نظر او آئی سی نے اپنی میڈیا کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور ان کو ہمارے مشن، اقدار اور ثقافت کے دفاع اور وضاحت کے لیے بروئے کار لایا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر تمام امور منصوبے کے مطابق چلتے رہے تو او آئی سی کا یہ نیا چینل ایک یا دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سال میں اپنی نشریات پیش کرنا شروع کر دے گا اور اس کی نشریات سیٹلائٹ پر انگریزی، عربی اور فرانسیسی زبانوں میں ہوں گی۔ یہ تینوں او آئی سی کی بھی سرکاری زبانیں ہیں۔ او آئی سی کے چینل کے پروگرام انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہوں گے۔

انہوں نے مزید بتایا ہے کہ یہ چینل دن میں چوبیس گھنٹے نشریات پیش نہیں کرے گا اور نہ ہم سی این این یا بی بی سی یا عربی اور انگریزی زبانوں میں نشریات پیش کرنے والے دوسرے ٹیلی ویژن چینلوں کا مقابلہ کرنے جارہے ہیں لیکن ہم فلسطین سمیت مسلم دنیا کو درپیش اہم ایشوز پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔

مسلم حکومتوں اور اداروں کا فرض ہے کہ وہ مغربی میڈیا کی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لیے جامع پالیسی تشکیل دیں۔ عالم اسلام کے حکمرانوں کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ اس اہم مسئلے سے پہلو تہی برتی جارہی ہے۔ آج میڈیا کے محاذ پر مسلم تنظیموں اور اسلامی تحریکوں کو سرگرم عمل ہونا چاہیے اور اپنے اپنے دائرے میں ایسے افراد تیار کرنے چاہییں جو میڈیا ٹیکنالوجی کو سمجھ سکیں اور تعمیری جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ مسلم ممالک اپنی روایات، ثقافت اور نظریاتی اساس کے پیش نظر اپنی میڈیا پالیسی ترتیب دیں۔ حالات حاضرہ کے پروگرام 'ٹاک شو' قومی و نظریاتی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے چاہئیں۔ ٹی وی ڈراموں میں اسلامی تاریخ و ثقافت کو پروان چڑھانا چاہیے۔ اگر احساس زندہ ہو تو آج بھی مثبت اور تعمیری تفریح کو مسلم ممالک میں فروغ دیا جاسکتا ہے۔ تعمیری، اصلاحی، تاریخی اور معلوماتی پروگرام تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ فلم کے میدان میں ایران نے خاصی ترقی کی ہے اور عالمی ایوارڈ بھی حاصل کیے ہیں۔ ایسی فلمیں جو اصلاح و تطہیر کا فریضہ سرانجام دیں اور جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے اسلامی معاشرے میں تعلیم و تربیت کا عمل بڑھ سکے ان کو مسلم ممالک میں رواج دینے کی ضرورت ہے۔

مغرب کی یہ حکمت عملی رہی ہے کہ وہ امتِ مسلمہ کے جذبات کو جانچنے کے لیے پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں ایشوز اٹھاتا رہتا ہے۔ اسلامی شعائر کی توہین کی جاتی ہے، تو مسلم دنیا میں احتجاجی مظاہروں کے ذریعے ہی ردِ عمل سامنے آتا ہے، لیکن میڈیا کے ذریعے اس کا جواب نہیں دیا جاتا۔ مسلم دنیا کو الیکٹرانک میڈیا اور انٹرنیٹ پر اسلامی تشخص کو عام کرنے اور مغربی پروپیگنڈے کا مؤثر جواب دینے کے لیے اپنے دائرہ کار اور کاوشوں کو مؤثر اور منظم انداز میں بڑھانے کی ضرورت ہے۔

مسلم ممالک اور مغرب میں موجود مسلم تنظیمیں بڑے محدود دائرے میں میڈیا کا کام کر رہی ہیں۔ مغرب نے جس سطح پر میڈیا سے کام لیا ہے، دنیا پر مسلط ہونے کے لیے خاصا کارگر ثابت ہوا ہے۔ مسلم تنظیموں، اداروں اور تحریکوں کے لیے بے حد ضروری ہے کہ میڈیا کے لیے مناسب بجٹ مختص کریں۔ الیکٹرانک میڈیا بالخصوص ٹی وی چینلوں کو ہدف بنا کر 'پروڈکشن ہاؤس' کے ذریعے اینکر پرسنز اور پروڈیوسرز کی تربیت کا بندوبست کیا جائے۔ آئندہ کا منظر سامنے ہو تو مسلم دنیا میں الیکٹرانک میڈیا میں ایسے افراد بڑی تعداد میں دستیاب ہو سکیں گے جو قومی و دینی سوچ اور نظریاتی شناخت کے حامل ہوں گے۔

مسلم ممالک میں تنظیموں اور اداروں کو 'میڈیا تھنک ٹینک' کا قیام عمل میں لانا چاہیے، ایسے 'میڈیا تھنک ٹینک' جو مغرب سے مکالمہ کر سکیں۔ امریکا اور یورپ کے 'میڈیا تھنک ٹینک' اسلام مخالف پروپیگنڈے میں پیش پیش ہیں۔

مسلم دنیا کے ذرائع ابلاغ کے منتظمین اپنی سطح پر محدود دائرے میں کام کر رہے ہیں۔ مکمل ادراک (وژن) نہ ہونے اور مؤثر حکمتِ عملی سے تہی دامن ہونے کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس کے اثرات صحیح طور پر مرتب نہیں ہو رہے۔ مسلم ممالک کی تنظیموں، اداروں اور تحریکوں کے میڈیا سے متعلق افراد کے نیٹ ورک کو منظم اور مربوط کرنے کی اشد ضرورت ہے جس کے لیے انٹرنیشنل میڈیا کانفرنسوں کا انعقاد ایک تسلسل سے ہو تو نہ صرف میڈیا کے میدان میں پیش رفت بلکہ درپیش چیلنجوں کے لیے موثر حکمت عملی بھی تشکیل دی جاسکے گی۔

پاکستان میں میڈیا کی آزادی کی اس تیز رفتار ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 2002ء میں صرف 2 ٹیلی ویژن سٹیشنز کے مقابلے میں آج ملک میں 90 سے زائد ٹی وی سٹیشنز اور 135 پرائیویٹ ایف ایم چینلز کام کر رہے ہیں، 2 ہزار کے مقابلے میں آج 17000 ہزار صحافی ہیں۔ جو 40 سے 70 ملین لوگوں تک معلومات کا ذریعہ ہیں۔ لیکن ان صحافیوں کی باقاعدہ تربیت نہ ہونے کے باعث صحافت کے معیار پر برا اثر پڑا اور اس ترقی نے کچھ مسائل کو بھی جنم دیا ہے۔

ہماری ذمہ داریاں:

میرے خیال میں مسلمانوں کے قابل، باشعور اور اہل ثروت طبقہ کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ میڈیا میں خدمت کی غرض سے آئیں، اپنا میڈیا ہاؤس چلائیں اور مکرو فریب، دروغ گوئی اور بے حیائی کی دبیز چادر میں لپٹی موجودہ ابلاغیات کو اسلامی اسلوب میں پیش کرنے کا فریضہ انجام دیں۔ ان کی یہ بھی ذمے داری ہے کہ وہ دنیا کو یہ محسوس کرائیں کہ اسلام کیا ہے؟ اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ کیا اسلام کی وہی حقیقت جو مغربی میڈیا سے، یہودیوں کی چھنّی سے چھن کر دنیا کے سامنے آرہی ہے یا پھر کچھ اور؟ اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو تاریخ اسلامی ہمیں معاف نہیں کرے گی۔

اسی طرح انکی یہ بھی ذمے داری ہے کہ وہ میدان صحافت میں آکر اپنی قوم و ملت اور سماج کے پیش آمدہ مسائل کو دیانت داری اور صداقت کے ساتھ اٹھائیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے حل کی پوری کوشش کریں۔ اگر بروقت ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہ بھی ہوں، پھر بھی ہمیں امید کے ساتھ لگا رہنا چاہیے؛ کیوں کہ یہ تو مسلم ہے کہ The pen is mightier than the sword, یعنی قلم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے۔ مرحوم اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے:

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

کسی بھی ملک کا کلچر، ٹیکنالوجی کی ترقی سے نہیں بدلتا بلکہ اس نصاب تعلیم سے بدلتا ہے جو ہم بلا سوچے سمجھے اپنے اوپر لاگو کر لیتے ہیں۔ اس میڈیا سے بدلتا ہے جس پر ہم اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ جس طرح چاہیں فحاشی، عریانی اور بے حیائی اور بے شرمی دکھائیں ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کوئی موبائل فون یا ٹیلی ویژن فحش نہیں ہوتا بلکہ اس کے پیچھے بیٹھے انسان ہوتے ہیں جو اسے پراگندہ کرتے ہیں۔ ہم نے کئی سالوں کی محنت سے بچوں کو وہ کارٹون دکھائے کومکس پڑھائیں، گیت اور کہانیاں سنائیں جن میں وہ کلچر موجود تھا جو کسی بھی مغربی معاشرے میں مروّج تھا۔ شراب کشید کے تہوار سے لے کر فادرز ڈے اور مدرز ڈے تک سب کے سب ہماری حماقتوں سے ہی ہمارے لوگوں تک پہنچے۔ ان میں کسی ٹیکنالوجی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا کہ اگر ایسا ماحول نہ ہوگا تو ٹیلی ویژن چلنے سے انکار کر دے گا یا مائیکرو ویو کھانا نہیں گرم کرے گا۔

دنیا میں جہاں کہیں بھی کسی دوسرے علاقے کے کلچر کو فروغ ملا اس کی صرف دو وجوہ تھیں۔ ایک یہ کہ وہاں کے حملہ آوروں نے اسے فتح کیا، وہاں مدتوں حکومت کی اور پھر فاتحین کے کلچر نے وہاں زبردستی اپنی جگہ بنائی۔ دوسرا کسی بھی معاشرے میں سے لوگوں کی دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت نے وہاں کے رہن سہن اور طور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقوں حتیٰ کہ مذہب کو بھی بدل دیا۔ امریکا دریافت ہوا تو وہاں کے ریڈ انڈین کلچر کو کسی ٹیکنالوجی نے نہیں، قتل و غارت اور ظلم و ستم نے تباہ کیا تھا۔ جن ملکوں کو برطانیہ، اسپین، فرانس، ہالینڈ اور پرتگال نے فتح کیا، وہاں زبردستی اپنا کلچر نافذ کیا۔ اس دور میں اس کا ہتھیار نظامِ تعلیم تھا اور آج اس کے دو ہتھیار ہیں: نظامِ تعلیم اور میڈیا۔ کلچر نہ فزکس پڑھانے سے بدلتا ہے اور نہ کیمسٹری سے۔ اغیار کے کلچر کو اپنانے اور اس کو قصے کہانیوں کے ذریعے ذہنوں پر نقش کرنے سے بدلتا ہے۔ حیرت ہے کہ جاپان، جس کی ترقی یافتہ تہذیب بھی ہے، ٹیکنالوجی پر مکمل کنٹرول بھی رکھتا ہے اور پوری دنیا اس سے مستفید بھی ہوتی ہے، لیکن اس کا کلچر کسی دوسرے ملک میں نہیں پنپا، مگر امریکا صرف جنگی سازو سامان ہی بھیجتا ہے تو لوگ اس کے کلچر کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر توہینِ رسالت، تدارک کی عملی صورتیں:

آج کل سوشل میڈیا پر بلاگرز کی طرف سے کی جانے والی توہینِ رسالت کے دلخراش واقعات پر اسلامیان پاکستان بجا طور پر دل گرفتہ اور ملول ہیں۔ اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر کی جانے والی یہ کارروائیاں عام زندگی میں انفرادی طور پر کسی بدبخت کی طرف سے کی جانے والی واردات کے مقابلے میں اپنے طریقہ کار اور اثرات و نتائج کے اعتبار سے مختلف ہیں۔

عام زندگی میں اگر کوئی ملعون یہ واردات کرتا ہے تو اس کو دیکھنے، سننے والوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے لیکن سوشل میڈیا کے ذریعے آناً فاناً یہ قبیح حرکت لاکھوں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے اور یہ سلسلہ بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ پوری قوم مضطرب ہو جاتی ہے اور اس کا غم و غصہ ایک آتش فشاں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اہم فرق یہ ہے کہ عام انفرادی واردات میں تو مجرم پر قابو پایا جاسکتا ہے اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا ممکن ہوتا ہے لیکن سوشل میڈیا پر توہین کی صورت میں اصل ملزموں تک پہنچنا یقینا ایک دشوار اور محنت طلب کام ہے اور عام آدمی کی دسترس سے باہر ہے، البتہ حکومتی ادارے محنت اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ان تک پہنچ سکتے ہیں۔

تیسرا اہم فرق یہ ہے کہ چونکہ ان ملزموں تک رسائی مشکل اور محنت طلب کام ہے، لہذا یہ عام مجرموں کی طرح قانون کے شکنجے میں نہ آسکنے کے باعث دندناتے پھرتے رہتے ہیں اور اپنی ان ذلیل حرکتوں سے باز آنے کی بجائے انہیں دہراتے رہتے ہیں اور یوں اہل اسلام کی غیرت اور حمیت پر مسلسل حملے کرتے رہتے ہیں۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ سائبر کرائمز ایکٹ کے نافذ العمل ہونے کے باوجود اس حوالے سے بلاگرز کی طرف سے ہونے والی حالیہ کاروائیوں پر حکومتی ادارے میٹھی نیند سو رہے تھے کہ یکایک انہیں جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے جرأت مندانہ فیصلے نے بیدار کر دیا۔ یہ فیصلہ جہاں عوامی جذبات کا ترجمان تھا وہاں اس فیصلے سے ملحدین اور ان کے سہولت کاروں کی نیندیں حرام ہو گئیں اور ان کی طرف سے اس فیصلے اور فیصلہ کرنے والے جج صاحب پر تنقید کے ناوک برسنے لگے۔ لیکن یہ غنیمت ہے کہ اس فیصلے کے بعد ایف آئی اے کے حکام اور خود وزیر داخلہ نے ملزموں تک پہنچنے اور ان کے خلاف قانونی کاروائی کرنے اور ایسے پیجز، بلاگرز اور آئی ڈیز کو بلاک کروانے کا بھی عندیا دیا ہے۔ کچھ نہ کچھ حوصلہ افزا پیش رفت بھی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ایک خبر کے مطابق ایف آئی اے کے متعلقہ حکام نے بعض افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور ان سے بازپرس اور تفتیش جاری ہے۔ ان کے لیپ ٹاپ فرانزک معائنہ کے لیے بھجوا دیئے گئے ہیں جبکہ ان سے غیر ملکی سمیں بھی برآمد ہونے کا انکشاف کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسٹس شوکت عزیز صدیقی کا یہ فیصلہ نہ صرف ان کی غیرت ایمانی کا مظہر ہے بلکہ حکیمانہ بھی ہے کیونکہ حکومت کے بروقت ایکشن سے ملک میں انارکی پھیلنے کا خطرہ ٹل سکتا ہے۔ اس لیے اس فیصلے کی جتنی بھی ستائش کی جائے وہ کم ہے۔

اندریں صورت ہمیں چند اُمور پر بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر ایسا مواد جس کے بھی سامنے آئے اسے بلاتاخیر متعلقہ حکام کے نوٹس میں لانا چاہیے اور اسے وہاں سے ہٹانے کے لیے فیس بک کی انتظامیہ سے بھی مطالبہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مطالبہ اس کثرت سے ہونا چاہیے کہ انتظامیہ ایسا کرنے پر مجبور ہو جائے لیکن ہمیں یہ سوچ کر اس قبیح جرم کے تدارک کے لیے منصوبہ بندی کرنی چاہیے کہ فیس بک کی انتظامیہ توہین آمیز مواد ہٹانے پر بآسانی آمادہ نہیں ہو گی لہٰذا ہمیں متبادل آپشنز پر بھی غور کرنا ہو گا۔

ان متبادل آپشنز میں ایک تو یہ ہے کہ حکومت یا عدالت فیس بک کو پاکستان میں بند کر دے یا اسلامیانِ پاکستان رضاکارانہ طور پر فیس بک کا استعمال ترک کر دیں۔ ہماری دانست میں یہ اس مسئلے کا معقول اور فائدہ مند حل نہیں کیونکہ اس طرح ان ملعونین کو کھلی چھٹی مل جائے گی اور وہ بلاخوف وخطر یہ توہین آمیز کاروائیاں جاری رکھیں گے۔

ثانیاً: اگر فیس بک پاکستان میں بند بھی ہو جاتی ہے تو دوسرے اسلامی ممالک میں چلتی رہے گی اور وہاں موجود مسلمانوں کی دل آزاری کا یہ مکروہ دھندہ چلتا رہے گا

ثالثاً: فیس بک کو پاکستان سمیت دس ممالک میں مختلف وجوہ کی بنیاد پر ماضی میں بندش کا سامنا رہا ہے۔ ان ممالک میں نارتھ کوریا، ایران، چین، کیوبا، بنگلہ دیش، مصر، شام، ماریطیس اور ویتنام شامل ہیں۔ لیکن ان تمام ممالک میں یہ پابندی زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ سکی۔ خود پاکستان میں دو ہفتے کے بعد یہ بندش ختم کر دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی تھی۔ اس کا بنیادی سبب فیس بک کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور سوشل میڈیا کی اہمیت اور ناگزیریت تھی۔

رابعاً: اگرچہ پاکستان میں فیس بک استعمال کرنے والوں کی تعداد روز افزوں ہے اور بڑھتے ہوئے یہ تعداد بیس ملین سے تجاوز کر چکی ہے لیکن یہ تعداد دنیا بھر میں فیس بک استعمال کرنے والوں کے مقابلے میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ تنہا امریکہ میں یہ تعداد 125 ملین کے لگ بھگ ہے۔ فیس بک استعمال کرنے والے دس چوٹی کے ممالک میں ایک بھی مسلمان ملک شامل نہیں۔ لہٰذا یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پاکستان میں اگر کوئی فیس بک کی بندش کی بات کرتا ہے تو فیس بک کی انتظامیہ کے کانوں پر جوں تک بھی نہیں رینگے گی۔

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ پاکستان میں فیس بک استعمال کرنے والے دو تہائی افراد وہ ہیں جن کی عمریں 25 سال سے کم ہیں۔ ہم اس پلیٹ فارم کے ذریعے ان کی تربیت کا کام کر سکتے ہیں۔ مزید برآں پاکستان میں سوشل میڈیا رفتہ رفتہ قابل اعتماد ذریعہ ابلاغ کے طور پر سامنے آرہا ہے، خصوصاً جن واقعات کی نشاندہی کرتے ہوئے ہمارا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کتراتا ہے انہیں سوشل میڈیا پر ہی نمایاں کیا جاتا ہے۔ ماضی میں ہم محمد ممتاز قادری کے جنازے کا معاملہ ہی دیکھ لیں۔ ان حقائق کی رو سے فیس بک کی بندش کے آپشن کو درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دوسرا متبادل آپشن یہ ہے کہ ہم سماجی رابطوں کے لیے متبادل پلیٹ فارم تشکیل دیں جہاں پر مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی آئیں اور باہمی رابطے استوار کر سکیں لیکن وہاں کسی مذہب کی توہین اور رسل عظام علیہم السلام کے بارے میں نفرت انگیز اور توہین آمیز مواد پھیلانے کی اجازت نہ ہو۔ یہ کام حکومتی سطح پر بھی ہو سکتا ہے اور نجی سطح پر بھی۔ نجی سطح پر یہ کام مسلمان سافٹ ویئر انجینئرز اور سرمایہ کار خصوصاً Venture capitalists مل کر کر سکتے ہیں کیونکہ اب تک متبادل پلیٹ فارم بنانے کی جتنی بھی کوششیں کی گئی ہیں وہ محض اس لیے کامیاب نہیں ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکیں کہ انہیں موثر بنانے کے لیے سرمایہ کاری کا فقدان رہا ہے، حالانکہ یہ کام منافع بخش بھی ہے اور اس حوالے سے بھی سرمایہ کاری کرنے والوں کے لیے اس میں اچھی خاصی کشش موجود ہے۔

یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ ایک قابل عمل منصوبہ ہے۔ بس حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کو اپنی توجہ اس جانب مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ بہتر فیچرز کے ساتھ اگر متبادل پلیٹ فارم دنیا کے سامنے آگیا تو صرف مسلمانان عالم ہی نہیں دیگر مذاہب کے اعتدال پسند لوگوں کے لیے بھی یہ غنیمت ہوگا۔ ایسا متبادل پلیٹ فارم سامنے آنے کے بعد ہی یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ فیس بک کی انتظامیہ بھی مقابلے کے خوف سے ہی سہی اپنی ان پالیسیوں پر نظر ثانی کرنے پر ضرور آمادہ ہوگی جن کی وجہ سے اُمت مسلمہ کو اس سے شکایات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ ونتائج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے جب گلشن ہستی کو آباد کیا تو اس میں ہنگامہ زندگی برپا کرنے کے لیے سب سے احسن تخلیق انسان کو اس میں بسایا اوراسکے ساتھ ساتھ انسانوں کی تعلیم وتربیت اور رشد و ہدایت کے لیے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا۔ یہ گراں قدر ہستیاں مختلف اوقات میں، مختلف ادوار میں، مختلف مقامات پر مبعوث کی جاتی رہیں اور انسانیت کی رہبری کا فریضہ عظیم سر انجام دیتی رہیں۔ نبوت کا یہ روشن سلسلہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور سید البشر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ انبیا کی یہ مقدس ہستیاں پوری انسانیت سے اعلیٰ وارفع اور ہر قسم کے گناہ وخطا سے پاک اور معصوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت وفرمانبرداری کے ساتھ ساتھ ان کی عزت وتکریم کا بھی حکم دیا ہے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو بے حد فضیلت اور مقام ومرتبہ عطا کیا ہے لیکن جو فضیلت نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ آپ کی ذاتِ اقدس ہر لحاظ سے اعلیٰ وارفع اور کامل و اکمل ہے۔ آپؐ پوری کائنات سے بڑھ کر حسین وجمیل، فصیح وبلیغ اورعالی نسب ہیں۔ آپؐ اعلم الناس یعنی پوری کائنات سے بڑھ کر علم وفضل والے اور اعلیٰ اخلاق وصفات کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس قدر فضائل ومناقب اور محاسن سے نوازا ہے کہ جن کا شمار ممکن نہیں۔ غرض کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑھ کر ہے اور کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک دنیا ومافیہا سے بڑھ کر آپؐ سے محبت وعقیدت نہ رکھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام دین کامل ہے۔اس نے منصبِ نبوت و رسالت کا ایک جامع تصور دیا اور اس مقدس منصب کو وہ مقام و مرتبہ عطا کیا کہ جس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔اسلام نے یہ تصور دیا کہ انبیاء کی مقدس ہستیاں پوری انسانیت سے ہر لحاظ سے نفیس و اشرف اور ہر گناہ وخطا سے معصوم ہوتی ہیں۔اسلام نے تمام انبیاء پر ایمان لانے اور انکا اکرام واحترام کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی عزت وحرمت کے تحفظ کا حکم بھی دیا ہے اور کسی بھی نبی کا انکار یا توہین کرنے والے شخص کوواجب القتل قرار دیا ہے۔

اس کے برعکس یہود ونصاریٰ نے انبیاء کی رسالت کو تسلیم کرنے کے باوجود ان کی کوئی عزت و تعظیم نہیں کی اور انبیاء کی معصوم ومقدس ہستیوں پر شرک، زنا، جھوٹ اور دغا بازی جیسے بہت سے ایسے قبیح ورکیک قسم کے الزامات لگائے کہ جن سے آلودہ ہونا پیغمبر تو درکنار ایک معمولی انسان کے لیے بھی سخت شرمناک ہے۔ چنانچہ یہود ونصاریٰ نے اپنی اسی روشِ بد کو جاری رکھتے ہوئے، اوائلِ اسلام سے ہی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیوں کا سلسلہ شروع کر دیا اور ہر دور میں اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے شانِ رسالت ؐمیں اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے رہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

ذاتِ نبویؐ کو اسلام میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور آپؐ کی توہین گویا کہ اللہ تعالیٰ، تمام انبیاء اور مسلمانوں کی توہین ہے۔ چنانچہ اسلام میں آپؐ کی ذاتِ اقدس میں گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے اور توہین رسالت کی یہ سزا کسی جذباتی بنیاد پر نہیں بلکہ اسلام کے عقیدہ، قانون اور تہذیب وتمدن کا منطقی تقاضا ہے۔ یہ بات قرآن وسنت، آثار صحابہؓ، اقوال ائمہ وفقہاء سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ شانِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسلم میں اشارۃً یا کنایۃً، نیتاً یا بغیر نیت کے، ارادی طور پر یا غیر ارادی طور پر، بالواسطہ یا بلا واسطہ کسی بھی صورت میں ادنیٰ سی گستاخی و بے ادبی، اہانت وتحقیر کا مرتکب شخص بطور حد واجب القتل ہے حتی کہ اسے توبہ کا موقع بھی نہیں دیا جائے گا۔

اسلام میں توہین رسالت کی سزا قتل اور مسلمانوں کی اپنے نبیؐ سے گہری محبت وعقیدت کے باعث ہر دور میں شاتمین رسولؐ کو عبرتناک انجام سے دو چار کیا گیا۔ دور چاہے کوئی بھی ہو، مسلمان حاکم ہوں یا محکوم، غالب ہوں یا مغلوب، انہوں نے ہر دور میں تمام تر خطرات کو پس پشت ڈال کر اپنی جانوں کی پروا کیے بغیر شاتمین رسولؐ کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عقبہ بن ابی معیط، نضر بن حارث، حویرث بن نقید، معاویہ بن مغیرہ، کعب ابن اشرف، ابورافع، عصماء بنت مروان، ابن خطل اور ابو عفک وغیرہ کو نبیؐ کے حکم سے قتل کیا گیا اور ان کے علاوہ بہت سے شاتمین کو صحابہ کرامؓ نے نبیؐ کی موجودگی میں اور آپؐ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی قتل کیا۔

قرون اولیٰ کے بعد قرون وسطیٰ میں بھی بہت سے عیسائی راہبوں یولوجیئس، فلورا، میری، پرفیکٹس، اسحاق، سانکو، جرمیاس، جان بتوس، سیسی نند، پولوس، تھیوڈومیر اور آئیزک وغیرہ کو قتل کیا گیا اور ان کے علاوہ سلطان صلاح الدین ایوبی اور نور الدین زنگی نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کو جہنم رسید کیا۔

برصغیر پاک وہند کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پتا چلتا ہے کہ بہت سے شاتمین رسولؐ مسلمانوں کے ہاتھوں جہنم کا ایندھن بنے۔

عصر حاضر میں بھی بہت سے شاتمین رسولؐ شانِ رسالتؐ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گستاخیاں کر رہے ہیں اور مغرب انھیں اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے۔ اہل مغرب کو اس قبیح حرکت سے بغض رکھنے اور شاتمین رسولؐ کو عبرتناک سزا دینے کے لیے موثر قانون سازی کی ضرورت ہے۔

قیام پاکستان کے بعد کفارِ مغرب کی شہ پر پاکستان میں عیسائیوں اور مغربی ذہن رکھنے والے چند دریدہ دہن لوگوں کی طرف سے شانِ رسالت میں گستاخی کے کچھ واقعات پیش آئے۔ جس کی بنا پر مملکتِ خدا داد میں مسلمانانِ پاکستان کے پر زور احتجاج اور ایڈوکیٹ محمد اسماعیل قریشی کے ساتھ علمائے پاکستان کی کثیر تعداد کی کاوشوں کے نتیجے میں وفاقی شرعی عدالت سے اور اس کے بعد قومی اسمبلی اور سینٹ سے متفقہ طور پر منظوری کے بعد قانونِ توہین رسالت، تعزیرات پاکستان دفعہ ۲۹۵ سی کی صورت میں منظور ہوا۔ جس کے تحت شتم رسولؐ کی سزا، سزائے موت ہے۔

اس مقدس قانون کی منظوری کے ساتھ ہی مغرب، مغربی ذہن رکھنے والے نام نہاد مسلمانوں اور انسانی حقوق کے نام نہاد علمبرداروں نے ناواقفیت، مغرب سے مرعوبیت اور اسلام دشمنی کی بنا پر قانونِ توہین رسالت پر طرح طرح کے اعتراضات اٹھانا شروع کردیئے جو درحقیقت اسلام دشمنی اور فرسودہ پروپیگنڈے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس کے علاوہ مغربی دباؤ کے باعث ہمارے مغرب نواز حکمرانوں نے کئی بار اس قانون میں ترمیم کی ناپاک جسارت بھی کی۔ لیکن مسلمانانِ پاکستان نے ان کی مذموم کوششوں کو ہر بار ناکام بنادیا۔ جس کے نتیجے میں آج پاکستان میں قانونِ توہین رسالت اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔

آج جہاں عالم کفر اسلام کے خلاف مختلف محاذوں پر برسرپیکار ہے وہاں اس نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اسلام کی اصل روح کو مسخ کرنے کے

www.kitabosunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے ایک اور نیا شوشہ چھوڑ رکھا ہے۔ جسے مذہبی ہم آہنگی ورواداری اور آزادی اظہار رائے کا نام دیا گیا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے وہ مذہبی کانفرنسوں، پرنٹ والیکٹرونک میڈیا اور مختلف مبہم اصلاحات کا استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ مذہبی ہم آہنگی اور آزادی اظہار رائے کی یہ کوشش محض مغرب کا دوغلہ پن ہے اوروہ اس میں مخلص نہیں۔ کیونکہ ایک طرف وہ مذہبی ہم آہنگی اور آزادی اظہار رائے کی نام نہاد کوششیں کررہاہے تودوسری طرف شانِ رسالتؐ میں گستاخیاں، اسلامی تعلیمات وشعائر کی توہین اور پوری دنیامیں مسلمانوں کے قتل عام کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ مغرب کی یہی دوغلی پالیسی اتحاد بین المذاہب میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

مغرب اگر اپنی اس کاوش میں مخلص ہے اور واقعی حقیقی معنوں میں مذہبی ہم آہنگی کا خواہاں ہے تو اسے اسلام او ر پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخیوں جیسی رکیک حرکات ترک کرکے قانون توہین رسالت پر اعتراضات کرنے کی بجائے تمام مذاہب کے ساتھ مل کر ایک ایسا لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا کہ جس کے تحت ہر مذہب کے لوگ دوسرے مذاہب کے بانی، معتبر شخصیات، تعلیمات اور شعائر کا احترام کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ توہین رسالت طرز کا ایک متفقہ قانون بنایا جائے جو پوری دنیا پرلاگو کیا جائے تاکہ کوئی بھی شخص کسی مذہب کی مقدس شخصیات، تعلیمات وشعائر کی گستاخی وبے حرمتی کی جرأت نہ کر سکے۔ اظہار رائے کے لیے قواعد و ضوابط منضبط کیے جائیں۔ آزادی اظہار رائے کے نام پر توہین کا جو فتنہ کھڑا کیا گیا ہے اس کو قانونی ذرائع عوامی شعور اور عوام کی بیداری اور الیکٹرانک وسماجی وسائل کے درست استعمال کے ذریعے روکا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اشاریات

- اشاریہ قرآنی آیات
- اشاریہ احادیث مبارکہ
- اشاریہ اعلام
- اشاریہ اماکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ قرآنی آیات

آیت	سورت	آیت نمبر	صفحہ نمبر
يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا	البقرة	104	48
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ	آل عمران	31	46
وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ	النساء	155	128
فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ	النساء	65	47
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ	المائدة	1	336
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ	المائدة	67	40
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ	المائدة	73	142
وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ	الانعام	43	335
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	الانعام	108	101
اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ	الانعام	124	120
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا	الأعراف	83	44
حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ	التوبه	29	355
فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ	هود	27	41
اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ	هود	87	44
وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ	الحجر	82	43

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

42	39	المومنون	رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ
50	63	النور	لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ
45	189	الشعراء	فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ
333	30	روم	فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
61, 47	6	الاحزاب	اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
49	9	الفتح	لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ
81, 49	2	الحجرات	لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
235	8	الصف	يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ
89	8	الضحی	وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ احادیث مبارکہ

حدیث	صفحہ نمبر
اَلَا اشْهَدُوا اَنَا دمهَا هَدر	56
اَلْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ	278
كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ	334
لَا وَاللّٰه مَا كَانت لِبَشَرٍ بعد رَسُول الله	57
لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ	282
مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ	337

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ اعلام

صفحہ نمبر	نام
32'26	امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
61'57	سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
61	سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
84	امام ابو یوسف رحمہ اللہ
70'59	اسحاق
351	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
103	امام خطابی رحمہ اللہ
353	امام سبکی رحمہ اللہ
91	امام شافعی رحمہ اللہ
70	امام قرطبی رحمہ اللہ
91	امام مالک رحمہ اللہ
59	سیدنا انس رضی اللہ عنہ
328	جان آسٹن
98	جصاص
121	سیدنا آدم علیہ السلام
139	سیدنا ایوب علیہ السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا داؤد علیہ السلام	55
سیدنا عزیر علیہ السلام	289
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	289
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	284'278
سیدنا موسیٰ علیہ السلام	45
خالد عبداللہ	172
زاہد الکوثری	351
زین الدین ابن نجیم	90
سلمان رشدی	266
شعیب علیہ السلام	44
صفی الرحمن مبارک پوری	64
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	60
غلام احمد بلور	266
سیدنا لوط علیہ السلام	57
امام محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ	96
سیدنا نوح علیہ السلام	41

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ اماکن

اماکن	صفحہ نمبر
افغانستان	259
امریکہ	259
چین	259
ڈنمارک	250
ریاض	146
فرانس	108
فلسطین	258
گوجرانوالہ	344
لاہور	55
لبنان	114
لندن	352
مدینہ منورہ	56
مکہ مکرمہ	58
یورپ	259

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم
2. ابن تیمیہ، امام، الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ، دار ابن حزم، بیروت، لبنان
3. ابن عابدین، محمد امین بن عمر، الشیخ، رد المختار، مکتبہ ماجدیہ، کوئٹہ، س۔ن
4. ابن کثیر، عماد الدین، حافظ، تفسیر ابن کثیر، دار القدس، لاہور، ۲۰۰۷ء
5. ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، موسوعۃ الحدیث، دار السلام، الریاض، العربیہ السعودیۃ
6. ابن منظور، ابو الفضل، محمد، لسان العرب، دار صادر بیروت، لبنان، ۱۹۵۶ء
7. ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، بحر الرائق کنز الدقائق، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، س۔ن
8. ابن ہشام، ابو محمد، عبد الملک، سیرت ابن ہشام، (مترجم سید نفیس علی حسنی) ادارہ اسلامیات، لاہور، س۔ن
9. ابو الفضل، عبد الحفیظ، مولانا، مصباح اللغات عربی اردو، خزینہ علم وادب، لاہور، س۔ن
10. ابو الفضل، محمود آلوسی، روح المعانی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن
11. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، موسوعۃ الحدیث، دار السلام، الریاض، العربیہ السعودیۃ
12. احسان الحق، رانا، ڈاکٹر، یہودیت و مسیحیت مذاہب اہل کتاب کی حقیقت، مسلم اکادمی، لاہور
13. اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۷۳ء
14. اردو لغت، اردو بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی، ۱۹۹۰ء
15. اسماعیل حقی، روح البیان، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن
16. اصفہانی، راغب، امام، مفردات القرآن، مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، لاہور، س۔ن
17. اصلاحی، صدر الدین، اسلام ایک نظر میں، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۹۰ء
18. الیاس، انطون، الیاس، القاموس العصری، المطبعۃ العصریہ، القاہرہ، ۱۹۲۵ء
19. ایچ ساجد اعوان، تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان
20. ایم ایس ناز، مسلم شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا، ادیب مارکیٹ، لاہور، س۔ن
21. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، موسوعۃ الحدیث، دار السلام، الریاض، العربیہ السعودیۃ
22. بدایونی، عبد القادر، منتخب التواریخ، مرتب احمد علی، نول کشور، لکھنؤ، ۱۹۲۸ء
23. بستوی، عبد السلام، مولانا، اسلامی تعلیم، اسلامی اکادمی، لاہور، ۱۹۹۹ء
24. بسمل، جوزف اقبال، ضرب شالاق، ادارہ امن وانصاف، کراچی، ۱۹۹۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

25. بیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبری للبیہقی، دائرۃ المعارف، حیدر آباد، ہندوستان

26. بیہقی، احمد بن الحسین، سنن البیہقی الکبری، مکتبہ دار الباز مکۃ المکرمۃ، ۱۹۹۴ء

27. پانی پتی، محمد ثناء اللہ، قاضی، تفسیر مظہری، بلوچستان بک ڈپو، کوئٹہ، س۔ن

28. پسروری، رانا محمد شفیق خاں، حرمت رسول اور آزادی اظہار، مخزن علم، اردو بازار، لاہور

29. تبریزی، محمد بن عبد اللہ، مشکوۃ المصابیح، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، ۱۹۸۵ء

30. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، موسوعۃ الحدیث، دار السلام، الریاض، العربیہ السعودیۃ

31. جانباز، محمد علی، مولانا، توہین رسالت کی شرعی سزا، مکتبہ رحمانیہ، سیالکوٹ، ۲۰۰۷ء

32. چشتی، حبیب اللہ، پروفیسر، توہین رسالت کی سزا، مکتبہ جمال کرم، لاہور، ۲۰۰۴ء

33. خدیجہ عزیز، ناموس رسول اللہؐ اور گستاخان رسولؐ کا عبرتناک انجام، دار الاشاعت کراچی

34. خفاجی، احمد شہاب الدین، مولانا، نسیم الریاض، مکتبہ سلفیہ، مدینہ منورہ، س۔ن

35. خورشید احمد، پروفیسر، اسلامی نظریہ حیات، کراچی یونیورسٹی، ۱۹۸۲ء

36. دارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، سنن الدارمی، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، ۱۹۸۶ء

37. ڈوزی، رائن ہارٹ، عبرت نامہ اندلس، (مترجم مولوی عنایت اللہ دہلوی) مقبول اکیڈمی لاہور

38. رازی، ابو بکر احمد، علامہ، احکام القرآن، (مترجم مولانا عبد القیوم) شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۹۹ء

39. رازی، فخر الدین، امام، تفسیر کبیر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن

40. رانا، محمد اسلم، مسیحی ممالک میں مسلمانوں کی حالت زار، اسلامی مشن، لاہور، ۱۹۹۵ء

41. زمخشری، محمود بن عمرو، امام، تفسیر کشاف، مطبعہ الاستقامہ، بیروت، لبنان، س۔ن

42. سموئیل بے شلنر، عہد عتیق کا تاریخی سفر، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، ۱۹۹۴ء

43. شبلی نعمانی، مولانا، سیرۃ النبیؐ، دار المصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۱۸ء

44. شوکانی، محمد بن علی، امام، فتح القدیر، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، س۔ن

45. صنعانی، عبد الرزاق بن ہمام، مصنف عبد الرزاق، المکتب الاسلامی بیروت، لبنان، ۱۹۸۳ء

46. طاہر القادری، محمد، ڈاکٹر، تحفظ ناموس رسالت، منہاج القرآن، پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۴ء

47. طاہر القادری، محمد، ڈاکٹر، تذکار رسالتؐ، منہاج القرآن، پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۹۲ء

48. طبری، محمد بن جریر، تفسیر طبری، دار الاحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن

49. عبد المجید، خواجہ، جامع اللغات اردو، جامع اللغات کمپنی لاہور، س۔ن

50. عبد المجید، خواجہ، جامع اللغات اردو، جامع اللغات کمپنی، لاہور، س۔ن

51. عسقلانی، ابن حجر، فتح الباری، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، س۔ن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

.52 عمادی، محمد بن محمد، ابو سعود، تفسیر ابی سعود، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن

.53 عیاض، ابو الفضل، قاضی، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

.54 فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، ۲۰۰۵ء

.55 قرطبی، محمد بن احمد، ابو عبد اللہ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، دار عالم الکتب، ریاض سعودی عرب

.56 قریشی، محمد اسماعیل، ناموس رسولؐ اور قانون توہین رسالت، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور

.57 قطب، شہید، سید، تفسیر فی ظلال القرآن، اسلامی اکادمی، لاہور، ۱۹۹۱ء

.58 کاندھلوی، ادریس، محمد، عقائد اسلام، ادارہ تبلیغ اسلام، لاہور، س۔ن

.59 کاندھلوی، محمد مالک، مولانا، معارف القرآن، مکتبہ الحسن، لاہور، ۲۰۰۶ء

.60 کتاب مقدس، عہد نامہ قدیم و جدید، بائبل سوسائٹی انار کلی، لاہور، ۱۹۸۵ء

.61 کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، اظہار الحق، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۹۸۹ء

.62 کیلانی، عبد الرحمن، مولانا، تیسیر القرآن، مکتبۃ السلام، لاہور، ۲۰۰۷ء

.63 لویس معلوف، منجد عربی اردو، (مترجم محمد رضی عثمانی)، دار الاشاعت، کراچی، ۱۹۹۴ء

.64 مبارکپوری، صفی الرحمن، مولانا، الرحیق المختوم، المکتبۃ السلفیہ، لاہور، ۲۰۰۰ء

.65 محدث، دہلوی، شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، (مترجم مولانا عبد الحق حقانی) دار الاشاعت، کراچی

.66 محمد اکرام، شیخ، موج کوثر، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۹۴ء

.67 محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، (مترجم علامہ عبد اللہ العمادی)، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۴۴ء

.68 محمد متین خالد، شہیدانِ ناموس رسالت، فاتح پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۵ء

.69 محمد متین خالد، کیا امریکہ جیت گیا؟، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۹ء

.70 محمود، عماد الدین، مولانا، عشق رسول کے ایمان افروز واقعات، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، لاہور

.71 مدنی، مولانا حسین احمد، الشہاب الثاقب، مکتبہ مجددیہ نیو دہلی، انڈیا، ۱۹۷۹ء

.72 مسلم بن حجاج، امام، صحیح مسلم، موسوعۃ الحدیث، دار السلام، الریاض، العربیۃ السعودیۃ

.73 مصطفیٰ، ابراہیم۔ معجم الوسیط عربی اردو، (مترجم محمد اویس علوی) مکتبہ رحمانیہ، لاہور

.74 منصور پوری، محمد سلیمان، قاضی، رحمۃ للعالمین، علی پرنٹنگ پریس، لاہور، س۔ن

.75 مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی، اسلامک پبلشرز، لاہور

.76 مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۹۸ء

.77 مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، یہودیت قرآن کی روشنی میں، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور

.78 مولوی محبوب عالم، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، لاہور، س۔ن

.79 نادر رضا صدیقی، ڈاکٹر، پاکستان میں مسیحیت، مسلم اکادمی، لاہور، ۱۹۷۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

80. نبھانی، یوسف بن اسماعیل، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، مطبع مصر، س۔ن
81. ندوی، ریاست علی، مولانا، تاریخ اندلس، مکی دار الکتب، لاہور، ۲۰۰۲ء
82. ندوی، معین الدین، شاہ، تاریخ اسلام، مکتبہ خلیل، لاہور، س۔ن
83. نسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، موسوعۃ الحدیث، دار السلام، الریاض، العربیہ السعودیہ
84. نصیر احمد ناصر، ڈاکٹر، فلسفہ رسالت، فیروز سنز لاہور، س۔ن
85. ہاشمی، آفتاب احمد، فکر کے ہمراہ ایک سفر، پاکستان اسلامک سنٹر، لاہور، ۱۹۹۰ء
86. وحید الزماں، علامہ، لغات الحدیث عربی اردو، نعمانی کتب خانہ، لاہور، س۔ن

رسائل وجرائد

1. آواز انٹرنیشنل، ہفت روزہ، لاہور
2. الاحرار، ماہنامہ، لاہور
3. امن، روزنامہ کراچی
4. پاکستان، روزنامہ، لاہور
5. تجلیات، سالانہ، کراچی،
6. تکبیر، ہفت روزہ، لاہور
7. جسارت، روزنامہ، کراچی
8. جنگ، روزنامہ لاہور
9. الحسن، ماہنامہ لاہور
10. خبریں، روزنامہ لاہور
11. رشد، ماہنامہ، لاہور
12. زندگی، ہفت روزہ، لاہور
13. شاداب (مسیحی) پندرہ روزہ، لاہور
14. محدث، ماہنامہ، لاہور
15. المذہب، ماہنامہ، لاہور
16. مقالہ بین المذاہب، ماہنامہ، لاہور
17. نعت، ماہنامہ، لاہور
18. نوائے وقت، روزنامہ، لاہور
19. ہفت روزہ الاعتصام، لاہور
20. ہفت روزہ اہل حدیث، لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ ۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

English Books

1. Abbas Djavadi, In Today's Iran, Anything Else Is "Blasphemy" 28/02/2009
2. Aljazeera News 8 August 2015, Fourth secular Bangladesh blogger hacked to death (1) August 6 - Niloy Chatterjee, blogger, hacked to death at his home in Dhaka. (2) May 12 - Ananta Bijoy Das, blogger for Mukto-Mona website, killed while on his way to work in the city of Sylhet.(3) March 30 - Washiqur Rahman Babu, blogger, hacked to death by three men in Dhaka.(4) February 26 - Avijit Roy, a prominent Bangladeshi-American blogger, killed while walking with his wife outside Dhaka University.
3. Amnesty International Report Saudia Arab 2016/2017 (Retrieved on April 8, 2017)
4. Bangladesh, The Penal Code, 1860,Chapter 15, Section 295. Legislative and Parliamentary Affairs Division Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs 2010.
5. BBC News , Bangladesh: Hindu tailor hacked to death in Tangail, April 30, 2016.
6. Bourke Thomas, Concise History of Moors, colliers clear type press, London, 1811
7. Criminal Code of the Republic of Kazakhstan, Code of the Republic of Kazakhstan dated July 16, 1997 No. 167. (Retrieved on April 9, 2017)
8. Federal Shariat court Decisions, Lahore, P.L.D Pakistan, 1984
9. http://www.dunyapakistan.com/2238/#.WOmtX2-GPIU
10. https://www.constituteproject.org/constitution/Saudi_Arabia_2005.pdf
11. Iran singer gets jail for "ridiculing Quran" Alarabiya News, Tuesday, 14 July 2009. (Retrieved on April 9,2017)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

12. Irving Washington, Chronicle of the conquest of Granada Livepoole Bookseller comp, London,1990
13. Islamic Penal Code of the Islamic Republic of Iran - Book Five, Incorporating all amendments up to January 2012 , Iran Human Rights Documentation Center,New haven, USA.
14. JOE COCHRANE, Embrace of Atheism Put an Indonesian in Prison, The New York Times, May 3,2014 (Retrieved on April 9, 2017)
15. Lane Pool, Moors in Spain, united Publishers Lahore, Pakistan
16. Maurits S. Berger, Apostasy and Public Policy in Contemporary Egypt: An Evaluation of Recent Cases from Egypt's Highest Courts, HUMAN RIGHTS QUARTERLY, Vol. 25, Number 4, November 2003, The Johns Hopkins University Press, P 720
17. Mushfig Bayram, Kazakhstan: Atheist and Pastor still detained with little evidence to convict either.
18. NEIL MacFARQUHAR, Iran Cracks Down on Dissent,The New York Times, June 24 2017.
19. Pakistan Legal Decisions, Lahore Al-Mawsoor, 1995
20. Penal Code of Indonessia Directorate General of law & Lagistation, Indonessia.Amended by May 1999, Ministery of Justice.Jakarta 6
21. Philip K Hitti, History of Arabs, colliers clear type press, London, 1811
22. Reinhart Dozy, Spanish Islam, English translation by Franics griffin, London, T.M. Dent 1913
23. S.M. Imamuddin, Political History of Muslim Spain, Najmah & sons Limited, Dacca, Pakistan
24. Saudi Arabia's Constitution of 1992 with Amendments through 2005,
25. The 1945 Constitution of the Republic of Indonesia Department of Information Republic of Indonesia 1989,
26. Whishaw Bernard and Ellen M, Arabic Spain, Adam and Charles Black, 1912

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور آزادیٔ رائے

ملنے کے پتے

- 106 [illegible] روڈ، لاہور۔
- مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور۔
- مکتبہ اہل [illegible] پسرور، ضلع سیالکوٹ۔

فکس ڈاٹ پرنٹرز اینڈ پبلشر
کتب و رسائل [illegible]
معیاری طباعت کا مرکز